كتاب الصلاة

اذان کے آداب

فہرست عناوین

اذان کی ابتداء
اذان کہنے کی فضیلت
اذان کے لئے بہتر شخص کا انتخاب کریں
اذان ثواب کی نیت سے دیں
اذان دینے سے حصولِ مال مقصود نہیں ہونا چاہیے
اذان باوضوء دینا چاہیے
اذان کھڑے ہوکر کہیں
مؤذن اپنی ذمہ داری کا خیال رکھے
اذان دیتے وقت کانوں میں انگلیاں رکھیں
اذان ٹھہر ٹھہر جدا جدا الفاظ میں کہیں
اذان کے الفاظ تکلف کے ساتھ، اور غلط ادا نہ کریں
اذان کے دوران مؤذن دائیں اور بائیں پلٹے
اذان کا طریقہ
اذان کا جواب دیں
عورتیں بھی اذان کا جواب دیں
اذان کا جواب کس طرح دینا چاہیے
اذان کے وقت دعا کریں
اذان کے بعد کی دعائیں
اذان کے بعد مسجد سے نہ نکلیں
اذان اور اقامت کے درمیان دعا کریں
اذان کے ساتھ ہی نماز کی تیاری میں لگ جائیں

فضائل

x

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَاۤ اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۳۳﴾

(سورۃ حٰم السجدۃ، آیت:۳۳)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور اس شخص سے زیادہ خوش گفتار کون ہوسکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور کہے: بے شک میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: وَاِذَا نَادَیْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ اتَّخَذُوْھَا ھُزُوًا وَّلَعِبًا ؕ ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ ﴿۵۸﴾

(سورۃ المائدۃ، آیت:۵۸)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور جب تم نماز کے لئے (لوگوں کو بصورتِ اذان) پکارتے ہو تو یہ (لوگ) اسے ہنسی اور کھیل بنا لیتے ہیں۔ یہ اس لئے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو (بالکل) عقل ہی نہیں رکھتے۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ؕ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۹﴾

(سورۃ الجمعۃ آیت:۹)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن (جمعہ کی) نماز کے لئے اذان دی جائے تو فوراً اللہ کے ذکر (یعنی خطبہ و نماز) کی طرف تیزی سے چل پڑو اور خرید و فروخت (یعنی کاروبار) چھوڑ دو۔ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ: لَا أَرٰی ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ نَزَلَتْ إِلَّا فِي الْمُؤَذِّنِیْنَ: وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَاۤ اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۳۳﴾ (سورۃ فصّلت، آیت:۳۳)

(مصنف ابن أبي شیبۃ "کِتَابُ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَۃِ، فِي فَضْلِ الْآذَانِ وَثَوَابِہِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ میں تو یہی سمجھتی ہوں کہ یہ آیت موذنوں کے بارے میں ہی نازل ہوئی ہے: وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَاۤ اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۳۳﴾ (سورۃ فصلت، آیت:۳۳) (اور اس شخص سے زیادہ خوش گفتار کون ہوسکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور کہے: بے شک میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

عَنْ أَبِي أُمَامَۃَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا نَادَی الْمُنَادِيْ فُتِحَتْ

أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَاسْتُجِيْبَ الدُّعَاءُ۔

(المستدرك علی الصحيحين، كِتَابُ الدُّعَاءِ، وَالتَّكْبِيرِ، وَالتَّهْلِيلِ، وَالتَّسْبِيحِ وَالذِّكْرِ)

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب اذاں دینے والا اذان دیتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور دعا قبول کی جاتی ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: إِذَا أُذِّنَ فِيْ قَرْيَةٍ أَمَّنَهَا اللّٰهُ مِنْ عَذَابِهٖ ذٰلِكَ الْيَوْمَ۔

(المعجم الأوسط، بَابُ الصَّادِ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب کسی بستی میں اذان کہی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس بستی کو اس دن اپنے عذاب سے مامون کر دیتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا، وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا إِلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ، لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا۔

(صحيح البخاري، كِتَابُ الْأَذَانِ، بَابُ الِاسْتِهَامِ فِي الْأَذَانِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اذان کہنے اور (نماز) پہلی صف میں (پڑھنے) میں کتنا (ثواب) ہے۔ پھر ان کے لیے قرعہ ڈالنے کے سوائے اور کوئی چارہ نہ باقی رہتا، تو وہ ضرور اس پر قرعہ اندازی کرتے، اور اگر لوگوں کو معلوم ہوجاتا کہ نماز کے لیے جلدی آنے میں کتنا (ثواب) ہے تو اس کے لیے دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے۔ اور اگر لوگوں کو معلوم ہوجاتا کہ عشاء اور صبح کی نماز میں کتنا (ثواب) ہے، تو ضرور سرین کے بل گھسیٹ کر آنا پڑتا تو بھی ان کے لیے آتے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: اَلْمُؤَذِّنُوْنَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

(مصنف عبد الرزاق، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ فَضْلِ الْأَذَانِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اذاں دینے والے روز قیامت دراز گردن والے ہونگے (یعنی بلند نظر آئینگے)۔

عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: لَوْ كُنْتُ أُطِيْقُ الْأَذَانَ مَعَ الْخِلِّيفَا لَأَذَّنْتُ۔

(مصنف عبدالرزاق، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ فَضْلِ الْأَذَانِ)

حضرت قیس بن ابوحازم سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر خلافت (کی ذمہ داری) کے ساتھ میں اذاں دے سکتا تو میں ضرور اذاں دیتا۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ صَعْصَعَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَهُ: إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ، فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ، أَوْ بَادِيَتِكَ، فَأَذَّنْتَ بِالصَّلَاةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ، فَإِنَّهُ: لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلَا إِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ، إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ أَبُو سَعِيْدٍ: سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔

(صحيح البخاري، كِتَابُ الْأَذَانِ، بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالنِّدَاءِ)

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ انصاری سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تمہیں بکریوں اور جنگل میں رہنا پسند ہے۔ پس جب تم جنگل میں اپنی بکریوں کو لئے ہوئے موجود ہو اور نماز کے لیے اذان دو تو تم بلند آواز سے اذان دیا کرو۔ کیونکہ جن وانس بلکہ تمام ہی چیزیں جو موذن کی آواز سنتی ہیں قیامت کے دن اس کیلئے گواہی دیں گی۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے (پھر) فرمایا کہ یہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْمُؤَذِّنِيْنَ وَالْمُلَبِّيْنَ يَخْرُجُوْنَ مِنْ قُبُوْرِهِمْ، يُؤَذِّنُ الْمُؤَذِّنُ، وَيُلَبِّي الْمُلَبِّي-

(المعجم الأوسط، بَابُ الْخَاءِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اذاں دینے والے اور لبیک کہنے والے اپنی قبروں سے نکلیں گے تو اس حال میں ہونگے کہ اذاں دینے والا اذاں دے رہا ہوگا اور لبیک کہنے والا لبیک کہہ رہا ہوگا۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَآنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حَزِيْنًا فَقَالَ: يَا ابْنَ أَبِيْ طَالِبٍ أَرَاكَ حَزِيْنًا؟ قُلْتُ هُوَ كَذَالِكَ، فَمُرْ بَعْضَ أَهْلِكَ يُؤَذِّنْ فِيْ أُذُنِكَ فَإِنَّهُ دَوَاءٌ لِلْهَمِّ۔

قَالَ: فَفَعَلْتُ فَزَالَ عَنِّيْ۔

(کنز العمال، کتاب الأذکار، باب في الدعاء)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غمگین دیکھا، ارشاد فرمایا: اے ابن ابوطالب! میں تجھے غمگین پاتا ہوں، عرض کیا: ایسا ہی ہے۔ (آپ نے فرمایا) اپنے کسی گھر والے سے کہہ دو کہ تمہارے کان میں اذان کہے کہ اذان غم کی دواء ہے۔ آپ نے فرمایا: میں نے ایسا ہی کیا تو وہ (غم) مجھ سے ختم ہو گیا۔

اذان کی ابتداء

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ زَیْدِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَدْ هَمَّہُ الْاَذَانُ حَتّٰی هَمَّ أَنْ یَّأْمُرَ رِجَالًا فَیَقُوْمُوْنَ عَلَی الْاٰطَامِ فَیَرْفَعُوْنَ وَیُشِیْرُوْنَ اِلَی النَّاسِ بِالصَّلٰوۃِ، حَتّٰی رَأَیْتُ فِیْمَا یَرَی النَّائِمُ کَانَّ رَجُلًا عَلَیْہِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ عَلٰی سُوْرِ الْمَسْجِدِ یَقُوْلُ: اَللّٰہُ أَکْبَرُ، اَللّٰہُ أَکْبَرُ ۔أَرْبَعًا۔ أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ مَرَّتَیْنِ۔ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ مَرَّتَیْنِ۔ حَيَّ عَلَی الصَّلَاۃِ۔ مَرَّتَیْنِ ۔ حَيَّ عَلَی الْفَلَاحِ۔ مَرَّتَیْنِ۔ اَللّٰہُ أَکْبَرُ، اَللّٰہُ أَکْبَرُ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ مِثْلَهَا، وَقَالَ فِيْ آخِرِهَا: قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاۃُ۔ فَأَخْبَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِذْهَبْ فَقُصَّهَا عَلٰی بِلَالٍ فَفَعَلْتُ، فَأَقْبَلَ النَّاسُ سِرَاعًا وَلَا یَدْرُوْنَ اِلَّا أَنَّہٗ فَرَغَ۔ فَأَقْبَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَقَالَ لَوْلَا مَاسَبَقَنِيْ بِہٖ لَأَخْبَرْتُکَ أَنَّہٗ قَدْ طَافَ بِيَ الَّذِيْ طَافَ بِہٖ۔

(زجاجۃ المصابیح، کتاب الصلاۃ، باب الأذان)

حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذاں کے متعلق فکر لاحق ہوئی یہاں تک کہ حضور نے خیال کیا کہ چند لوگوں کو مامور کر دیں کہ وہ اٹھیں اور ٹیلوں پر چڑھ جائیں اور لوگوں کو نماز کے لئے اشارہ کر کے بلائیں (عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ (اسی دوران) میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا ایک شخص دو سبز کپڑے پہنا ہوا مسجد کے حصار کی دیوار پر کھڑا ہوا کہہ رہا ہے: اَللّٰہُ أَکْبَرُ، اَللّٰہُ أَکْبَرُ ۔چار مرتبہ۔ أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۔دو مرتبہ۔ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ دو مرتبہ۔ حَيَّ عَلَی الصَّلَاۃِ ۔دو مرتبہ۔ حَيَّ عَلَی الْفَلَاحِ ۔دو مرتبہ۔ اَللّٰہُ أَکْبَرُ، اَللّٰہُ أَکْبَرُ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ کچھ دیر کے بعد وہ شخص پھر کھڑا ہوا اور اسی

طرح کہا اور ان کلمات کے آخر میں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلاۃُ کہا۔ (عبد اللہ بن زید کہتے ہیں کہ) میں نے اپنا خواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنایا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جاؤ اور ان (کلمات) کو بلالؓ کو سکھا دو، میں نے ایسا ہی کیا۔ (چونکہ یہ نئی چیز تھی اس لئے) لوگ یہ سن کر دوڑتے ہوئے آئے اور وہ نہیں جانتے تھے کہ (یہ کیا ہے) یہاں تک کہ بلالؓ اذان سے فارغ ہو گئے، حضرت عمر بن الخطابؓ بھی تشریف لائے اور (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے) عرض کیا: اگر وہ (عبد اللہ بن زید) اس خواب کے بیان کرنے میں سبقت نہ کرتے تو میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اطلاع دیتا کہ مجھے بھی ایسا ہی خواب دکھائی دیا جو عبد اللہ بن زید کو دکھائی دیا۔

اذان کہنے کی فضیلت

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِيْنَ، فَإِذَا قُضِيَ النِّدَاءُ أَقْبَلَ حَتّٰى اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ حَتّٰى اِذَا قُضِيَ التَّثْوِيْبُ أَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ يَقُوْلُ: اُذْكُرْ كَذَا اُذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ، حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى۔

(صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب فضل التأذين)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے تو شیطان (اذان نہ سننے کی غرض سے) گوز مارتے ہوئے (یعنی ہوا خارج کرتے) پشت پھیر کر بھاگتا ہے، اور جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو واپس آتا ہے، اور جب نماز کے لئے اقامت ہوتی ہے تو پھر بھاگتا ہے اور جب اقامت ختم ہو جاتی ہے تو پھر واپس آکر نمازی کے دل میں وسوسے ڈالتا رہتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں بات یاد کر، فلاں بات یاد کر، اور وہ باتیں یاد دلاتا رہتا ہے جو اسے پہلے یاد نہ تھیں، بالآخر آدمی بھول جاتا ہے کہ اس نے کتنی نماز پڑھی۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: اَلْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ مَدٰى صَوْتِهٖ وَيَشْهَدُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ، وَشَاهِدُ الصَّلَاةِ يُكْتَبُ لَهُ خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ صَلَاةً وَيُكَفَّرُ عَنْهُ مَا بَيْنَهُمَا۔

(سنن أبي داؤد، كتاب الصلوة، باب رفع الصوت بالأذان)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جتنی دور تک موذن کے اذان کی آواز پہنچتی ہے اتنی ہی اس کی بخشش ہوتی ہے، اور موذن کے لئے ہر تر اور خشک چیز گواہی دے گی اور

نماز با جماعت ادا کرنے والے کے لئے پچیس نمازوں کا ثواب لکھا جاتا ہے اور با جماعت نماز ادا کرنے والے کی دو نمازوں کے درمیانی اوقات کے گناہ بھی بخشش دیئے جاتے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ: ثَلَاثَةٌ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: عَبْدٌ أَدّٰى حَقَّ اللهِ وَحَقَّ مَوْلَاهُ، وَرَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ بِهٖ رَاضُوْنَ، وَرَجُلٌ يُنَادِيْ بِالصَّلٰوةِ الْخَمْسِ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ۔

(سنن الترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ما جاء في صفة أنهار الجنة)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین (طرح کے لوگ) قیامت کے دن مشک کے ٹیلوں پر رہیں گے: ایک وہ غلام جس نے اللہ کا حق ادا کیا اور اپنے مالک کا بھی حق ادا کیا، اور دوسرا وہ شخص جو لوگوں کی امامت کیا اور لوگ اُس سے راضی تھے۔ تیسرا وہ شخص جو دن رات پانچوں نمازوں کی اذان دیتا ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ: أَفْضَلُ النَّاسِ فِي الْمَسْجِدِ الْإِمَامُ، ثُمَّ الْمُؤَذِّنُ، ثُمَّ مَنْ عَلٰى يَمِيْنِ الْإِمَامِ۔

(الفتح الکبیر، حرف الهمزة)

حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (حالتِ نماز میں) مسجد میں تمام لوگوں میں افضل امام ہوتا ہے، پھر مؤذن، پھر وہ شخص جو امام کی سیدھی جانب ہو۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ: اَلرَّحْمَةُ تَنْزِلُ عَلَى الْإِمَامِ ثُمَّ عَلٰى مَنْ عَلٰى يَمِيْنِهِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ۔

(زجاجة المصابيح، كتاب الصلاة، باب فضل الأذان)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (حالتِ نماز میں) رحمت (سب سے پہلے) امام پر نازل ہوتی ہے، پھر اس شخص پر جو امام کے سیدھی جانب (قریب ہونے میں) اول ہے، اس کے بعد جو اول ہے (اسی لحاظ سے رحمت نازل ہوتی جاتی ہے)

آداب

اذان کے لئے بہتر شخص کا انتخاب کریں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَاقَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ: لِيُؤَذِّنْ لَكُمْ خِيَارُكُمْ وَلِيَؤُمَّكُمْ قُرَّاؤُكُمْ۔

(سنن أبی داؤد٬کتاب الصلاۃ،باب من أحق بالامامۃ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے لئے اذان وہ اشخاص دیں جو تم میں بہتر ہیں٬ تمہاری امامت وہ کریں جو تم میں قاری (قرآن اچھی طرح پڑھنے اوراس کا علم رکھنے والے) ہیں۔

عَنْ شُبَيْلِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: مَنْ مُؤَذِّنُوْكُمْ؟ قَالُوا:عَبِيدُنَا وَمَوَالِيْنَا، قَالَ:إِنَّ ذَلِكَ لَنَقْصٌ بِكُمْ كَبِيْرًا۔ (مصنف ابن أبي شيبة"كِتَابُ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ٬فِي فَضْلِ الْآذَانِ وَثَوَابِهِ)

حضرت شبیل بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے پوچھا: تمہارے پاس اذان کون دیتے ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ ہمارے غلام اورنوکر٬ آپ نے فرمایا: یہ تم پر بڑا عیب ہے۔

عنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِيْنَ،اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِيْنَ-ثَلَاثًا۔،فَقُلْتُ:يَارَسُوْلَ اللهِ!تَرَكْتَنَا وَنَحْنُ نَجْتَلِدُ عَلَى الْأَذَانِ بِالسُّيُوفِ، قَالَ: كَلَّا يَا عُمَرُ، إِنَّهُ سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَتْرُكُوْنَ الْأَذَانَ عَلٰى ضُعَفَائِهِمْ۔

(الترغيب في فضائل الأعمال وثواب ذلك لابن شاہين٬بَابُ فَضْلِ الْأَذَانِ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا: اے اللہ! موذنوں کو بخش دے٬ اے اللہ! موذنوں کو بخش دے٬ اے اللہ! موذنوں کو بخش دے٬ (تین مرتبہ) تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! (اذاں دینے والوں کے حق میں مغفرت کی دعا فرما کر) آپ نے ہمیں اس کیفیت میں چھوڑا ہے کہ اذاں دینے کے لئے تلواروں سے لڑ پڑیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہرگز نہیں اے عمر! بلاشبہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ وہ اذان کو انکے ضعیف لوگوں پر چھوڑ دینگے۔

اذان ثواب کی نیت سے دیں

عَنْ ابْنِ عَمَرٍو رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ: اَلْمُؤَذِّنُ الْمُحْتَسِبُ کَالشَّهِیْدِ الْمُتَشَحِّطِ فِيْ دَمِهٖ، وَ اِذَا مَاتَ لَمْ یُدَوِّدْ فِيْ قَبْرِهٖ۔

(الْمُعْجَمُ الْكَبِير، باب العين)

حضرت ابن عمر ورضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: ثواب کا طالب مؤذن ایسے شہید کی طرح ہے جو اپنے خون میں لت پت ہو، اور جب وہ مرجائیگا تو اس کی قبر میں اس کو کیڑے نہیں پڑینگے (یعنی اس کا جسم قبر میں سلامت رہے گا)۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ: مَنْ أَذَّنَ سَنَةً بِنِيَّةٍ صَادِقَةٍ مَا يَطْلُبُ عَلَيْهَا أَجْرًا دُعِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأُوْقِفَ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَقِيْلَ لَهٗ: اِشْفَعْ لِمَنْ شِئْتَ۔

(الترغيب في فضائل الأعمال وثواب ذلك لابن شاہين، بَابُ فَضْلِ الْأَذَانِ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی شخص ایک سال تک سچی نیت کے ساتھ بغیر اجرت طلب کئے کے اذاں دیتا ہے تو اسے روز قیامت بلایا جائیگا اور جنت کے دروازے پر کھڑا کر کے کہا جائیگا کہ: تو جسکی چاہے شفاعت کر۔

اذاں دینے سے حصولِ مال مقصود نہیں ہونا چاہئے

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اجْعَلْنِي إِمَامَ قَوْمِي. فَقَالَ: أَنْتَ إِمَامُهُمْ، وَ اقْتَدِ بِأَضْعَفِهِمْ، وَ اتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا يَأْخُذُ عَلٰى أَذَانِهٖ أَجْرًا۔

(سنن النسائی، كِتَابُ الْأَذَانِ، اِتِّخَاذُ الْمُؤَذِّنِ الَّذِي لَا يَأْخُذُ عَلَى أَذَانِهٖ أَجْرًا)

حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے اپنی قوم کا امام بنایئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم انکے امام ہو، اور (امامت کرنے میں) ان میں کے ضعیفوں کا خیال رکھو اور ایسے مؤذن کا انتخاب کرو جو اپنے اذاں دینے پر اجرت نہ لیتا ہو۔

اذان باوضوء دینا چاہئے

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُؤَذِّنُ إِلَّا مُتَوَضِّئٌ۔

(سنن الترمذی، كتاب الصلاة، بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْأَذَانِ بِغَيْرِ وُضُوءٍ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: باوضو شخص ہی اذان دے۔

اذان کھڑے ہو کر کہیں

عَنْ وَائِلِ بْنِ حَجَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: حَقٌّ وَ سُنَّةٌ مَسْنُوْنَةٌ أَنْ لَّا يُؤَذِّنَ إِلَّا وَ هُوَ طَاهِرٌ وَ لَا يُؤَذِّنَ إِلَّا وَ هُوَ قَائِمٌ۔

(کنز العمال، کتاب الصلاۃ، فضل الأذان وأحکامہ وآدابہ)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: حق اور سنت یہ ہے کہ باطہارت شخص ہی اذان دے اور وہ کھڑا ہو کر ہی اذان دے۔

مؤذن اپنی ذمہ داری کا خیال رکھے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ: خَصْلَتَانِ مُعَلَّقَتَانِ فِيْ أَعْنَاقِ الْمُؤَذِّنِيْنَ لِلْمُسْلِمِيْنَ: صَلَاتُهُمْ وَ صِيَامُهُمْ۔

(سنن ابن ماجۃ، کتاب الأذان والسنۃ فیہ، باب السنۃ في الأذان)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کی دو ذمہ داریاں مؤذنوں کی گردنوں میں لٹکی ہوئی ہیں (یعنی انکے ذمہ ہے): ان کی نمازیں اور ان کے روزے (کہ اذاں کے اعتبار سے انکو انجام دیا جاتا ہے)۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ: اَلْإِمَامُ ضَامِنٌ وَ الْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ، اَللّٰهُمَّ أَرْشِدِ الْأَئِمَّةَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِيْنَ۔

(سنن الترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء أن الامام ضامن والمؤذن مؤتمن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امام (لوگوں کی نمازوں کا) ذمہ دار ہے اور مؤذن پر (نماز اور روزوں کے وقت کے معاملہ میں) بھروسہ کیا جاتا ہے، اے اللہ اماموں کو ہدایت دے اور مؤذنوں کو بخش دے۔

اذان دیتے وقت کانوں میں انگلیاں رکھیں

عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مُؤَذِّنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِلَالًا أَنْ يَجْعَلَ إِصْبَعَيْهِ فِيْ أُذُنَيْهِ، قَالَ: إِنَّهُ أَرْفَعُ لِصَوْتِكَ۔

(سنن ابن ماجۃ، کتاب الأذان والسنۃ فیہا، باب السنۃ في الأذان)

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مؤذن حضرت سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ (اذان دیتے وقت) اپنی انگلیوں کو اپنے کانوں میں رکھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک وہ (کانوں میں انگلیاں رکھنا) تمہاری آواز کو زیادہ بلند کرنے والا ہے۔

اذان ٹھہر ٹھہر کر جدا جدا الفاظ میں کہیں

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ: اِذَا أَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ ‘ وَ اِذَا أَقَمْتَ فَأَحْدُرْ ‘ وَ اجْعَلْ بَيْنَ أَذَانِکَ وَ اِقَامَتِکَ قَدْرَ مَا يَفْرُغُ الْآكِلُ مِنْ أَكْلِهٖ وَ الشَّارِبُ مِنْ شُرْبِهٖ وَ الْمُعْتَصِرُ اِذَا دَخَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهٖ ‘ وَ لَا تَقُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْنِيْ۔

(سنن الترمذي، کتاب الصلاة، باب ما جاء في الترسل في الأذان)

حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلال (رضی اللہ تعالی عنہ) سے ارشاد فرمایا: جب تم اذان دیا کرو تو اذان (کے جملوں) کو ٹھہر ٹھہر کر جدا جدا کہا کرو اور جب اقامت کہو تو جلد جلد کہا کرو اور اذان واقامت کے درمیان اتنا وقفہ رکھو کہ کھانا کھانے والا اپنے کھانے سے اور پینے والا اپنے پینے سے اور جو قضاء حاجت کو گیا ہو قضاء حاجت سے فارغ ہو کر آسکے اور جب تک تم مجھے (حجرہ سے نکلتے) دیکھ نہ لو اس وقت تک نماز کے لئے کھڑے نہ ہوا کرو۔

اذان کے الفاظ تکلف کے ساتھ ‘ اور غلط ادا نہ کریں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنٌ يُطْرِبُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْأَذَانَ سَهْلٌ سَمْحٌ، فَاِنْ كَانَ أَذَانُکَ سَهْلًا سَمْحًا وَ اِلَّا فَلَا تُؤَذِّنْ۔

(سنن الدارقطني ‘ كِتَابُ الْجَنَائِزِ ‘ بَابُ تَخْفِيفِ الْقِرَاءَةِ لِحَاجَةٍ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ایک موذن تھا جو (گنگناتے ہوئے) جھوم کر اذاں دیتا تھا ‘ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (اس سے) فرمایا: بلاشبہ اذاں آسانی اور نرمی رکھنے والی ہے ‘ اگر تمہاری اذاں آسان اور نرمی والی ہے تو اذاں دو ‘ ورنہ تم اذاں نہ دو۔

عَنْ يَحْيَی الْبَكَّاءِ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا: اِنِّي لَأُحِبُّکَ فِي اللّٰهِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا: لٰكِنِّي أُبْغِضُکَ فِي اللّٰهِ، قَالَ: وَلِمَ؟ قَالَ: اِنَّکَ تَتَغَنّٰی فِي أَذَانِکَ وَ تَأْخُذُ عَلَيْهِ أَجْرًا.

(مجمع الزوائد ‘ كِتَابُ الصَّلَاةِ ‘ بَابُ أَجْرِ الْمُؤَذِّنِ)

حضرت یحیی بکّاء سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا کہ میں اللہ

کے لئے آپ سے محبت کرتا ہوں' تو آپ نے فرمایا کہ میں اللہ کے لئے تجھ سے نفرت کرتا ہوں' اس نے کہا کیوں؟ آپ نے فرمایا: کیونکہ تو اپنی اذان میں گنگناتا ہے ہے اور اس پر اجرت لیتا ہے۔

اذان کے دوران مؤذن دائیں اور بائیں پلٹے

عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ بِلَالًا يُؤَذِّنُ وَ قَدْ جَعَلَ اِصْبَعَيْهِ فِي اُذُنَيْهِ وَ هُوَ يَلْتَوِيْ فِيْ أَذَانِهِ يَمِيْنًا وَ شِمَالاً۔ (صحیح ابن خزیمۃ، کتاب الصلاۃ' باب اِدخال الاصبعین في الأذنین عند الأذان)

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت بلال کو اذان دیتے ہوئے دیکھا، وہ اپنے انگلیوں کو اپنے کانوں میں رکھے ہوئے تھے اور وہ اپنی اذان میں دائیں اور بائیں پلٹ رہے تھے (تا کہ آواز دائیں بائیں بھی پہنچے)۔

اذان کا طریقہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَجُلًا عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ يَحْمِلُ نَاقُوسًا، فَقُلْتُ لَهُ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ! تَبِيعُ النَّاقُوسَ؟ قَالَ: وَمَا تَصْنَعُ بِهِ؟ قُلْتُ: أُنَادِي بِهِ إِلَى الصَّلَاةِ، قَالَ: أَفَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى خَيْرٍ مِنْ ذَالِكَ؟ قُلْتُ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: تَقُولُ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔ قَالَ: فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ، حَتّٰى أَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرَهُ بِمَا رَأٰى۔

(سنن ابن ماجہ' كِتَابُ الْأَذَانِ، وَالسُّنَّةُ فِيهِ' بَابُ بَدْءِ الْأَذَانِ)

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا جو دو سبز کپڑے پہنا ہوا ہے اور وہ ناقوس (ایک قسم کی گھنٹی جسکو بجا کر یہودی لوگوں کو عبادت کے لئے بلاتے) اٹھایا ہوا تھا' میں نے اس سے کہا کہ اے اللہ کے بندے! کیا تو ناقوس کو بیچے گا؟ اس نے کہا کہ تم اس سے کیا کروگے؟ میں نے کہا کہ اس کے ذریعہ نماز کی طرف بلاؤنگا۔ اس نے کہا: کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤ؟ میں نے کہا: وہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ تم کہو: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اَللّٰهُ

أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ۔ پس انہوں نے (خواب میں) جو کچھ دیکھا اسکی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی ۔

عَنْ بِلَالٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ يُؤْذِنُهُ بِالصُّبْحِ فَوَجَدَهُ رَاقِدًا ، فَقَالَ : اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ ۔ مَرَّتَيْنِ ۔ مَرَّتَيْنِ ۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ : مَا أَحْسَنَ هٰذَا يَا بِلَالُ ! اِجْعَلْهُ فِي أَذَانِكَ ۔

(المعجم الكبير 'باب الْبَاءِ)

حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں صبح (صادق) کی اطلاع دینے حاضر ہوئے اورآپ کو آرام کرتے پایاتو دو مرتبہ کہا: اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ (نماز نیند سے بہتر ہے) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے بلال! یہ کتنا اچھا (قول) ہے تم اسے اپنی اذاں میں رکھ دو۔

عَنْ بِلَالٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : أَمَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُثَوِّبَ فِي الْفَجْرِ ، وَنَهَانِي أَنْ أُثَوِّبَ فِي الْعِشَاءِ ۔

(سنن ابن ماجه 'كِتَابُ الْأَذَانِ ، وَالسُّنَّةُ فِيهِ 'بَابُ السُّنَّةِ فِي الْأَذَانِ)

حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ میں فجر میں تثویب کرو (یعنی اذاں واقامت کے درمیان نماز کے لئے بلاؤ) اور مجھے عشاء میں تثویب کرنے سے منع فرمایا۔

عَنْ إِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : اَلْأَذَانُ جَزْمٌ ، وَالتَّكْبِيْرُ جَزْمٌ وَالتَّسْلِيْمُ جَزْمٌ وَالْقُرْآنُ جَزْمٌ ۔

(كنز العمال 'كتاب الصلاة 'فضل الأذان وأحكامه وآدابه)

حضرت ابراہیم نخعی سے روایت ہے انہوں نے کہا: اذاں جزم ہے' تکبیر جزم ہے' سلام جزم ہے اور قرآن جزم ہے (یعنی اذان' تکبیر' سلام اور قرآن کی آیت کے آخری حرف کو جزم دے کر پڑھنا چاہئے)۔

اذان کا جواب دیں

عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ : حَسْبُ الْمُؤْمِنِ مِنَ الشَّقَاءِ وَالْخَيْبَةِ أَنْ يَسْمَعَ الْمُؤَذِّنَ يُثَوِّبُ بِالصَّلٰوةِ فَلَا يُجِيْبَهُ ۔

(المعجم الكبير 'باب الْمِيمِ)

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کو یہ بدبختی اور نامرادی بہت ہے کہ موذن کو تکبیر نماز کا اعلان کرتا سنے اور اسکا جواب نہ دے۔

عورتیں بھی اذاں کا جواب دیں

عَنْ مَیْمُونَۃَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَامَ بَیْنَ صَفِّ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَقَالَ: یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ، إِذَا سَمِعْتُنَّ أَذَانَ ھٰذَا الْحَبَشِيِّ وَإِقَامَتِہٖ فَقُلْنَ کَمَا یَقُوْلُ، فَإِنَّ لَکُنَّ بِکُلِّ حَرْفٍ أَلْفَ أَلْفِ دَرَجَۃٍ - فَقَالَ عُمَرُ: ھٰذَا لِلنِّسَاءِ فَمَا لِلرِّجَالِ؟ قَالَ: ضِعْفَانِ یَا عُمَرُ -

(المعجم الکبیر، مُسْنَدِ النِّسَاء)

ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مردوں اور عورتوں کی صف کے درمیان کھڑے ہوکر ارشاد فرمایا: اے عورتوں کی جماعت! جب تم اس حبش کے رہنے والے (بلال) کی اذان اور اقامت سنو تو ویسے ہی کہو جیسا کہ وہ کہہ رہے ہیں، کیونکہ تمہارے لئے ہر حرف کے بدلے ایک لاکھ درجے ملینگے۔ حضرت عمر نے عرض کیا: یہ عورتوں کے لئے ہے، مردوں کے لئے کیا ہے (یارسول اللہ!)؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کا دوگنا۔

اذان کا جواب کس طرح دینا چاہئے

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ: اَللّٰہُ أَکْبَرُ، اَللّٰہُ أَکْبَرُ، فَقَالَ: أَحَدُکُمْ: اَللّٰہُ أَکْبَرُ، اَللّٰہُ أَکْبَرُ، ثُمَّ قَالَ: أَشْھَدُ أَنْ لَّا إِلٰـہَ إِلَّا اللّٰہُ، قَالَ: أَشْھَدُ أَنْ لَّا إِلٰـہَ إِلَّا اللّٰہُ، ثُمَّ قَالَ: أَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ، قَالَ: أَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ، ثُمَّ قَالَ: حَيَّ عَلَی الصَّلاۃِ، قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ إِلَّا بِاللّٰہِ، ثُمَّ قَالَ: حَيَّ عَلَی الْفَلاحِ، قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ إِلَّا بِاللّٰہِ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰہُ أَکْبَرُ، اَللّٰہُ أَکْبَرُ، قَالَ: اَللّٰہُ أَکْبَرُ، اَللّٰہُ أَکْبَرُ، ثُمَّ قَالَ: لَا إِلٰـہَ إِلَّا اللّٰہُ، قَالَ: لَا إِلٰـہَ إِلَّا اللّٰہُ۔ مِنْ قَلْبِہٖ دَخَلَ الْجَنَّۃَ۔

(صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعہ ثم یصلي علی النبي)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مؤذن ''اَللّٰہُ أَکْبَرُ، اَللّٰہُ أَکْبَرُ'' کہے، پس تم میں کا کوئی ''اَللّٰہُ أَکْبَرُ، اَللّٰہُ أَکْبَرُ'' کہے۔ پھر مؤذن ''أَشْھَدُ أَنْ لَّا إِلٰـہَ إِلَّا اللّٰہُ'' کہے تو وہ ''أَشْھَدُ أَنْ لَّا إِلٰـہَ إِلَّا اللّٰہُ'' کہے، پھر وہ (مؤذن) ''أَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' کہے تو وہ ''أَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' کہے، پھر وہ (مؤذن) ''حَيَّ عَلَی الصَّلاۃِ'' کہے تو وہ ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ إِلَّا بِاللّٰہِ'' کہے، پھر وہ (مؤذن) ''حَيَّ عَلَی الْفَلَاحِ'' کہے، تو وہ ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ إِلَّا بِاللّٰہِ'' کہے، پھر وہ (مؤذن) ''اَللّٰہُ أَکْبَرُ، اَللّٰہُ أَکْبَرُ'' کہے تو وہ ''اَللّٰہُ أَکْبَرُ، اَللّٰہُ أَکْبَرُ'' کہے، پھر وہ (مؤذن) ''لَا إِلٰـہَ إِلَّا اللّٰہُ'' کہے تو وہ ''لَا إِلٰـہَ إِلَّا اللّٰہُ'' کہے۔ اور (سب کا جواب صدق) دل سے دے تو وہ (جواب دینے والا) جنت میں داخل ہوجائیگا۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ الْمُؤَذِّنِينَ يَفْضُلُونَنَا، فَقَالَ: رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ: قُلْ كَمَا يَقُولُونَ 'فَإِذَا انْتَهَيْتَ فَسَلْ تُعْطَهُ-

(سنن أبي داود' كِتَاب الصَّلَاةِ' بَاب مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! بے شک مؤذنین ہم پر فضیلت لے گئے' حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (اذاں کے جواب میں) تم بھی ویسے ہی کہو جیسا کہ وہ کہہ رہے ہیں اور جب تم (اذاں کے) ختم پر پہنچو تو (رب سے) مانگو تمہیں عطا کیا جائیگا۔

اذان کے وقت دعا کریں

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ: ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ أَوْ قَلَّمَا تُرَدَّانِ: اَلدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَ عِنْدَ الْبَأْسِ حِيْنَ يُلْحِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا۔

(سنن أبی داؤد' کتاب الجہاد، باب الدعاء عند اللقاء)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو وقت ایسے ہیں جن میں دعائیں رد نہیں ہوتیں، یا یہ فرمایا کہ بہت کم رد کی جاتی ہیں: ایک اذان کے وقت کی دعا، دوسرے جہاد کے وقت کی دعا جب کہ ایک دوسرے سے لڑ جاتے ہیں۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: عَلَّمَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُوْلَ عِنْدَ أَذَانِ الْمَغْرِبِ ''اَللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذَا إِقْبَالُ لَيْلِكَ، وَإِدْبَارُ نَهَارِكَ، وَأَصْوَاتُ دُعَاتِكَ' فَاغْفِرْ لِيْ''۔

(سنن أبي داود' كِتَاب الصَّلَاةِ' بَاب مَا يَقُولُ عِنْدَ أَذَانِ الْمَغْرِبِ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے سکھلایا کہ میں اذانِ مغرب کے وقت یہ کہوں: ''اَللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذَا إِقْبَالُ لَيْلِكَ، وَإِدْبَارُ نَهَارِكَ، وَأَصْوَاتُ دُعَاتِكَ' فَاغْفِرْ لِيْ'' (اے اللہ! یہ (وقت) تیری رات کے آنے اور تیرے دن کے جانے اور تجھے پکارنے والوں کی آوازوں کا ہے پس تو مجھے بخش دے)۔

اذان کے بعد کی دعائیں

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ، فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ، فَإِنَّهُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا، ثُمَّ سَلُوْا اللهَ لِيَ

الْوَسِیلَةَ، فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِيْ الْجَنَّةِ، لَا تَنْبَغِيْ إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللهِ، وَأَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ أَنَا هُوَ، فَمَنْ سَأَلَ لِيْ الْوَسِیلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ۔ (صحیح مسلم، کِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ الْقَوْلِ مِثْلَ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ)

حضرت عبداللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمارہے تھے: جب تم مؤذن کو سنوتو ویسے ہی کہو جیسا کہ وہ کہہ رہا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالی اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، پھر تم میرے لئے اللہ سے وسیلہ مانگو کیونکہ وہ جنت میں ایک درجہ ہے جو کہ اللہ کے بندوں میں سے ایک ہی شخص کے لئے مناسب ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ (ایک شخص) میں ہی ہوں، پس جو کوئی میرے لئے وسیلہ مانگے گا تو اسکے لئے (میری) شفاعت ثابت ہو جائیگی۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، رَضِيْتُ بِاللهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا۔ غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ۔

(صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب إستحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه ثم یصلی علی النبي)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے وہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی شخص مؤذن (کی اذان) کو سنتے وقت پڑھتا ہے ''أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، رَضِيْتُ بِاللهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا'' تو اسکے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَانِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدَانِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهُ۔ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

(صحیح البخاري، کتاب الأذان، باب الدعاء عند النداء)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اذان سننے کے بعد یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَانِ الْوَسِيْلَةَ وَ الْفَضِيْلَةَ وَ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدَانِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهُ (اے اللہ، اس کامل دعا اور قائم ہونے والی نماز کے رب! محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرمایا اور انہیں مقام محمود پر مبعوث فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے)۔ تو اس دعا کے پڑھنے والے کے لئے قیامت کے دن میری شفاعت ضرور ہوگی۔

اذان کے بعد مسجد سے نہ نکلیں

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ:مَنْ أَدْرَکَہُ الْأَذَانُ فِيْ الْمَسْجِدِ، ثُمَّ خَرَجَ۔لَمْ یَخْرُجْ لِحَاجَۃٍ۔وَھُوَ لَا یُرِیْدُ الرَّجْعَۃَ فَھُوَ مُنَافِقٌ۔

(سنن ابن ماجۃ، کتاب الأذان والسنۃ فیہ، باب إذا أذن وأنت في المسجد فلا تخرج)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی شخص مسجد میں تھا کہ اذان ہوئی، پھر وہ مسجد سے نکل گیا اور اس کا نکلنا کسی ضرورت کے لئے نہ ہو، اور وہ آنے کا ارادہ بھی نہ رکھتا ہو تو وہ منافق ہے۔

اذان اور اقامت کے درمیان دعا کریں

عَنْ أَنَس بْنِ مَالِکٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ أَنَّہٗ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ:لَا یُرَدُّ الدُّعَاءُ بَیْنَ الْأَذَانِ وَ الْإِقَامَۃِ۔

(سنن أبی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء في الدعاء بین الأذان والاقامۃ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں ہوتی۔

اذان کے ساتھ ہی نماز کی تیاری میں لگ جائیں

عَنْ أُمِّ حَبِیْبَۃَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ:کَانَ فِي بَیْتِھَا فَسَمِعَ الْمُؤَذِّنَ فَقَالَ کَمَا یَقُولُ:فَلَمَّا قَالَ:حَيَّ عَلَی الصَّلَاۃِ،نَھَضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ إِلَی الصَّلَاۃِ۔

(مصنف عبدالرزاق، کِتَابُ الصَّلَاۃِ، بَابُ الرَّجُلِ مَتَی یَقُوْمُ لِلصَّلَاۃِ إِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ)

ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکے گھر میں تشریف فرما تھے کہ مؤذن (کی آواز) سنائی دی تو آپ (اذان کے جواب میں) اسی طرح فرمائے جیسا کہ مؤذن کہہ رہا تھا، جب مؤذن نے حی علی الصلاۃ کہا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔

اقامت کے آداب

فہرست عناوین

جواذان کہے اسے ہی اقامت کہنا چاہیے

اقامت کے کلمات

اقامت جلد جلد کہیں

اقامت کا جواب

نماز کے لئے پُروقار انداز میں آئیں

اقامت کے وقت کب کھڑے ہونا چاہیے؟

آداب

جواذان کہے اسے ہی اقامت کہنا چاہئے

عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَأَمَرَنِي فَأَذَّنْتُ، فَأَرَادَ بِلَالٌ أَنْ يُقِيْمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَخَا صُدَاءٍ قَدْ أَذَّنَ، وَمَنْ أَذَّنَ، فَهُوَ يُقِيْمُ۔

(سنن ابن ماجة، كِتَابُ الْأَذَانِ وَالسُّنَّةُ فِيهِ، بَابُ السُّنَّةِ فِي الْأَذَانِ)

حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں ایک سفر میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا تو میں نے اذاں دی، پس حضرت بلال نے اقامت کہنے کا ارادہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صداء (قبیلہ کے) بھائی نے اذاں دی ہے اور جو اذاں دے وہی اقامت کہے۔

اقامت کے کلمات

عَنْ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: عَلَّمَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْإِقَامَةَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔

(مصنف ابن أبي شيبة، كِتَابُ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ، مَا جَاءَ فِي الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ كَيْفَ هُوَ)

حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے کہا کہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اقامت سکھلائی (وہ یہ الفاظ ہیں) ''اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ''۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَذَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَفْعًا شَفْعًا فِي الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ۔

(سنن الترمذي، أَبْوَابُ الصَّلَاةِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الإِقَامَةَ مَثْنٰى مَثْنٰى)۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالی کہتے ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اذان اور اقامت دونوں (میں الفاظ) دوہرے ہوتے تھیں (یعنی اذان کی طرح اقامت میں بھی حی علی الصلاۃ اور حی علی الفلاح دومرتبہ کہا جاتا تھا)۔

عَنْ إِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: اَلْأَذَانُ جَزْمٌ، وَالتَّكْبِيْرُ جَزْمٌ وَالتَّسْلِيْمُ جَزْمٌ وَالْقُرْآنُ جَزْمٌ۔

(كنز العمال، كتاب الصلاة، فضل الأذان وأحكامه وآدابه)

حضرت ابراہیم نخعی سے روایت ہے انہوں نے کہا: اذاں جزم ہے (اور اذان کی طرح اقامت بھی)، تکبیر جزم ہے، سلام جزم ہے اور قرآن جزم ہے (یعنی اذان، اقامت، تکبیر، سلام اور قرآن کی آیت کے آخری حرف کو جزم دے کر پڑھنا چاہئے)۔

اقامت جلد جلد کہیں

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ: اِذَا أَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ، وَاِذَا أَقَمْتَ فَأَحْدُرْ، وَاجْعَلْ بَيْنَ أَذَانِكَ وَاِقَامَتِكَ قَدْرَ مَا يَفْرُغُ الْاٰكِلُ مِنْ أَكْلِهٖ وَالشَّارِبُ مِنْ شُرْبِهٖ وَالْمُعْتَصِرُ اِذَا دَخَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهٖ، وَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ۔

(سنن الترمذي، كتاب الصلاة، باب ما جاء في الترسل في الأذان)

حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلال (رضی اللہ تعالی عنہ) سے ارشاد فرمایا: جب تم اذان دیا کرو تو اذان (کے جملوں) کو ٹھہر ٹھہر کر جدا جدا کہا کرو، اور جب اقامت کہو تو جلد جلد کہا کرو، اور اذان واقامت کے درمیان اتنا وقفہ رکھو کہ کھانا کھانے والا اپنے کھانے سے اور پینے والا اپنے پینے سے اور جو قضاء حاجت کو گیا ہو قضاء حاجت سے فارغ ہو کر آسکے، اور جب تک تم مجھے (حجرہ سے نکلتے) دیکھ نہ لو اس وقت تک نماز کے لئے کھڑے نہ ہوا کرو۔

اقامت کا جواب

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ بِلَالًا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَخَذَ فِي الْإِقَامَةِ، فَلَمَّا أَنْ قَالَ "قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ" قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ "أَقَامَهَا اللّٰهُ وَأَدَامَهَا"۔

(سنن أبي داود، كِتَاب الصَّلَاةِ، بَاب مَا يَقُوْلُ إِذَا سَمِعَ الْإِقَامَةَ)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت بلال اقامت دینا شروع کئے اور جب کہے "قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ" تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (اسکے جواب میں) فرمایا "أَقَامَهَا اللّٰهُ وَأَدَامَهَا" (اللہ اس (نماز) کو قائم ودائم رکھے)۔

نماز کے لئے پُروقار انداز میں آئیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ قَالَ: إِذَا سَمِعْتُمُ الْإِقَامَةَ فَامْشُوْا إِلَى الصَّلَاةِ وَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَالْوَقَارِ، وَلَا تُسْرِعُوْا، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا، وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوْا۔

(صحيح البخاري، كِتَابُ الأَذَانِ، بَابُ لاَ يَسْعَى إِلَى الصَّلاَةِ، وَلْيَأْتِ بِالسَّكِينَةِ وَالوَقَارِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم اقامت سنو تو نماز کے لیے چلتے آؤ۔ سکون اور وقار کو (بہر حال) پکڑے رکھو اور دوڑ کے مت آؤ۔ پھر نماز کا جو حصہ ملے اسے پڑھ لو، اور چھوٹ جائے اسے (بعد میں) پورا کرلو۔

اقامت کے وقت کب کھڑے ہونا چاہیے؟

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ: إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِي۔

(صحيح البخاري، كِتَابُ الأَذَانِ، بَابٌ: مَتَى يَقُومُ النَّاسُ، إِذَا رَأَوُا الإِمَامَ عِنْدَ الإِقَامَةِ)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو اس وقت تک نہ کھڑے ہوں جب تک مجھے (اپنے حجرے سے نکلتے ہوئے) نہ دیکھ لو۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ: إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِي خَرَجْتُ۔ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنْ يَنْتَظِرَ النَّاسُ الْإِمَامَ وَهُمْ قِيَامٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِذَا كَانَ الْإِمَامُ فِي الْمَسْجِدِ فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَإِنَّمَا يَقُوْمُوْنَ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ۔

(سنن الترمذي، أَبْوَابُ السَّفَرِ، بَابُ كَرَاهِيَةِ أَنْ يَنْتَظِرَ النَّاسُ الإِمَامَ وَهُمْ قِيَامٌ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو اس وقت تک نہ کھڑے ہوں جب تک مجھے نہ دیکھ لو کہ میں (اپنے حجرے سے) نکل چکا ہوں۔ (امام ترمذی فرماتے ہیں) صحابہ کرام کے اہل علم اور دیگر کی ایک جماعت نے اس بات کو ناپسند کیا ہے کہ لوگ کھڑے ہو کر امام کا انتظار کریں۔ اور بعض نے کہا کہ جب امام مسجد میں ہو اور اقامت کہی جائے تو لوگ اس وقت کھڑے ہونگیں جب مؤذن

"قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ" کہے گا۔ اور یہی ابن مبارک کا قول ہے۔

عَنْ أَبِيْ خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَهُمْ قِيَامٌ يَنْتَظِرُوْنَهُ، فَقَالَ: مَالِيْ أَرَاكُمْ سَامِدِيْنَ؟-

(مصنف ابن أبي شيبة، كِتَابُ الصَّلَاةِ، فِي الْقَوْمِ يَقُومُونَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ قَبْلَ أَنْ يَجِيءَ الْإِمَامُ)

حضرت خالد والبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے جبکہ اقامت کہی گئی تھی اور لوگ کھڑے ہو کر آپ کا انتظار کر رہے تھے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں کیوں تمہیں سر اٹھائے کھڑے دیکھ رہا ہوں؟!۔

عَنِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَقُوْمَ الْإِمَامُ حَتّٰى يَقُوْلَ الْمُؤَذِّنُ "قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ"۔

(مصنف ابن أبي شيبة، كِتَابُ الصَّلَاةِ، مَنْ قَالَ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ فَلْيَقُمْ)

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس بات کو ناپسند کرتے کہ امام، مؤذن کے "قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ" کہنے سے پہلے کھڑا ہو جائے۔

مسجد کے آداب

فہرست عناوین

مساجد رب کی پسندیدہ جگہیں

تین مسجدوں کی فضیلت

مسجد بنانے کی فضیلت

آداب

مسجد بنانے میں نیت میں اخلاص ہو

مسجد کی تعمیر میں مالِ حلال ہی استعمال کریں

مسجد سے مضبوط تعلق ہونا چاہئے

فرض نمازیں مسجد میں ادا کریں

مسجد کو نیک غرض سے جانا چاہئے

مسجد باوقار انداز میں آئیں

مسجد کو گھر سے وضو کر کے جانا چاہئے

مسجد کو عمدہ لباس پہن کر آنا چاہئے

منہ کی بدبودار حالت میں مسجد میں نہ آئیں

مسجد میں حالتِ حیض و جنابت میں جانا منع ہے

مسجد جاتے وقت کی دعا

مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں اور نکلتے وقت پہلے بایاں پیر نکالیں

مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت کی دعائیں

مسجد میں داخل ہوتے ہی دو رکعات (تَحِيَّةُ الْمَسْجِدْ) پڑھنا چاہئے

مسجد کی صفائی کا لحاظ رکھیں

مسجد میں تھوکنا منع ہے

مسجد کی صفائی میں پہل کریں

مسجد کی خدمت کو باعثِ سعادت جانیں

مسجد میں کسی کو اسکی جگہ سے اٹھا کر نہ بیٹھیں

بیٹھنے میں بعد میں آنے والے کا خیال رکھیں

مسجد میں ادب سے بیٹھنا چاہیے

مسجد میں تلاوت قرآن اور ذکر الٰہی کریں

مسجد کو علم حاصل کرنے کے ارادہ سے بھی آنا چاہیے

مسجد میں اس قدر بلند آواز سے تلاوت یا نماز نہ پڑھیں کہ جس سے دوسروں کو تکلیف ہو

مسجد میں صرف بیٹھنا بھی باعث مغفرت ہے

حسب ذیل چیزیں مسجد میں منع ہیں

مسجد میں نامناسب باتیں نہ کریں

مسجد میں بلند آواز سے بات نہ کریں

مسجد میں بلند آواز سے چھینکنا بھی نہیں چاہیے

مسجد میں بلند آواز سے نہیں ہنسنا چاہیے

مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان نہ کریں

مسجد میں نعتیہ اشعار پڑھے جاسکتے ہیں

عورتوں کی مسجدیں انکے گھر میں ہی ہیں

قبروں کی طرف رخ کر کے نماز نہ پڑھیں

ان مقامات پر نماز ادا نہ کی جائے

فضائل

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ آمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَآتَی الزَّکٰوۃَ وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰہَ فَعَسٰی أُولٰئِکَ أَنْ یَّکُوْنُوْا مِنَ الْمُھْتَدِیْنَ۔

(سورۃ التوبۃ' آیت:۱۸)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی مسجدیں صرف وہی آباد کرتا ہے جو اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان لایا اور اس نے نماز قائم کی اور زکوٰۃ ادا کی اور اللہ کے سوا (کسی سے) نہ ڈرا۔ سو امید ہے کہ یہی لوگ ہدایت پانے والوں میں ہو جائیں گے۔

مساجد رب کی پسندیدہ جگہیں ہیں

عَنْ أَبِيْ ھُرَیْرَۃَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ: أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَی اللّٰہِ مَسَاجِدُھَا وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَی اللّٰہِ أَسْوَاقُھَا۔

(صحیح مسلم' کتاب المساجد' باب فَضْلِ الْجُلُوسِ فِی مُصَلَّاہُ بَعْدَ الصُّبْحِ وَفَضْلِ الْمَسَاجِدِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے پاس سب سے زیادہ پسندیدہ جگہیں مسجدیں ہیں اور اللہ کے پاس سب سے زیادہ ناپسندیدہ جگہیں بازار ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ: اِنَّ حِبْرًا مِّنَ الْیَھُوْدِ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ أَيُّ الْبِقَاعِ خَیْرٌ؟ فَسَکَتَ عَنْہُ وَقَالَ: أَسْکُتُ حَتّٰی یَجِيْئَ جِبْرِیْلُ' فَسَکَتَ وَجَاءَ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ' فَسَأَلَ فَقَالَ: مَا الْمَسْؤُوْلُ عَنْھَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ' وَلٰکِنْ أَسْأَلُ رَبِّيْ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی' ثُمَّ قَالَ جِبْرِیْلُ: یَا مُحَمَّدُ! اِنِّيْ دَنَوْتُ مِنَ اللّٰہِ دُنُوًّا مَا دَنَوْتُ مِنْہُ قَطُّ' قَالَ: وَکَیْفَ کَانَ یَا جِبْرِیْلُ قَالَ: وَکَانَ بَیْنِيْ وَبَیْنَہٗ سَبْعُوْنَ أَلْفَ حِجَابٍ مِنْ نُّوْرٍ' فَقَالَ: شَرُّ الْبِقَاعِ أَسْوَاقُھَا وَخَیْرُ الْبِقَاعِ مَسَاجِدُھَا۔

(زجاجۃ المصابیح' کتاب الصلاۃ' باب المساجد ومواضع الصلاۃ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ایک یہودی عالم نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ سب جگہوں میں سب سے بہتر کونسی جگہ ہے؟ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی جواب نہیں دیا اور فرمایا کہ جبرئیل آنے تک میں خاموش رہوں گا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش رہے یہاں تک کہ جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا تو جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ اس بارے

میں جس سے سوال کیا جا رہا ہے وہ سوال کرنے والے سے زیادہ باخبر نہیں ہے' لیکن میں اپنے رب تبارک وتعالیٰ سے پوچھوں گا' پھر (بارگاہِ رب العزت میں حاضری سے واپس آکر) جبرئیل نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں (آج) اللہ تعالیٰ سے اس قدر قریب ہوا کہ ایسی قربت مجھے کبھی نصیب نہیں ہوئی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ اے جبرئیل یہ قربت کیسی تھی، جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ستر ہزار نور کے پردے تھے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمام جگہوں میں بدترین جگہ بازار ہیں اور تمام جگہوں میں بہترین جگہ مساجد ہیں۔

تین مسجدوں کی فضیلت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلٰی ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: اَلْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَمَسْجِدِ الْأَقْصٰی.

(صحيح البخاري' كِتَابُ فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة' باب فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کجاوے نہ باندھے جائیں (یعنی سفر نہ کیا جائے) مگر تین مسجدوں کی طرف (کیونکہ انکی فضیلت زیادہ' باقی سب مسجدیں فضیلت میں برابر ہیں)۔ مسجد حرام' رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد اور مسجد اقصیٰ کی طرف۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ۔

(صحيح مسلم، كتاب الحج، باب فضل الصلاة بمسجدى مكة والمدينة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اس مسجد (مسجد نبوی) میں ایک نماز پڑھنا اسکے علاوہ دوسری مسجدوں کے مقابلہ میں ایک ہزار نمازوں سے بہتر ہے سوائے مسجد حرام کے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ نَزَلَ فِي عُلْوِ الْمَدِينَةِ فِيْ حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ' قَالَ: فَأَقَامَ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى مَلَإِ بَنِيْ النَّجَّارِ قَالَ: فَجَاءُوْا مُتَقَلِّدِيْ سُيُوْفِهِمْ قَالَ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ وَأَبُو بَكْرٍ رِدْفَهُ وَمَلَأُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ' حَتّٰى أَلْقَى بِفِنَاءِ أَبِيْ أَيُّوبَ۔ قَالَ: فَكَانَ يُصَلِّيْ حَيْثُ

أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ وَيُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ۔ قَالَ: ثُمَّ إِنَّهُ أَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ' فَأَرْسَلَ إِلٰى مَلَإِ بَنِيْ النَّجَّارِ فَجَاءُوْا۔ فَقَالَ: يَا بَنِيْ النَّجَّارِ! ثَامِنُونِيْ حَائِطَكُمْ هٰذَا' فَقَالُوا: لَا وَاللهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللهِ۔ قَالَ فَكَانَ فِيْهِ مَا أَقُولُ لَكُمْ: كَانَتْ فِيْهِ قُبُورُ الْمُشْرِكِيْنَ وَكَانَتْ فِيْهِ خِرَبٌ وَكَانَ فِيْهِ نَخْلٌ' فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِيْنَ فَنُبِشَتْ وَبِالْخِرَبِ فَسُوِّيَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ۔ قَالَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ' قَالَ وَجَعَلُوا عِضَادَتَيْهِ حِجَارَةً۔ قَالَ: قَالَ جَعَلُوْا يَنْقُلُوْنَ ذَاكَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُوْنَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ يَقُوْلُوْنَ: اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةْ' فَانْصُرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةْ۔

(صحيح البخاري' كِتَابُ الْمَنَاقِبِ' باب مقدم النبي صلى الله عليه وآله وسلم وأصحابه المدينة)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو مدینہ کے بلند حصہ میں ایک قبیلہ میں اترے جنہیں بنوعمر بن عوف کہا جاتا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکے پاس چودہ راتیں قیام فرمائی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنونجار کی جماعت کو بلا بھیجا وہ تلواریں لٹکائے آئے ۔(راوی) فرماتے ہیں (وہ منظر میرے ذھن میں ہے اور) گویا کہ میں اب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں کہ اپنی سواری پر ہیں اور حضرت ابوبکر آپ کے پیچھے ہیں اور بنونجار کی جماعت آپ کے اطراف ہے یہانتک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کے سامنے (اپنی سواری پر سے) اترے۔(راوی) فرماتے ہیں کہ (اس وقت تک) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاں وقت ہوجاتا وہی نماز ادا فرماتے اور بکریوں کے باڑے میں بھی نماز ادا کی جاتی ۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد بنانے کا حکم فرمایا اور بنونجار کی جماعت کو بلا بھیجا' وہ حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے بنونجار! تم اپنے اس باغ کو مجھے قیمت میں دے دو' توانہوں نے عرض کیا کہ اللہ کی قسم ہم اسکی قیمت کو طلب نہیں کرینگے مگر اللہ کی طرف سے (یعنی ہم صرف ثواب کے طلب گار ہیں)۔(راوی) فرماتے ہیں کہ اس میں وہ چیزیں تھی جو میں تم سے کہہ رہا ہو کہ اس میں مشرکین کی قبریں تھیں' اس میں کھنڈر تھا اور اس میں کھجور کے درخت تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشرکین کی قبروں کے بارے میں حکم فرمایا تو انہیں کھودا گیا اور کھنڈر کو ہموار کیا گیا اور کھجور کے درختوں کو کاٹ دیا گیا۔(راوی) فرماتے ہیں کہ انہوں (یعنی صحابہ) نے مسجد کے قبلہ کی جانب کھجور کے درخت کی لکڑیوں کو قطار میں کھڑا کر دیا اور اسکے دروازہ کے دونوں چوکھٹ پتھر کے بنائے اور (وہاں موجود) اس چٹان کو منتقل کرنے لگے اور وہ شوق میں یہ اشعار پڑھ رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکے ساتھ تھے اور وہ لوگ یہ کہہ رہے تھے: اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةْ' فَانْصُرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ۔ (اے اللہ بلاشبہ آخرت کی بھلائی ہی اصل بھلائی ہے تو انصار اور مہاجرین کی مدد

فرما)۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ: اَلْمَسَاجِدُ بُيُوْتُ اللّٰهِ فِی الْأَرْضِ ‘تُضِيْءُ لِأَهْلِ السَّمَاءِ كَمَا تُضِيْءُ نُجُوْمُ السَّمَاءِ لِأَهْلِ الْأَرْضِ۔

(مجمع الزوائد، کتاب الصلاۃ، باب فضل المساجد و مواضع الذکر و السجود)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مساجد زمین میں اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں۔ یہ آسمان والوں کے لئے ایسے ہی چمکتی نظر آتی ہیں جیسا کہ زمین والوں کے لئے آسمان کے ستارے چمکتے نظر آتے ہیں۔

مسجد بنانے کی فضیلت

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ: مَنْ بَنٰی لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنٰی اللّٰہُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔

(صحیح ابن خزیمۃ، کتاب الصلاۃ‘ باب فضل بناء المسجد اذا کان البانی یبنی للہ لا ریاء و لا سمعۃ)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے واسطے مسجد بناتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے۔

عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ: مَنْ بَنٰی لِلّٰهِ مَسْجِدًا وَ لَوْ مِثْلَ مَفْحَصِ قَطَاةٍ، بَنَی اللّٰہُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔

(السنن الکبری للبیہقی ‘کِتَابُ الصَّلَاۃِ، باب في فضل بناء المساجد)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ (کی رضا) کے لئے مسجد بناتا ہے اگرچہ تیتر کے گھونسلہ کے برابر ہو (یعنی تعمیر مسجد میں اتنا بھی حصہ لیتا ہے) تو اللہ تعالیٰ اسکے لئے جنت میں ایک گھر بناتا ہے۔

آداب

x

مسجد بنانے میں نیت میں اخلاص ہو

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ بَنٰی مَسْجِدًا لَا يُرِيْدُ بِهٖ رِيَاءً وَ لَا سُمْعَةً بَنَی اللّٰہُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔

(المعجم الأوسط' الطبرانيؒ' من اسمه محمد)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے آپ حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی مسجد بناتا ہے اور اس سے اسکا ارادہ نہ دکھاوے کا ہے اور نہ شہرت کا تو اللہ تعالٰی اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَتَبَاهَی النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ۔

(سنن النسائی' کتاب المساجد' باب المباھاۃ فی المسجد)

حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ لوگ مسجدوں کے بارے میں آپس میں فخر کرینگے (کہینگے کہ میری مسجد خوبصورت ہے' میری مسجد عالیشان ہے)۔

مسجد کی تعمیر میں مالِ حلال ہی استعمال کریں

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ: مَنْ بَنٰی لِلّٰهِ بَيْتًا يُعْبَدُ اللّٰہُ فِيْهِ مِنْ مَالٍ حَلَالٍ بَنَی اللّٰہُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ مِنْ دُرٍّ وَيَاقُوْتٍ.

(المعجم الأوسط- للطبرانيؒ' من اسمه محمد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی مالِ حلال سے اللہ کا گھر بناتا ہے کہ اس میں اللہ کی عبادت کی جائے تو اللہ اسکے لئے جنت میں موتی اور یاقوت کا گھر بناتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهٖ وَحَسَنَاتِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ: عِلْمًا عَلَّمَهٗ وَنَشَرَهٗ، وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهٗ، وَمُصْحَفًا وَرَّثَهٗ، أَوْ

مَسْجِدًا بَنَاهُ، أَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيلِ بَنَاهُ، أَوْ نَهْرًا أَجْرَاهُ، أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ، يَلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ۔

(سنن ابن ماجة'افتتاح الكتاب في الإيمان وفضائل الصحابة والعلم'بَاب ثَوَابِ مُعَلِّمِ النَّاسَ الْخَيْرَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک مومن کو اسکے مرنے کے بعد بھی اسکے (نیک) عمل اور نیکیوں میں سے جو چیزیں پہنچتی ہیں (وہ یہ ہیں:) وہ علم جسکی وہ تعلیم دیا ہو اور پھیلایا ہو، نیک اولاد جس کو وہ چھوڑ گیا ہو، قرآن جسکو وہ اپنے ورثہ کے لئے چھوڑ گیا ہو (اور وہ اسے تلاوت کرتے ہوں)، مسجد جسکو وہ بنایا ہو، وہ گھر جس کو وہ مسافروں کے لئے بنایا ہو، وہ نہر جس کو وہ جاری کیا ہو، اور وہ صدقہ جس کو اپنے صحت کی حالت اور زندگی میں اپنے مال سے (اللہ کی راہ میں) دیا ہو۔ یہ (وہ چیزیں ہیں جنکے ثواب) اسکو اسکے مرنے کے بعد بھی پہنچتے ہیں۔

مسجد سے مضبوط تعلق ہونا چاہئے

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَتَعَاهَدُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوْا لَهُ بِالْإِيْمَانِ' فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ: إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ۔ اَلْآيَةَ (سورة التوبة'آية:١٨)۔

(سنن الترمذي'كتاب الإيمان'عن رسول الله صلى الله عليه وسلم'باب ما جاء في حرمة الصلاة)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم کسی شخص کو مسجد پابندی سے آتا جاتا دیکھو تو اسکے مومن ہونے کی گواہی دو' کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے: بے شک وہی اللہ کی مسجدوں کو آباد کرتا ہے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے' نماز قائم کرتا ہے اور زکات دیتا ہے (سورہ توبہ'آیت١٨)۔

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: مَنْ أَلِفَ الْمَسْجِدَ أَلِفَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

(المعجم الأوسط-الطبراني'باب الميم'من اسمه محمد)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو کوئی مسجد سے الفت رکھتا ہے تو اللہ تعالی اس سے الفت رکھتا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: إِنَّ بُيُوتَ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ اَلْمَسَاجِدُ، وَإِنَّ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكْرِمَ مَنْ زَارَهُ فِيهَا.

(المعجم الكبير، باب العين)

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: بے شک زمین پر اللہ کے گھر مسجدیں ہیں، اور اللہ پر (اللہ کا اپنے کرم سے لازم کیا ہوا) حق ہے کہ جو ان (مسجدوں) کی زیارت کریگا (آئیگا) تو وہ اس (آنے والے) کا اکرام کریگا۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ وَرَاحَ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ نُزُلَهُ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ۔

(صحيح البخاری، كتاب الاذان، باب فضل من غدا الى المسجد ومن راح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوشخص صبح اور شام مسجد جاتا ہے توجتنی مرتبہ وہ صبح یا شام مسجد جاتا ہے اتنی مرتبہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں مہمانی کا انتظام فرماتا ہے۔

عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: اَلْغُدُوُّ وَالرَّوَاحُ اِلَى الْمَسْجِدِ مِنَ الْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

(مجمع الزوائد، كتاب الصلاة، باب المشي الى المساجد)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: صبح اور شام مسجد جانا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنے میں داخل ہے۔

عَنْ أَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ: رَجُلٌ خَرَجَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ حَتّٰى يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرُدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ وَغَنِيْمَةٍ، وَرَجُلٌ رَاحَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ حَتّٰى يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرُدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ وَغَنِيْمَةٍ، وَرَجُلٌ دَخَلَ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ۔

(سنن أبي داؤد، كتاب الجهاد، باب فضل الغزو في البحر)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: تین آدمی ایسے ہیں جنکے لئے اللہ تعالیٰ نے (دنیا و آخرت کے ضرر سے محفوظ رکھنے کا) ذمہ لیا ہے ایک وہ شخص ہے جو جہاد فی سبیل اللہ کے لئے نکلا تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے کہ اگر اس کو موت آجائے تو اسے جنت میں داخل کردے یا اس کو اجر یا مال غنیمت دے کر گھر واپس کرے، دوسرا وہ شخص ہے جو مسجد کو جائے تو یہ بھی اللہ کے ذمہ میں ہے کہ اگر اس کو موت آجائے تو اسے جنت میں داخل کردے یا اس کو اجر یا مال غنیمت دے کر گھر واپس کرے، تیسرا وہ شخص ہے جو گھر میں سلام کرتے ہوئے داخل ہوا تو یہ بھی اللہ کے ذمہ میں ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ: سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ: اِمَامٌ عَادِلٌ وَ شَابٌّ نَشَأَ فِيْ عِبَادَةِ اللّٰهِ' وَرَجُلٌ كَانَ قَلْبُهُ مُعَلَّقًا بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰى يَعُوْدَ اِلَيْهِ' وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اِجْتَمَعَا عَلٰى ذَالِكَ وَتَفَرَّقَا' وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ' وَرَجُلٌ دَعَتْهُ اِمْرَأَةٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَ جَمَالٍ فَقَالَ: اِنِّيْ أَخَافُ اللّٰهَ' وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ۔

(سنن الترمذی، کتاب الزهد، باب جاء في الحب في اللّٰه)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سات اشخاص ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اس دن اپنے (عرش کے) سایہ میں رکھے گا کہ جس دن اللہ تعالیٰ کے (عرش کے) سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا (۱) انصاف کرنے والا حاکم (۲) وہ جوان جو اللہ کی عبادت کرتے ہوئے نشوونما پایا ہو (۳) وہ شخص جس کا دل (مسجد کی محبت کی وجہ سے) مسجد سے نکلتے وقت سے دوبارہ مسجد کو لوٹنے تک مسجد ہی میں لگا رہتا ہے (۴) وہ دو شخص جو اللہ کے واسطے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں اور (کسی غرض کے بغیر) اللہ ہی کی محبت سے ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور اللہ ہی کی محبت سے جدا ہوتے ہیں، (۵) وہ شخص جو تنہائی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا تو اس کے آنسو بہنے لگے (۶) وہ شخص کہ جس کو ایک (بڑے) خاندان اور خوبصورتی والی عورت (زنا کے واسطے) اپنی جانب بلائے اور وہ کہے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں (اور زنا سے باز رہے)' (۷) وہ شخص کہ جس نے (نفل) خیرات کی اور اس کو اس طرح چھپایا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہوئی کہ اس کے سیدھے ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ رَجُلٍ كَانَ يُوَطِّنُ الْمَسَاجِدَ فَشَغَلَهُ أَمْرٌ أَوْ عِلَّةٌ، ثُمَّ عَادَ اِلٰى مَا كَانَ، اِلَّا تَبَشْبَشَ اللّٰهُ اِلَيْهِ كَمَا يَتَبَشْبَشُ أَهْلُ الْغَائِبِ بِغَائِبِهِمْ اِذَا قَدِمَ۔

(صحیح ابن خزیمة، کتاب الصلاة، باب فضل انتظار الصلاة والجلوس في المسجد وذكر دعاء الملائكة لمنتظر)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس شخص نے مساجد کوٹھکانا بنایا ہوا تھا (یعنی مساجد میں جماعت وعبادت کے لئے کثرت سے آتا جاتا تھا) پھر وہ کسی کام میں مشغول ہوگیا یا بیماری کی وجہ سے رک گیا، پھر دوبارہ مساجد کواسی طرح ٹھکانا بنالیا تو اللہ تعالیٰ اسے دیکھ کر ایسے خوش ہوتا ہے جیسے کہ گھر کے لوگ اپنے کسی گمشدہ گھر والے کے واپس آنے سے خوش ہوتے ہیں۔

فرض نمازیں مسجد میں ادا کریں

عَنْ أَبِيْ مُوْسٰی رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ: أَعْظَمُ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلَاةِ أَبْعَدُهُمْ ' فَأَبْعَدُهُمْ مَمْشًی ' وَالَّذِيْ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ حَتّٰی يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَنَامُ۔

(صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب فضل صلاة الفجر في جماعة)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز کا سب سے زیادہ اجر پانے والا وہ شخص ہے جوسب سے زیادہ دور سے مسجد کوآتا ہے، پھر (اس سے بڑھ کر اجر پانے والا وہ شخص ہے) جواس سے زائد دور سے آتا ہے۔ اور جو شخص امام کے ساتھ نماز پڑھنے کا انتظار کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ امام کے ساتھ نماز پڑھتا ہے تو یہ اس شخص سے زیادہ اجر پانے والا ہے جو تنہا نماز پڑھ کر سوجایا کرتا ہے۔

عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِي الظُّلَمِ إِلَی الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

(سنن الترمذي' أبواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في فضل العشاء والفجر في الجماعة)

حضرت بُریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشادفرمایا: اندھیروں میں مسجدوں کوجانے والوں کوتم روزِ قیامت کامل نور (حاصل ہونے) کی خوشخبری دو۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَأَرَادَ بَنُوْ سَلِمَةَ أَنْ يَنْتَقِلُوْا اِلٰی قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذٰلِکَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ: اِنَّهٗ بَلَغَنِيْ أَنَّكُمْ تُرِيْدُوْنَ أَنْ تَنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ؟ قَالُوْا: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ! قَدْ أَرَدْنَا ذٰلِکَ۔ فَقَالَ: يَا بَنِيْ سَلِمَةَ

دِيَارَ كُمْ تُكْتَبُ اٰثَارُ كُمْ، دِيَارَ كُمْ تُكْتَبُ اٰثَارُ كُمْ۔

(صحيح مسلم، كتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب فضل كثرة الخطا الى المساجد)

حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اطراف کے گھر خالی ہوئے تو بنوسلمہ (قبیلہ) نے ارادہ کیا کہ مسجد کے قریب منتقل ہوجائیں، اس کی خبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ملی، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کے متعلق مجھے خبر ملی ہے کہ تم لوگ مسجد کے قریب منتقل ہونا چاہتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم نے ایسے ارادہ کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بنوسلمہ! تم اپنے گھروں ہی میں رہو (مسجد کو آنے کے) تمہارے قدم لکھے جاتے ہیں، تم اپنے گھروں ہی میں رہو (مسجد کو آنے کے) تمہارے قدم لکھے جاتے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ: أَتَانِي اللَّيْلَةَ رَبِّي تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى فِيْ أَحْسَنِ صُوْرَةٍ قَالَ أَحْسِبُهُ فِي الْمَنَامِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ! هَلْ تَدْرِيْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰى، قَالَ قُلْتُ لَا، قَالَ: فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ أَوْ قَالَ فِيْ نَحْرِيْ فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَ مَا فِي الْأَرْضِ، قَالَ يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِيْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰى قُلْتُ نَعَمْ، قَالَ فِي الْكَفَّارَاتِ وَ الْكَفَّارَاتُ: اَلْمَكْثُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ وَ الْمَشْيُ عَلَى الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَ إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ۔ وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَ مَاتَ بِخَيْرٍ وَ كَانَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ وَ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِذَا صَلَّيْتَ فَقُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَ تَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَ حُبَّ الْمَسَاكِيْنِ، وَ إِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِيْ إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ۔ قَالَ وَ الدَّرَجَاتُ إِفْشَاءُ السَّلَامِ وَ إِطْعَامُ الطَّعَامِ وَ الصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَ النَّاسُ نِيَامٌ۔

(سنن الترمذي، كتاب تفسير القرآن، باب سورة ص)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کل رات میرے پاس میرا رب تبارک وتعالیٰ بہترین صورت میں جلوہ گر ہوا۔ (راوی) فرماتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری حالت نیند میں، پس فرمایا: اے محمد کیا تم جانتے ہو کہ مَلَأِ أعلیٰ (کے فرشتے) کس چیز میں جھگڑا کر رہے ہیں، میں نے عرض کیا: نہیں، پس اللہ نے اپنا دستِ قدرت میرے دونوں کاندھوں کے درمیان رکھا یہاں تک کہ میں نے اس کی ٹھنڈک کو اپنی چھاتیوں یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے حلق کے درمیان محسوس کیا، پس میں آسمانوں اور زمین کی تمام چیزوں کو جان لیا، اللہ نے (پھر) فرمایا: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کیا تم جانتے ہو کہ مَلَأِ أعلیٰ کے فرشتے کن چیزوں (کی فضیلت) میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا کہ ہاں جانتا ہوں' (مَلَأِ أعلیٰ کے فرشتے) کَفَّارات (یعنی وہ اعمال میں جو گناہوں کے مٹانے والے ہیں) کے بارے میں بحث کر رہے ہیں' اور کفارات (یہ ہیں): نمازوں کے بعد (ذکر، دعا اور دوسری نماز کے انتظار میں مخلوق سے دوری اور مشغول بحق رہنے کے لئے) مسجدوں میں رکے رہنا' جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی غرض سے مسجدوں کو پیدل جانا' ناگوار حالات (جیسے بیماری اور موسم سرما) میں اعضاء وضو کامل طور پر دھونا۔ جس نے ان چیزوں پر عمل کیا تو وہ اچھی طرح زندگی بسر کرے گا اور اس کی موت بھی اچھی طرح ہوگی اور وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہوجائے گا جس طرح وہ اپنی ماں سے پیدا ہونے کے دن پاک تھا۔ اور اللہ تعالی نے فرمایا کہ اے محمد! جب تم نماز پڑھ لو تو یہ دعا کیا کرو: **اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْأَلُکَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَ تَرْکَ الْمُنْكَرَاتِ وَ حُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَ اِذَا أَرَدْتَّ بِعِبَادِکَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِيْ اِلَيْکَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ** (اے اللہ! میں تجھ سے نیک کاموں کے کرنے اور برے امور کے ترک کرنے اور مسکینوں سے محبت رکھنے کا سوال کرتا ہوں جب تو اپنے بندوں کو فتنوں (یعنی دنیوی عذاب میں) مبتلا کرنے کا ارادہ فرمائے تو مجھے اپنی جانب فتنہ میں مبتلا کئے بغیر بلا لے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: درجات (کو بلند کرنے والی چیزیں) سلام کو پھیلانا' کھانا کھلانا اور جب لوگ سو گئے ہوں اس وقت رات میں نماز پڑھنا ہیں۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ صَبَاحٍ وَلَا رَوَاحٍ اِلَّا وَبِقَاعُ الْأَرْضِ تُنَادِيْ بَعْضُهَا بَعْضًا يَا جَارَةُ! هَلْ مَرَّ بِکِ الْيَوْمَ عَبْدٌ صَالِحٌ صَلّٰى عَلَيْکِ أَوْ ذَكَرَ اللهَ؟ فَاِنْ قَالَتْ: نَعَمْ، رَأَتْ لَهَا بِذٰلِکَ عَلَيْهَا فَضْلًا۔

(المعجم الاوسط' باب الالف)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی صبح شام ایسی نہیں ہوتی کہ زمین کے ٹکڑے ایک دوسرے کو پکار کر نہ کہتے ہوں کہ اے ہمسائے! آج تیرے پاس سے کوئی نیک بندہ گذرا جس نے تجھ پر نماز پڑھی یا ذکر الٰہی کیا؟۔ اگر وہ ٹکڑا جواب دیتا ہے کہ ہاں۔ تو پوچھنے والا ٹکڑا اعتقاد کرتا ہے کہ اس کی وجہ سے اس ٹکڑے کو مجھ پر فضیلت ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ لِلْمَسَاجِدِ أَوْتَادًا' أَلْمَلَائِكَةُ جُلَسَاؤُهُمْ، اِنْ غَابُوْا يَفْتَقِدُوْنَهُمْ، وَاِنْ مَرِضُوْا عَادُوْهُمْ، وَاِنْ كَانُوْا فِيْ حَاجَةٍ أَعَانُوْهُمْ۔ قَالَ: جَلِيْسُ الْمَسْجِدِ عَلٰى ثَلَاثِ خِصَالٍ: أَخٌ مُسْتَفَادٌ، أَوْ كَلِمَةٌ مُحْكَمَةٌ، أَوْ رَحْمَةٌ مُنْتَظَرَةٌ۔

(مسند أحمد، باقی مسند المكثرين)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: بلاشبہ(کچھ لوگ) مسجدوں کے کھونٹے ہوتے ہیں(کہ وہ مسجدوں میں کثرت سے عبادت کرتے ہیں)۔فرشتے انکے ساتھ بیٹھتے ہیں' اگر وہ موجود نہ ہوتو فرشتے انہیں تلاش کرتے ہیں' اگر وہ بیمار ہوجائیں تو وہ انکی عیادت کرتے ہیں اور اگر وہ کسی حاجت میں ہوں تو وہ انکی مدد کرتے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی ارشادفرمایا: مسجد میں بیٹھنے والا تین فائدوں میں سے ایک فائدہ حاصل کرتا ہے۔کسی بھائی سے ملاقات ہوتی ہے جس سے کوئی (دینی) فائدہ ہوجاتا ہے یا کوئی حکمت کی بات سننے کو مل جاتی ہے یا اللہ تعالیٰ کی رحمت مل جاتی ہے جس کا ہر مسلمان کو انتظار رہتا ہے۔

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَجُلٌ لَا أَعْلَمُ رَجُلًا أَبْعَدَ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ وَ كَانَ لَا تُخْطِئُهُ صَلَاةٌ' قَالَ فَقِيلَ لَهُ أَوْ قُلْتُ لَهُ لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهُ فِي الظَّلْمَاءِ وَفِي الرَّمْضَاءِ ؟قَالَ:مَا يَسُرُّنِي أَنَّ مَنْزِلِي إِلٰى جَنْبِ الْمَسْجِدِ' إِنِّي أُرِيدُ أَنْ يُكْتَبَ لِي مَمْشَايَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَرُجُوعِي إِذَا رَجَعْتُ إِلٰى أَهْلِي' فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ جَمَعَ اللّٰهُ لَكَ ذَالِكَ كُلَّهُ۔

(صحیح مسلم "کتاب المساجد" باب فَضْلِ كَثْرَةِ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ)

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ ایک آدمی تھا میں نہیں جانتا کہ مسجد سے زیادہ دوری پر اس کے علاوہ کوئی اور بھی رہتا ہوگا' لیکن اسکے باوجود(مسجد میں) اسکی ایک نماز بھی نہیں چھوٹتی تھی' اس سے کہا گیا کہ ایک گدھا(جو کہ اس زمانے میں سواری میں شمار ہوتا تھا) خرید لو کہ جس پر تم اندھیرے میں یا سخت گرمی کے وقت میں سواری کرسکو' اس نے کہا کہ بلاشبہ مجھے اس بات سے خوشی نہیں ہوتی کہ میرا گھر مسجد کے بازو ہوتا' کیونکہ میں چاہتا ہو کہ مسجد کو میرا پیدل جانا اور جب میں اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ کر جاؤ تو میرا واپس جانا (نامہ اعمال میں) لکھا جائے ' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یقینا اللہ نے تیرے لئے ان تمام چیزوں کو(تیرے نامہ اعمال میں) جمع کردیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:لَاصَلٰوةَ لِجَارِ الْمَسْجِدِ اِلَّا فِي الْمَسْجِدِ۔

(سنن بیہقي الكبرى، باب ما جاء من التشديد في ترك الجماعة من غير عذر)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد کے پڑوسی کی نماز مسجد ہی میں (کامل) ہوتی ہے۔

مسجد کو نیک غرض سے جانا چاہئے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ: مَنْ أَتَى الْمَسْجِدَ لِشَيْئٍ فَهُوَ حَظُّهُ۔ (سنن أبی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب في فضل القعود في المسجد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جس غرض کے لئے مسجد کو آئے اس کو وہی چیز ملے گی۔ (یعنی اگر وہ آخرت کی غرض سے مسجد کو آیا ہے تو آخرت میں اس کو ثواب ملے گا اور اگر دنیوی غرض سے مسجد کو آئے تو آخرت میں اس کے لئے کچھ ثواب نہ ہوگا)۔

مسجد باوقار انداز میں آئیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ: مَنْ أَتَى مِنْكُمُ الصَّلَاةَ فَلْيَأْتِهَا بِوَقَارٍ وَسَكِينَةٍ، فَلْيُصَلِّ مَا أَدْرَكَ، وَلْيَقْضِ مَا فَاتَهُ أَوْ سَبَقَهُ۔

(مصنف عبدالرزاق، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ الْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو کوئی شخص نماز کو آئے تو اسے چاہئے کہ وقار اور سکون کے ساتھ آئے (بے وقاری کے ساتھ دوڑتے ہوئے نہ آئے) جو رکعتیں مل جائے اسے ادا کرلے اور جو چھوٹ جائے اسکی قضا کرلے۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ وُضُوْءَهُ، ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، فَإِنَّهُ فِي صَلَاةٍ۔

(سنن الترمذي، أَبْوَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّشْبِيكِ بَيْنَ الأَصَابِعِ فِي الصَّلَاةِ)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اچھی طرح سے وضو کرے اور پھر مسجد کے ارادے سے نکلے تو وہ ''تَشْبِیْک'' نہ کرے (یعنی ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں پیوست نہ کرے) کیونکہ وہ نماز میں ہے (کیونکہ نماز کا انتظار کرنا نماز کے حکم میں ہے)۔

مسجد کو گھر سے وضو کر کے جانا چاہئے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا إِلَى الْمَسْجِدِ، فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ مِثْلَ أَجْرِ مَنْ حَضَرَهَا وَلَا

يَنْقُصُ ذٰلِکَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا۔

(سنن النسائي، كتاب الإمامة، إدراك الجماعة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی (گھر میں) اچھی طرح وضو کرتا ہے، پھر مسجد کو جانے کے ارادہ سے نکلتا ہے اور لوگوں کو پاتا ہے کہ وہ نماز پڑھ چکے ہیں تو اللہ تعالیٰ جماعت میں حاضر ہونے والوں کے برابر اس کے لئے ثواب لکھ دیتا ہے، اور وہ ان (نمازیوں) کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کرے گا۔

مسجد کو عمدہ لباس پہن کر آنا چاہئے

قَالَ اللهُ تَعَالٰی: يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ

(سورة الأعراف، آيت: ٣١)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے اولادِ آدم! تم ہر نماز کے وقت اپنا لباسِ زینت (پہن) لیا کرو۔

منہ کی بدبودار حالت میں مسجد میں نہ آئیں

عَنْ قُرَّةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ وَقَالَ: مَنْ أَكَلَهُمَا فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا، وَقَالَ: إِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ آكِلِيْهِمَا فَأَمِيْتُوْهُمَا طَبْخًا، قَالَ: يَعْنِيْ الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ۔

(سنن أبي داؤد، كتاب الأطعمة، باب في أكل الثوم)

حضرت قُرّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دو درختوں سے منع فرمایا، اور فرمایا کہ جس نے ان دونوں کو کھایا تو وہ (انکی بدبو ختم ہونے تک) ہماری مسجد کے قریب نہ آئے، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم ان دونوں کو کھانا ہی چاہتے ہو تو انہیں پکا کر (ان کی بدبو کو) ماردو، راوی نے کہا کہ ان دونوں درختوں سے مراد پیاز اور لہسن ہے۔

مسجد میں حالتِ حیض و جنابت میں جانا منع ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُوْلُ: جَاءَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَوُجُوْهُ بُيُوْتِ أَصْحَابِهٖ شَارِعَةٌ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: وَجِّهُوْا هٰذِهِ الْبُيُوْتَ عَنِ الْمَسْجِدِ. ثُمَّ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَصْنَعِ الْقَوْمُ شَيْئًا رَجَاءَ أَنْ تَنْزِلَ فِيْهِمْ رُخْصَةٌ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ بَعْدُ، فَقَالَ: وَجِّهُوْا هٰذِهِ الْبُيُوْت

عَنِ الْمَسْجِدِ، فَإِنِّي لَا أُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَ لَا جُنُبٍ۔

(سنن أبي داود، كِتَاب الطَّهَارَةِ، بَابٌ فِي الْجُنُبِ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ)

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور حال یہ تھا کہ بعض صحابہ کے گھروں کے دروازے مسجد میں کھل رہے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان گھروں کے رخ مسجد کی طرف سے پھیر کر دوسری جانب کرلو۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور لوگوں نے ابھی تک تبدیلی نہیں کی تھی اس امید پر کہ شاید انکے حق میں کوئی رخصت نازل ہوجائے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اسکے بعد انکے پاس تشریف لائے تو ان سے فرمایا: گھروں کے رخ مسجد کی طرف سے پھیر کر دوسری جانب کرلو، کیونکہ میں حائضہ اور جنبی کے لئے مسجد (میں داخل ہونے) کو حلال نہیں سمجھتا۔

مسجد جاتے وقت کی دعا

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِيْنَ عَلَيْكَ وَ أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مَمْشَايَ هٰذَا، فَإِنِّيْ لَمْ أَخْرُجْ أَشَرًا وَ لَا بَطَرًا وَ لَا رِيَاءً وَ لَا سُمْعَةً، وَ خَرَجْتُ اِتِّقَاءَ سَخَطِكَ وَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ، فَأَسْأَلُكَ أَنْ تُعِيْذَنِيْ مِنَ النَّارِ وَ أَنْ تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ۔ أَقْبَلَ اللهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ۔

(سنن ابن ماجه، كتاب المساجد و الجماعات، باب المشي الى الصلاة)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی اپنے گھر سے نماز کے لئے نکلتا ہے اور یہ دعاء پڑھتا ہے: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِيْنَ عَلَيْكَ وَ أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مَمْشَايَ هٰذَا، فَإِنِّيْ لَمْ أَخْرُجْ أَشَرًا وَ لَا بَطَرًا وَ لَا رِيَاءً وَ لَا سُمْعَةً، وَ خَرَجْتُ اِتِّقَاءَ سَخَطِكَ وَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ، فَأَسْأَلُكَ أَنْ تُعِيْذَنِيْ مِنَ النَّارِ وَ أَنْ تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ۔ (اے اللہ میں تجھ سے تجھ پر سائلین کا حق کے وسیلے سے مانگتا ہوں اور میرے اس (مسجد کی طرف) چلنے کے حق کے وسیلے سے، بیشک میں نہ فخر سے نکلا ہوں نہ تکبر سے نکلا ہوں، نہ ریا سے اور نہ شہرت کیلئے، میں تیری ناراضگی سے بچنے اور تیری رضا کی طلب میں نکلا ہوں، پس میں تجھ سے مانگتا ہوں پس تو مجھے

دوزخ سے پناہ دیدے اور یہ کہ میرے گناہوں کو بخش دے، بلاشبہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخش سکتا)۔ تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی طرف اپنی رحمت خاص سے متوجہ ہوتا ہے اور اس کے لئے ستر ہزار فرشتے مغفرت طلب کرتے ہیں۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ: إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ مَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: اَلْمَسَاجِدُ۔ قِيْلَ: وَ مَا الرَّتْعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ أَكْبَرُ۔

(سنن الترمذي، كتاب الدعوات' باب ما جاء في عقد التسبيح باليد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم جنت کے باغوں کے پاس سے گذرو تو میوے کھایا کرو۔ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جنت کے باغات کیا ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسجدیں ہیں، عرض کیا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میوے کھانا کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ أَكْبَرُ (پڑھنا)۔

مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں اور نکلتے وقت پہلے بایاں پیر نکالیں

كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَبْدَأُ بِرِجْلِهِ الْيُمْنٰى فَإِذَا خَرَجَ بَدَأَ بِرِجْلِهِ الْيُسْرٰى۔

(صحيح البخاري "أبواب المساجد" باب التيمن في دخول المسجد وغيره)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما (جب مسجد میں داخل ہوتے تو) دائیں پیر سے (داخل ہونا) شروع کرتے اور جب نکلتے تو بائیں پیر سے (نکلنا) شروع کرتے۔

مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت کی دعائیں

عَنْ أَبِيْ أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ ثُمَّ لْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ' فَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ۔

(صحيح البخارى، كتاب الصلاة، باب ما يقول الرجل عند دخوله المسجد)

حضرت ابو اسید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں کا کوئی مسجد میں داخل ہو تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجے اور اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ (اے اللہ میرے

لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے) کہے اور جب مسجد سے نکلے تو اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ۔ (اے اللہ میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں) کہے۔

عَنْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَتْ: کَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَقُوْلُ: بِسْمِ اللهِ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِکَ، وَإِذَا خَرَجَ قَالَ: بِسْمِ اللهِ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ فَضْلِکَ۔

(سنن ابن ماجه، كتاب المساجد والجماعات، باب الدعاء عند دخول المسجد)

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو فرماتے: بِسْمِ اللهِ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِکَ (اللہ کے نام سے داخل ہوتا ہوں، سلام ہو اللہ کے رسول پر، اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے) اور جب باہر تشریف لاتے تو فرماتے: بِسْمِ اللهِ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ فَضْلِکَ (اللہ کے نام سے نکلتا ہوں، سلام ہو اللہ کے رسول پر، اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے)۔

مسجد میں داخل ہوتے ہی دو رکعات (تَحِيَّةُ الْمَسْجِدِ) پڑھنا چاہئے

عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْکَعْ رَکْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَّجْلِسَ۔

(صحيح البخاری، كتاب الصلاة، باب اذا دخل المسجد فليركع ركعتين)

حضرت ابو قتادہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز (تحیۃ المسجد) پڑھے۔

عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَحْدَهٗ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ، فَقَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ! اِنَّ لِلْمَسْجِدِ تَحِيَّةً وَاِنَّ تَحِيَّتَهٗ رَکْعَتَانِ، فَقُمْ فَارْکَعْهُمَا، قَالَ: فَقُمْتُ فَرَکَعْتُهُمَا۔

(زجاجة المصابيح، كتاب الصلاة، باب المساجد و مواضع الصلاة)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تنہا تشریف فرما ہیں، میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! بیشک مسجد کا ایک سلام ہے، اور بیشک اس کا سلام دو رکعات ہیں' پس اٹھو اور وہ دو رکعات پڑھو، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: پس میں اٹھا اور دو رکعت نماز پڑھا۔

مسجد کی صفائی کا لحاظ رکھیں

عَنْ أَبِيْ قِرْصَافَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ: اُبْنُوْا الْمَسَاجِدَ وَأَخْرِجُوْا الْقُمَامَةَ مِنْهَا، فَمَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ. فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ هٰذِهِ الْمَسَاجِدُ الَّتِيْ تُبْنٰى فِي الطَّرِيْقِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَ اِخْرَاجُ الْقُمَامَةِ مِنْهَا مُهُوْرُ الْحُوْرِ الْعِيْنِ۔

(المعجم الکبیر' باب الجیم)

حضرت ابوقِرصافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: مسجدیں بناؤ اور ان سے کچرہ صاف کرو' کیونکہ جس نے اللہ تعالیٰ کیلئے گھر بنایا اللہ اسکے لئے جنت میں گھر بناتا ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ مسجدیں جو راستوں میں بنائی جاتی ہے؟ (ان کی بھی صاف کریں' جبکہ وہاں کچرہ پڑتا رہتا ہے) فرمایا: ہاں۔ اور ان سے کچرہ دور کرنا حورعین کا مہر ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فِي الدُّوْرِ وَ أَنْ تُنَظَّفَ وَ تُطَيَّبَ۔

(سنن الترمذی' کتاب الجمعۃ' باب ماذکر فی تطییب المسجد)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا کہ محلّوں میں مسجدیں بنائی جائیں (یا مطلب یہ ہیکہ گھروں میں نماز کی جگہ مقرر کی جائے)، اور یہ کہ مسجدوں کو پاک وصاف رکھا جائے اور ان کو خوشبودار رکھا جائے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ إِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَامَ يَبُوْلُ فِي الْمَسْجِدِ' فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ: مَهْ مَهْ. قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ: لَا تُزْرِمُوْهُ' دَعُوْهُ' فَتَرَكُوْهُ' حَتّٰى بَالَ. ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ: إِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَ لَا الْقَذَرِ ' إِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ الصَّلَاةِ وَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ. قَالَ: فَأَمَرَ رَجُلًا مِنَ الْقَوْمِ فَجَاءَ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَشَنَّهُ عَلَيْهِ.

(صحیح مسلم "کتاب الطهارة' باب وُجُوبِ غَسْلِ الْبَوْلِ وَ غَيْرِهٖ مِنَ النَّجَاسَاتِ إِذَا حَصَلَتْ فِي الْمَسْجِدِ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا: اس درمیان کہ ہم مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ موجود تھے ایک دیہاتی شخص آیا اور مسجد میں کھڑا ہوکر پیشاب کرنے لگا' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ نے (دیکھ کر) کہا: رک جا' رک جا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسکے پیشاب کو مت روکو' اسکو چھوڑ دو تو انہوں نے اسکو چھوڑ دیا یہانتک کہ وہ پیشاب سے فارغ ہو گیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو بلایا اور اس سے فرمایا: بے شک یہ مسجدیں اس پیشاب یا گندگی میں سے کسی چیز کے لئے مناسب نہیں ہیں' یہ اللہ عزوجل کے ذکر اور نماز اور تلاوت قرآن کے لئے ہیں۔ پھر آپ نے لوگوں میں سے ایک شخص کو حکم فرمایا تو وہ پانی کا ایک ڈول لا کر اس پر بہا دیا۔

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ مَنْ أَخْرَجَ أَذًى مِنَ الْمَسْجِدِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔

(سنن ابن ماجه' كتاب المساجد و الجماعات' باب تطهير المساجد و تطييبها)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مسجد سے تکلیف دہ چیز نکالے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائیگا۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ قَالَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِيْ حَسَنُهَا وَ سَيِّئُهَا' فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الْأَذٰى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيْقِ' وَ وَجَدْتُ فِيْ مَسَاوِيْ أَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ تَكُوْنُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ۔

(صحیح مسلم' كتاب المساجد' باب النَّهْيِ عَنِ الْبُصَاقِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الصَّلَاةِ وَ غَيْرِهَا)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر میری امت کے اچھے اور برے اعمال پیش کئے گئے تو میں نے اسکے اچھے اعمال میں تکلیف دہ چیز جو راستے سے ہٹائی گئی ہو کو بھی پایا' اور میں نے اسکے برے اعمال میں ناک کی گندگی کو جو مسجد میں ہو اور اسکو دفن نہ کیا گیا ہو کو بھی پایا۔

عَنْ أَبِي أَيُوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: وَجَدَ رَجُلٌ فِي ثَوْبِهِ قَمْلَةً فَأَخَذَهَا لِيَطْرَحَهَا فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: لَا تَفْعَلْ اُرْدُدْهَا فِي ثَوْبِکَ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، أَحَادِيثُ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص اپنے کپڑے میں جُوں کو پایا تو اسے پکڑ کر مسجد میں پھینکنے لگا تو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا: ایسا مت کر اور اسکو اپنے کپڑے میں ہی رکھ یہانتک کہ تو مسجد سے نکل جائے (پھر باہر پھینک)۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَانَ يُجَمِّرُ الْمَسْجِدَ مَسْجِدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كُلَّ جُمُعَةٍ۔

(مجمع الزوائد، المجلد الثاني)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد (مسجد نبوی) کو ہر جمعہ خوشبو کا دھواں دیتے تھے۔

مسجد میں تھوکنا منع ہے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: اَلْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا۔

(صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، باب کفارۃ البزاق فی المسجد)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اس کو دفن کر دینا (یعنی اس پر مٹی ڈالنا) ہے۔

مسجد کی صفائی میں پہل کریں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّي، رَأٰى فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ نُخَامَةً، فَحَكَّهَا بِيَدِهٖ، فَتَغَيَّظَ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ، فَإِنَّ اللّٰهَ حِيَالَ وَجْهِهٖ، فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ حِيَالَ وَجْهِهٖ فِي الصَّلَاةِ۔

(صحيح البخاري، كِتَابُ الأَدَبِ، بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الغَضَبِ وَالشِّدَّةِ لِأَمْرِ اللّٰهِ)

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ اِس درمیان کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ ﷺ نے مسجد میں قبلہ کی جانب منہ کا تھوک دیکھا۔ پس آپ نے اسے اپنے ہاتھ سے صاف کیا اور (تھوکنے کی اس حرکت پر) غصہ ہوئے اور فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے۔ اس لیے کوئی شخص نماز میں اپنے سامنے نہ تھوکے۔

مسجد کی خدمت کو باعثِ سعادت جانیں

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ اِمْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ أَوْ شَابًّا فَفَقَدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَنْهَا أَوْ عَنْهُ، فَقَالُوْا: مَاتَ، قَالَ: أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُوْنِيْ؟! قَالَ فَكَأَنَّهُمْ صَغَّرُوْا أَمْرَهَا أَوْ أَمْرَهُ فَقَالَ: دُلُّوْنِيْ عَلٰى قَبْرِهٖ، فَدَلُّوْهُ فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ: إِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَةٌ ظُلْمَةً عَلٰى أَهْلِهَا وَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِيْ عَلَيْهِمْ۔

(صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب الصلاۃ علی القبر)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک کالی عورت یا ایک نوجوان مسجد کو جھاڑو دیا کرتا تھا (ایک مرتبہ) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو نہ پا کر اس کے بارے میں دریافت کیا، تو صحابہ نے عرض کیا: اس کا انتقال ہوگیا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم نے مجھے اس کی اطلاع کیوں نہیں دی؟۔ راوی کہتے ہیں صحابہ نے گویا کہ اس کے معاملہ کو معمولی جانا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم مجھے اس کی قبر بتلاؤ، تو صحابہ نے بتلایا، پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی قبر پر نماز جنازہ پڑھے، پھر فرمایا: بیشک یہ قبریں قبر والوں پر تاریکی سے بھری ہوتی ہیں، اور بے شک اللہ عزوجل میرے ان پر نماز پڑھنے کے سبب ان قبروں کو منور کر دیتا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ اِمْرَأَةً كَانَتْ تَلْقِطُ الْقَذٰى مِنَ الْمَسْجِدِ فَتُوُفِّيَتْ فَلَمْ يُؤْذَنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِدَفْنِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: اِذَا مَاتَ فِيْكُمْ مَيِّتٌ فَآذِنُوْنِيْ، وَصَلّٰى عَلَيْهَا، وَقَالَ: اِنِّيْ رَأَيْتُهَا فِي الْجَنَّةِ لِمَا كَانَتْ تَلْقِطُ الْقَذٰى مِنَ الْمَسْجِدِ۔

(مجمع الزوائد، کتاب الصلاۃ، باب تنظیف المساجد)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک عورت مسجد سے کوڑا کرکٹ اٹھاتی تھی۔ اس کا انتقال ہوگیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کے تدفین کی اطلاع نہیں دی گئی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کا انتقال ہوجائے تو مجھے اسکی اطلاع دے دیا کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عورت کی نماز جنازہ پڑھی اور ارشاد فرمایا: میں نے اسے جنت میں دیکھا ہے اس لئے کہ وہ مسجد سے کوڑا کرکٹ اٹھاتی تھی۔

مسجد میں کسی کو اسکی جگہ سے اٹھا کر نہ بیٹھیں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَنْ يُقِيْمَ الرَّجُلُ أَخَاهُ مِنْ مَقْعَدِهٖ وَيَجْلِسَ فِيْهِ' قُلْتُ لِنَافِعٍ: اَلْجُمُعَةَ؟ قَالَ: اَلْجُمُعَةَ وَغَيْرَهَا۔

(صحيح البخاري' كتاب الجمعة' باب لا يقيم الرجل أخاه يوم الجمعة ويقعد في مكانه)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص اپنے (مومن) بھائی کو اسکی جگہ سے اٹھائے اور اس جگہ خود بیٹھ جائے۔ (راوی فرماتے ہیں) میں نے حضرت نافع سے پوچھا: جمعہ میں؟ آپ نے فرمایا: جمعہ اور اسکے علاوہ (نمازوں) میں۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهٰى أَنْ يُقَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهٖ وَيَجْلِسَ فِيْهِ آخَرُ' وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوْا وَتَوَسَّعُوْا۔ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ أَنْ يَقُوْمَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسَ مَكَانَهُ۔

(صحيح البخاري' كتاب الاستئذان' باب إذا قيل لكم تفسحوا في المجلس فافسحوا)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آپ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا کہ آدمی کو اسکی جگہ سے اٹھا کر کوئی دوسرا اس کی جگہ بیٹھے' بلکہ فرمایا: جگہ بناؤ اور کشادگی کرو۔ حضرت ابن عمر اس بات کو ناپسند کرتے کہ کوئی (آپ کے لئے) اپنی جگہ سے اٹھے اور آپ اس کی جگہ بیٹھیں۔

بیٹھنے میں بعد میں آنے والے کا خیال رکھیں

عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قَاعِدٌ، فَتَزَحْزَحَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ، فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ فِي الْمَكَانِ سَعَةً، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِلْمُسْلِمِ حَقًّا إِذَا رَآهُ أَخُوْهُ أَنْ يَتَزَحْزَحَ لَهُ۔

(شعب الإيمان' مقاربة أهل الدين وموادتهم)

حضرت واثلہ بن خطاب سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ ایک شخص حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس

حاضر ہوا اور آپ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے اس شخص کے لئے جگہ بنائی' اس شخص نے عرض کیا یارسول اللہ جگہ کشادہ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک ایک مسلمان کا یہ حق ہے کہ جب اسکو اسکا مسلمان بھائی دیکھے تو اسکے لئے (بیٹھنے کی) جگہ بنائے۔

مسجد میں ادب سے بیٹھنا چاہئے

عَنْ مَوْلًى لِأَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: بَيْنَا أَنَا مَعَ أَبِي سَعِيدٍ وَهُوَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذْ دَخَلْنَا الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ فِي وَسَطِ الْمَسْجِدِ مُحْتَبِيًا مُشَبِّكًا أَصَابِعَهُ بَعْضَهَا فِي بَعْضٍ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَفْطَنِ الرَّجُلُ لِإِشَارَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَالْتَفَتَ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ فَقَالَ: إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ، فَإِنَّ التَّشْبِيكَ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَزَالُ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَ فِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْه۔

(مجمع الزوائد' كِتَابُ الصَّلَاةِ' بَابٌ فِي كَرَامَةِ الْمَسَاجِدِ وَمَا نُهِيَ عَنْ فِعْلِهِ فِيهَا)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک غلام سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: اس درمیان کہ میں حضرت ابوسعید کے ساتھ تھا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ہم مسجد میں داخل ہوئے پس کیا دیکھتے ہیں کہ ایک آدمی مسجد کے درمیانی حصہ میں پاؤں اور پیٹھ کو کپڑے سے باندھکر (ہاتھ کی) انگلیوں کو انگلیوں میں ڈالکر بیٹھا ہوا ہے، پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکی طرف اشارہ فرمایا لیکن وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اشارہ کو نہیں سمجھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابو سعید کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: جب تم میں کا کوئی مسجد میں ہو تو وہ انگلیوں کو انگلیوں میں نہ ڈالے کیونکہ (مسجد میں تشبیک) انگلیوں کو انگلیوں میں داخل کرنا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اور بے شک تم میں کا کوئی جب مسجد میں ہوتا ہے تو اس سے نکلنے تک نماز میں ہوتا ہے۔

مسجد میں تلاوت قرآن اور ذکر الٰہی کریں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ أَنَّہُ مَرَّ بِسُوْقِ الْمَدِيْنَةِ، فَوَقَفَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: يَا أَهْلَ السُّوقِ! مَا أَعْجَزَكُمْ؟ قَالُوا: وَمَا ذَاكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: ذَاكَ مِيْرَاثُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُقْسَمُ، وَأَنْتُمْ هَاهُنَا؟ لَا تَذْهَبُونَ فَتَأْخُذُوْنَ نَصِيْبَكُمْ مِنْهُ؟ قَالُوا: وَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِيْ الْمَسْجِدِ۔ فَخَرَجُوْا سِرَاعًا إِلَى الْمَسْجِدِ، وَوَقَفَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ لَهُمْ حَتّٰى رَجَعُوا، فَقَالَ لَهُمْ: مَا لَكُمْ؟ قَالُوا: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! فَقَدْ أَتَيْنَا الْمَسْجِدَ، فَدَخَلْنَا، فَلَمْ نَرَ فِيْهِ شَيْئًا يُقْسَمُ' فَقَالَ لَهُمْ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَمَا رَأَيْتُمْ فِيْ الْمَسْجِدِ أَحَدًا؟ قَالُوا: بَلٰى، رَأَيْنَا قَوْمًا

يُصَلُّونَ،وَقَوْمًايَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ،وَقَوْمًايَتَذَاكَرُوْنَ الْحَلالَ وَالْحَرَامَ۔فَقَالَ لَهُمْ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَيْحَكُمْ، فَذَاكَ مِيرَاثُ مُحَمَّدٍصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔

(المعجم الأوسط' بَابُ الْأَلِفِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مدینہ کے بازار سے آپ کا گزر ہوا تو آپ وہاں ٹھہر گئے اور فرمایا: اے بازار والوں! کیا چیز نے تمہیں عاجز کر دیا ہے! لوگوں نے کہا کہ کیا ہوا اے ابو ہریرہ؟ آپ نے فرمایا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ میراث تقسیم ہو رہی ہے اور تم یہاں ہو جا کر اس میں سے اپنا حصہ نہیں لو گے!؟ لوگوں نے کہا: وہ کہا (تقسیم ہو رہی) ہے؟ آپ نے فرمایا کہ مسجد میں۔ یہ سن کر لوگ تیزی سے مسجد کی طرف گئے۔ حضرت ابو ہریرہ (وہیں) رکے رہے یہاں تک کہ لوگ واپس آ گئے تو آپ نے ان سے فرمایا: تمہیں کیا ہوا؟ انہوں نے کہا کہ اے ابو ہریرہ ہم مسجد گئے اور اندر داخل ہوئے لیکن ہم نے اس میں کسی چیز کو تقسیم ہوتے نہیں دیکھا' حضرت ابو ہریرہ نے ان سے فرمایا: کیا تم نے مسجد میں کسی کو نہیں دیکھا؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں ہم نے چند لوگوں کو دیکھا کہ نماز پڑھ رہے ہیں اور چند لوگ قرآن کی تلاوت کر رہے ہیں' اور چند حلال وحرام کا آپس میں تذکرہ کر رہے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا: تم پر افسوس ہو وہی تو (حضور) محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی میراث ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ : أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ إِلَى بُطْحَانَ أَوْ إِلَى الْعَقِيقِ فَيَأْتِيَ مِنْهُ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِي غَيْرِ إِثْمٍ وَلَا قَطْعِ رَحِمٍ .فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! نُحِبُّ ذَالِكَ .قَالَ: أَفَلَا يَغْدُوْ أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمَ أَوْ يَقْرَأَ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرٌ لَهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَثَلَاثٌ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثٍ وَأَرْبَعٌ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَرْبَعٍ وَمِنْ أَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْإِبِلِ .

(صحيح مسلم' كِتَابُ صَلَاةِ الْمُسَافِرِينَ وَقَصْرِهَا' باب فضل قراءة القرآن في الصلاة وتعلمه)

حضرت عُقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم صفہ (مسجد نبوی کے چبوترہ) پر بیٹھے تھے اور فرمایا: تم میں کا کون چاہتا ہے کہ (مقام) بُطحان یا عتیق کو جائے اور بلند کوہان والی دو اونٹنیوں کو بغیر گناہ (یعنی چوری وغیرہ) اور بغیر رشتہ داری کو توڑے کے لائے؟ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ہم میں کا ہر کوئی اسکو چاہے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم میں کا کوئی مسجد کو گیا اور اللہ عزوجل کی کتاب کی دو آیتیں سیکھا یا پڑھا تو یہ اس کے لئے دو اونٹنیوں سے بہتر ہے اور تین آیتیں' تین اونٹوں سے اور چار، چار سے اور انکی تعداد میں اونٹنیوں سے بہتر ہے۔

مسجد کو علم حاصل کرنے کے ارادہ سے بھی آنا چاہئے

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: مَنْ جَاءَ مَسْجِدِيْ هٰذَا لَمْ يَأْتِ إِلَّا لِخَيْرٍ يَتَعَلَّمُهُ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَمَنْ جَاءَ لِغَيْرِ ذٰلِكَ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ رَجُلٍ يَنْظُرُ إِلٰى مَتَاعِ غَيْرِهٖ (مسند أحمد بن حنبل، مسند المكثرين من الصحابة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی میری اس مسجد کو محض بھلائی سیکھنے کے لئے آتا ہے تو وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے اور جو اس کے علاوہ (کسی اور دنیوی) چیز کے لئے آتا ہے تو وہ اس شخص کی طرح ہے جسکی دوسروں کے سامان پر نظر لگی ہو۔

مسجد میں اس قدر بلند آواز سے تلاوت یا نماز نہ پڑھیں کہ جس سے دوسروں کو تکلیف ہو

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: اِعْتَكَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ، فَسَمِعَهُمْ يَجْهَرُوْنَ بِالْقِرَاءَةِ، فَكَشَفَ السِّتْرَ، وَقَالَ: أَلَا إِنَّ كُلَّكُمْ مُنَاجٍ رَبَّهٗ، فَلَا يُؤْذِيَنَّ بَعْضُكُمْ بَعْضًا، وَلَا يَرْفَعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الْقِرَاءَةِ، أَوْ قَالَ: فِي الصَّلَاةِ۔

(سنن أبي داود، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابٌ فِي رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں معتکف تھے، آپ نے لوگوں کو بلند آواز سے قرآن پڑھتے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (اعتکاف کے لئے ڈالا ہوا) پردہ ہٹایا اور فرمایا: سنو! بلاشبہ تم میں کا ہر کوئی اپنے رب سے مناجات کر رہا ہے، لہذا تم کا کوئی ہرگز کسی کو تکلیف نہ دے اور تلاوت کرنے یا نماز پڑھنے میں تم میں کا کوئی کسی پر ہرگز آواز بلند نہ کرے۔

مسجد میں صرف بیٹھنا بھی باعثِ مغفرت ہے

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاةٍ مَا دَامَ يَنْتَظِرُهَا وَلَا تَزَالُ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيْ عَلٰى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي الْمَسْجِدِ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ، مَا لَمْ يُحْدِثْ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ: وَمَا الْحَدَثُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! قَالَ: فُسَاءٌ أَوْ ضُرَاطٌ۔

(سنن الترمذي، أبواب الصلاة، باب ما جاء في القعود في المسجد وانتظار الصلاة من الفضل)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں کا کوئی جب تک نماز کے انتظار میں ہوتا ہے تو وہ نماز میں ہی ہوتا ہے اور تم کا کوئی جب تک مسجد میں ہوتا ہے تو اسکو حدث لاحق ہونے تک فرشتے اس کے لئے دعاء مغفرت کرتے رہتے ہیں کہ اے اللہ اسکو بخش دے' اے اللہ اس پر رحم فرما۔ حضر موت سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے عرض کیا کہ حدث کیا ہے؟ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: آواز یا بلا آواز (مقعد سے) ہوا کا خارج ہونا۔

حسب ذیل چیزیں مسجد میں منع ہیں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ قَالَ: خِصَالٌ لَا تَنْبَغِيْ فِيْ الْمَسْجِدِ: لَا يُتَّخَذُ طَرِيْقًا وَ لَا يُشْهَرُ فِيْهِ سِلَاحٌ وَ لَا يُنْبَضُ فِيْهِ بِقَوْسٍ وَ لَا يُنْشَرُ فِيْهِ نَبْلٌ وَ لَا يُمَرُّ فِيْهِ بِلَحْمٍ نِيِّئٍ وَ لَا يُضْرَبُ فِيْهِ حَدٌّ وَ لَا يُقْتَصُّ فِيْهِ مِنْ أَحَدٍ وَ لَا يُتَّخَذُ سُوْقًا۔

(سنن ابن ماجه' كتاب المساجد والجماعات' باب ما يكره في المساجد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آپ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چند ایسی خصلتیں ہیں جو مسجد میں مناسب نہیں ہیں (اور وہ یہ کہ): مسجد کو راستہ نہ بنایا جائے، اس میں ہتھیار نہ نکالا جائے، اس میں تیر نہ کھینچا جائے، اس میں نیزہ نہ گھمایا جائے، اس میں کچا گوشت لیکر نہ گزرا جائے، اس میں سزاء جاری نہ کی جائے، اس میں کسی سے قصاص نہ لیا جائے اور اسے بازار نہ بنایا جائے ۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ أَنَّهُ نَهٰى عَنْ تَنَاشُدِ الْأَشْعَارِ فِيْ الْمَسْجِدِ وَ عَنِ الْبَيْعِ وَ الْإِشْتِرَاءِ فِيْهِ' وَ أَنْ يَتَحَلَّقَ النَّاسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ۔

(سنن الترمذی' كتاب الصلاة' باب ما جاء فی كراهية البيع والشراء وانشاد الضالة)

حضرت عمر بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے، وہ اپنے دادا سے اور وہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد میں (نامناسب) اشعار پڑھنے، اور اس میں خرید و فروخت کرنے اور جمعہ کے دن نماز سے پہلے حلقہ بنا کر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيْعُ أَوْ يَبْتَاعُ فِيْ الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوْا: لَا أَرْبَحَ اللّٰہُ تِجَارَتَكَ' وَ إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَنْشُدُ فِيْهِ ضَالَّةً فَقُوْلُوْا لَا رَدَّ اللّٰہُ عَلَيْكَ۔

(سنن الترمذی' كتاب البيوع' باب النهی عن البيع فی المسجد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم ایسے شخص کو دیکھو جو مسجد میں خرید یا فروخت کررہا ہو تو تم کہو: لَا أَرْبَحَ اللّٰہُ تِجَارَتَکَ (اللہ تیری تجارت کو نفع بخش نہ کرے) اور جب کسی کو مسجد میں اپنے گمشدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے دیکھو تو تم کہو: لَا رَدَّ اللّٰہُ عَلَیْکَ (اللہ تیری چیز نہ لوٹائے)(کیونکہ مسجد عبادت کے لئے ہے ان چیزوں کے لئے نہیں)۔

عَنْ أَبِيْ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: جَنِّبُوْا مَسَاجِدَکُمْ صِبْيَانَکُمْ وَمَجَانِيْنَکُمْ وَخُصُوْمَاتِکُمْ وَأَصْوَاتَکُمْ وَسَلَّ سُيُوْفِکُمْ وَاِقَامَةَ حُدُوْدِکُمْ وَ جَمِّرُوْهَا فِيْ سَبْعٍ وَاتَّخِذُوْا عَلٰى أَبْوَابِ مَسَاجِدِکُمُ الْمَطَاهِرَ۔

(مجمع الزوائد‘المجلدالثاني)

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تم اپنے چھوٹے بچوں، اپنے پاگلوں، اپنے جھگڑوں، اپنی آوازوں، اپنی تلواروں کے نکالنے اور اپنی سزاؤں کے نافذ کرنے کو اپنی مسجدوں سے دور رکھو‘ اور انہیں سات دن میں ایک مرتبہ خوشبو کا دھواں دیا کرو اور اپنی مسجدوں کے دروازوں کے پاس طہارت خانے بناؤ (تاکہ نمازیوں کو سہولت ہو)۔

مسجد میں نامناسب باتیں نہ کریں

عَنِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مُرْسَلاً قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُوْنُ حَدِيْثُهُمْ فِيْ مَسَاجِدِهِمْ فِيْ أَمْرِ دُنْيَاهُمْ ‘فَلَا تُجَالِسُوْهُمْ فَلَيْسَ لِلّٰہِ فِيْهِمْ حَاجَةٌ۔

(شعب الایمان‘باب فی الصلوات‘فصل المشی الی المساجد)

حضرت حسن (بصری) رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا! لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ وہ اپنے دنیوی باتیں اپنی مسجدوں میں کیا کریں گے تو تم ان کے ساتھ مت بیٹھا کرو: اللہ تعالیٰ کو ان کی کوئی ضرورت نہیں ہے (یعنی اللہ انکا مسجد کو آنا قبول فرمانے والا نہیں ہے)۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰى عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: كُلُّ كَلَامٍ فِيْ الْمَسْجِدِ لَغْوٌ اِلَّا الْقُرْآنَ وَذِكْرَ اللّٰہِ وَمَسْأَلَةً عَنْ خَيْرٍ أَوْ اِعْطَائُہٗ۔

(کنز العمال، کتاب الصلاۃ‘فصل فی فضائل المسجدوآدابه)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد میں ہر طرح کی گفتگو فضول ہے سوائے قرآن کی تلاوت، اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اچھی بات پوچھنے یا اسکا جواب دینے کے۔

مسجد میں بلند آواز سے بات نہ کریں

عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ أَبِيْ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ: مَنْ أَجَابَ دَاعِيَ اللهِ وَ أَحْسَنَ عِمَارَةَ مَسَاجِدِ اللهِ كَانَتْ تُحْفَتُهُ بِذٰلِکَ مِنَ اللهِ اَلْجَنَّةُ، قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَا حُسْنُ عِمَارَةِ مَسَاجِدِ اللهِ، قَالَ: لَا يُرْفَعُ فِيْهَا صَوْتٌ وَ لَا يُتَكَلَّمُ فِيْهَا بِالرَّفَثِ۔

(الزھد لابن المبارک، باب فضل المشی الی الصلاۃ والجلوس فی المسجد وغیر ذالک)

حضرت عبیداللہ بن ابوجعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ عزوجل کی طرف بلانے والے (یعنی مؤذن) کے بلاوے پر لبیک کہا، اور اللہ تعالیٰ کی مسجدیں اچھے طور پر آباد کیا تو اس کے لئے اسکے عوض اللہ تعالیٰ کے یہاں جنت کا تحفہ ہے۔ عرض کیا گیا: اللہ کی مسجدیں اچھی طرح آباد کرنا کیا ہے: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان میں آواز بلند نہ کی جائے اور ان میں بیہودہ بات نہ کی جائے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ: إِذَا فَعَلَتْ أُمَّتِيْ خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ۔ فَقِيْلَ وَ مَا هُنَّ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ إِذَا كَانَ الْمَغْنَمُ دُوَلاً، وَالْأَمَانَةُ مَغْنَمًا، وَالزَّكَاةُ مَغْرَمًا، وَأَطَاعَ الرَّجُلُ زَوْجَتَهٗ وَعَقَّ أُمَّهٗ، وَبَرَّ صَدِيْقَهٗ وَجَفَا أَبَاهُ، وَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ فِيْ الْمَسَاجِدِ، وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ أَرْذَلَهُمْ، وَأُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ، وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ، وَلُبِسَ الْحَرِيْرُ، وَ اتُّخِذَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ، وَلَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا۔ فَلْيَرْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِکَ رِيْحًا حَمْرَاءَ أَوْ خَسْفًا وَ مَسْخًا۔

(سنن الترمذی، کتاب الفتن، باب ما جاء فی علامۃ حلول المسخ والخسف)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب میری امت پندرہ (۱۵) خصلتوں کو اپنا ئیگی تو ان پر مصیبتیں نازل ہوجائینگی۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب مالِ غنیمت ذاتی دولت بن جائے، امانت غنیمت شمار ہونے لگے، زکات جرمانہ سمجھا جانے لگے، آدمی اپنی بیوی کی فرماں برداری اور ماں کی نافرمانی کرنے لگے، اپنے دوست سے اچھا اور اپنے باپ سے برا سلوک کرنے لگے، مسجدوں میں آوازیں بلند ہونی لگے، قوم کا قائدان میں کا گھٹیا شخص ہو، آدمی کی عزت اس کی شرارت کے خوف سے کی جانی لگے، شرابیں پی جانی لگے، ریشم پہنا جانے لگے، گانے والیاں اور گانے

بجانے کا سامان (گھروں میں) رکھا جانے لگے، اور اس امت کے بعد والے افراد پہلے والے (بزرگ) افراد پر لعن طعن کرنے لگیں۔ لوگوں کو چاہئے کہ اس وقت لال آندھی یا زمین میں دھنسنے اور چہروں کے مسخ ہونے کا انتظار کریں۔

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ قَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ فَحَصَبَنِيْ رَجُلٌ فَنَظَرْتُ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ: اِذْهَبْ فَائْتِنِي بِهٰذَيْنِ، فَجِئْتُهُ بِهِمَا، فَقَالَ: مَنْ أَنْتُمَا أَوْ مِنْ أَيْنَ أَنْتُمَا؟ قَالَا: مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ، قَالَ: لَوْ كُنْتُمَا مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ لَأَوْجَعْتُكُمَا تَرْفَعَانِ أَصْوَاتَكُمَا فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔

(صحيح البخاري، كتاب الصلاة، باب رفع الصوت في المساجد)

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں مسجد میں سورہا تھا کہ کسی نے مجھے کنکر مار کر جگایا، پس میں نے دیکھا کہ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، آپ نے مجھ سے فرمایا کہ جاؤ اور ان دونوں کو میرے پاس بلالاؤ، میں نے ان دو آدمیوں کو آپ کے سامنے پیش کیا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے فرمایا کہ تم کس قبیلہ کے ہو یا کہاں کے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم اہل طائف میں سے ہیں، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم مدینہ والوں میں سے ہوتے تو ضرور میں تم کو سزا دیتا، تم رسول اللہ کی مسجد میں آواز بلند کرتے ہو؟!۔

مسجد میں بلند آواز سے چھینکنا بھی نہیں چاہئے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ الْعَطْسَةَ الشَّدِيْدَةَ فِي الْمَسْجِدِ.

(شعب الإيمان، تشميت العاطس)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں بلند آواز سے چھینکنے کو ناپسند فرماتے تھے۔

مسجد میں بلند آواز سے نہیں ہنسنا چاہئے

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلضَّحِكُ فِي الْمَسْجِدِ ظُلْمَةٌ فِي الْقَبْرِ۔

(الفتح الكبير، حرف الضاد)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: مسجد میں ہنسنا قبر میں تاریکی کا سبب ہے۔

مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان نہ کریں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا رَدَّهَا اللهُ عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا۔

(صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب النہی عن نشد الضالۃ فی المسجد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو کوئی کسی شخص کو گم شدہ چیز کا مسجد میں اعلان کرتے ہوئے سنے تو کہے: لَا رَدَّهَا اللهُ عَلَيْكَ (اللہ اس چیز کو تجھے نہ لوٹائے) کیونکہ مسجدیں اِس کے لئے نہیں بنائی گئی ہیں۔

مسجد میں نعتیہ اشعار پڑھے جا سکتے ہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ عُمَرَ (رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ) مَرَّ بِحَسَّانَ (رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ) وَهُوَ يُنْشِدُ الشِّعْرَ فِي الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ إِلَيْهِ فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ أُنْشِدُ وَفِيْهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ. ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ: أَنْشُدُكَ اللهَ أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ۔ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔ يَقُوْلُ: أَجِبْ عَنِّي، اَللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ. قَالَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ۔

(صحیح مسلم، کتاب فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ، باب فَضَائِلِ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہیکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گزر حضرت حسان کے پاس سے ہوا جبکہ وہ مسجد میں اشعار پڑھ رہے تھے، حضرت عمر نے انکی طرف (استفسار کی نظر سے) دیکھا، تو آپ نے کہا کہ میں اس وقت بھی (مسجد میں اشعار) پڑھتا تھا جبکہ اس میں وہ (حضور) ہوتے تھے جو کہ تم سے بہتر تھے (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم)، پھر آپ حضرت ابو ہریرہ کی جانب متوجہ ہوئے اور کہا کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا؟'' (اے حسان) تم میری طرف سے (کافروں کا) جواب دو۔ اے اللہ تو اس (حسان) کی روح القدس (حضرت جبرئیل) سے مدد فرما۔ آپ (حضرت ابو ہریرہ) نے کہا: اللہ گواہ ہے ہاں۔

عورتوں کی مسجدیں انکے گھر میں ہی ہیں

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: خَيْرُ مَسَاجِدِ النِّسَاءِ قَعْرُ بُيُوْتِهِنَّ۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، مسند النساء)

ام المومنین حضرت سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورتوں کی بہترین مسجدیں انکے گھر کا اندرونی حصہ ہے۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ: صَلَاةُ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِهَا خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِهَا فِي حُجْرَتِهَا، وَ صَلَاتُهَا فِي حُجْرَتِهَا خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِهَا فِي دَارِهَا، وَ صَلَاتُهَا فِي دَارِهَا خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِهَا خَارِجَ۔

سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ فرمائیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت کا اسکے رات گذارنے کی جگہ نماز پڑھنا اسکے کمرہ میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، اور اسکا اپنے کمرہ میں نماز پڑھنا اسکا اپنے گھر (کے دیگر حصہ) میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور اسکا اپنے گھر (کے دیگر حصہ) میں نماز پڑھنا اسکا باہر نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ: لَأَنْ تُصَلِّيَ الْمَرْأَةُ فِي بَيْتِهَا خَيْرٌ لَهَا مِنْ أَنْ تُصَلِّيَ فِي حُجْرَتِهَا، وَ لَأَنْ تُصَلِّيَ فِي حُجْرَتِهَا خَيْرٌ لَهَا مِنْ أَنْ تُصَلِّيَ فِي الدَّارِ، وَ لَأَنْ تُصَلِّيَ فِي الدَّارِ خَيْرٌ لَهَا مِنْ أَنْ تُصَلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ۔

(السنن الكبرى للبيهقي، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ خَيْرِ مَسَاجِدِ النِّسَاءِ قَعْرُ بُيُوتِهِنَّ)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے آپ نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ عورت اپنے رات گزارنے کی جگہ نماز پڑھے یہ اسکے لئے اسکے (سامان کے) کمرہ میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور یہ کہ وہ اپنے (سامان کے) کمرہ میں نماز پڑھے یہ اسکے لئے اسکے گھر (کے دیگر حصوں) میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور اسکا اپنے گھر میں نماز پڑھنا اسکے لئے مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔

عَنِ امْرَأَةِ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهَا جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ

اللّٰہِ! إِنِّيْ أُحِبُّ الصَّلَاةَ مَعَکَ، فقَالَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّكِ تُحِبِّيْنَ الصَّلَاةَ مَعِيْ، وَصَلَاتُكِ فِيْ بَيْتِكِ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِكِ فِيْ حُجْرَتِكِ وَصَلَاتُكِ فِيْ حُجْرَتِكِ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِكِ فِيْ دَارِكِ وَصَلَاتُكِ فِيْ دَارِكِ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِكِ فِيْ مَسْجِدِ قَوْمِكِ وَصَلَاتُكِ فِيْ مَسْجِدِ قَوْمِكِ خَيْرٌ لَكِ مِنْ صَلَاتِكِ فِيْ مَسْجِدِيْ۔ قَالَ: فَأَمَرَتْ فَبُنِيَ لَهَا مَسْجِدٌ فِيْ أَقْصٰى شَيْءٍ مِنْ بَيْتِهَا وَأَظْلَمِهِ فَكَانَتْ تُصَلِّيْ فِيْهِ حَتّٰى لَقِيَتِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ۔

(صحیح ابن خزیمة، کتاب الصلاة، باب اختیار صلاة المرأة في حجرتها)

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالی عنہ کی اہلیہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں آپ کے ساتھ نماز ادا کرنا چاہتی ہوں، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یقینا میں جانتا ہوں کہ تم میرے ساتھ نماز پڑھنے کو پسند کرتی ہو لیکن تمہارا اپنے رات گزارنے کی جگہ نماز پڑھنا تمہارا اپنے کمرے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، اور تمہارا اپنے کمرہ میں نماز پڑھنا تمہارا اپنے گھر (کے دیگر حصوں) میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور تمہارا اپنے گھر (کے دیگر حصوں) میں نماز پڑھنا تمہارا اپنی قوم کی مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور تمہارا اپنی قوم کی مسجد میں نماز پڑھنا تمہارا میری مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ آپ (یعنی ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالی عنہ کی اہلیہ) کے حکم سے انکے گھر کے انتہائی اندر اور تاریک حصہ میں نماز کی ایک جگہ بنائی گئی اور آپ رضی اللہ تعالی عنہا اللہ عزوجل سے جا ملنے (انتقال) تک اسی میں نماز پڑھتی رہی۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: لَوْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ رَأٰى مَا أَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ۔

(صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب خروج النساء الی المساجد اذا لم یترتب علیه فتنة)

ام المومنین حضرت سیدتنا عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے آپ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملاحظہ فرماتے جو چیزیں عورتوں نے اب پیدا کی ہیں تو ضرور انہیں مسجد سے منع فرمادیتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتیں منع کردی گئیں تھیں۔

قبروں کی طرف رخ کر کے نماز نہ پڑھیں

عَنْ أَبِيْ مَرْثَدِ الْغَنَوِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا تُصَلُّوْا إِلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تَجْلِسُوْا عَلَيْهَا۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، مسند الشاميين)

حضرت ابومرثد غَنَوِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا: تم قبروں کی طرف رخ کر کے نماز نہ پڑھو اور نہ ان پر بیٹھو۔

ان مقامات پر نماز ادا نہ کی جائے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ يُصَلّٰى فِيْ سَبْعَةِ مَوَاطِنَ: فِي الْمَزْبَلَةِ وَالْمَجْزَرَةِ وَالْمَقْبَرَةِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيْقِ وَفِيْ الْحَمَّامِ وَفِيْ مَعَاطِنِ الْإِبِلِ وَفَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ اللّٰهِ۔

(سنن الترمذي، أبواب الصلاة، باب ما جاء في كراهية ما يصلي إليه وفيه)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ پانچ جگہوں پر نماز ادا کی جائے: کچرہ ڈالنے کی جگہ، ذبح کرنے کی جگہ، قبرستان، راستے کے درمیان، حمام، اونٹ کے باندھنے کی جگہ اور بیت اللہ کی چھت کے اوپر۔

نماز کے آداب

فہرست عناوین

نماز اچھی طرح وضو کرکے ادا کریں
نماز ادا کرنے میں دیری نہیں کرنی چاہئے
سوجانے یا بھول جانے کی صورت میں یاد آتے ہی نماز ادا کریں
نماز سنت کے مطابق ادا کریں
نماز اطمینان سے ادا کریں
نماز میں بالوں کا جوڑا بندھا ہوا نہ رہے
نماز میں چادر کو لٹکائے نہیں رکھنا چاہئے
نماز میں تہبند وغیرہ تکبر سے ٹخنوں کے نیچے نہ لٹکائیں
نماز کے لئے عمدہ لباس پہننا چاہئے
نماز کی حالت میں سر پر عمامہ یا ٹوپی پہنے رہنا چاہئے
نماز کے قیام سے متعلق آداب
تکبیرِ تحریمہ کو کو اہتمام کے ساتھ ادا کریں
تکبیرِ تحریمہ سیدھے کھڑے ہو کر کہیں
قیام میں قدموں کے درمیان مناسب فاصلہ رکھنا چاہئے
تکبیرِ تحریمہ کے وقت ہاتھ کی انگلیاں کھلی رکھنی چاہئے
تکبیرِ تحریمہ کے وقت ہتھیلیوں کا رخ قبلہ کی جانب ہونا چاہئے
ثنا
نماز میں کمر پر ہاتھ نہیں رکھنا چاہئے
نماز میں نظر دائیں بائیں نہیں پلٹانا چاہئے
نماز میں نظر اوپر نہیں اٹھانا چاہئے
نماز میں نظر سجدہ کی جگہ رکھنا چاہئے
نماز بلاضرورت آنکھیں بند نہیں رکھنی چاہئے
نماز میں حتی الامکان جمائی روکنا چاہئے

نماز میں انگلیاں نہ چٹخائیں

قیام کو مختصر نہیں کرنا چاہئے

نماز میں قرأت کے متعلق آداب

قراءت میں قران کو صحیح ادائیگی کے ساتھ خوش الحانی سے پڑھیں

رکوع سے متعلق آداب

رکوع، سجدہ مکمل ادا کرنا چاہئے

رکوع میں ہاتھوں کو سیدھا رکھنا چاہئے اور گھٹنوں کو مضبوطی سے پکڑنا چاہئے

رکوع میں پیٹھ کو سیدھی رکھنی چاہئے

رکوع کی تسبیح پڑھیں

رکوع وسجدہ کی تسبیحات طاق عدد میں پڑھنی چاہئے

سجدہ سے متعلق آداب

سجدہ میں جاتے وقت پہلے ہاتھ زمین پر رکھنا چاہئے

سجدہ میں جاتے وقت سجدہ کی جگہ کی مٹی نہ ہٹائیں

سجدہ میں جاتے وقت کپڑوں کو نہ سمیٹیں

سجدہ میں پیروں کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف کرنا چاہئے

سجدہ میں چہرہ کو ہتھیلیوں کے درمیان رکھنا چاہئے

سجدہ میں ہاتھوں کو کانوں کے مقابل رکھنا چاہئے

سجدہ میں سات اعضاء زمین پر لگانا ضروری ہے

سجدہ میں پیشانی کو اچھی طرح ٹکانا چاہئے

سجدہ کشادگی کے ساتھ کریں

سجدہ میں ہاتھوں کو زمین پر بچھا کر نہیں رکھنا چاہئے

سجدہ میں پیروں کی انگلیوں کو موڑ کر رکھیں

سجدہ میں ہتھیلیوں کو مضبوطی سے رکھیں

سجدہ میں ہاتھوں کو کانوں کے قریب رکھیں

دو سجدوں کے درمیان نامناسب طریقہ سے نہ بیٹھیں

عورت سکڑ کر سجدہ کرے
سجدہ کی تسبیح پڑھیں
قعدہ سے متعلق آداب
قعدہ میں نظر گود میں رہنا چاہئے' اور اشارہ کے وقت انگلی پر
قعدہ میں سب کے مطابق بیٹھیں
تشہد
درودِ ابراہیم
دعائے ماثورہ
نماز میں ہاتھ پر ٹیک نہ لگائیں
نماز کے سلام سے متعلق آداب
سلام میں چہرہ کو مکمل پھیرنا چاہئے
فرض کے بعد سنت ادا کرنے میں تاخیر نہیں کرنی چاہئے
نمازِ وتر کو آخر میں ادا کرنی چاہئے
دعائے قنوت
نماز اخلاصِ نیت کے ساتھ ادا کریں
نماز توجہ سے ادا کریں
نماز میں توجہ ہٹانے والی چیزوں سے بچنا چاہئے
حالتِ نماز میں اپنے باطن کے ساتھ اپنے ظاہر کو بھی درست رکھیں
نیند اور سستی کے غلبہ کے وقت نفل نماز نہیں پڑھنی چاہئے
نماز کے بعد دعا کرنا چاہئے
تہجد کے وقت کی دعا
پہلی دو رکعتیں ہلکی پڑھنی چاہئے
نماز تہجد میں قیام طویل کرنا چاہئے
نماز تہجد پابندی سے پڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے
تہجد کے وقت دعا کا اہتمام کرنا چاہئے

فضائل

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ۔

(سورۃ البقرۃ، الآیۃ: ۴۳)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور نماز قائم کرو اور زکات دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَّحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى۔

(سورۃ طٰہٰ، الآیۃ: ۱۳۲)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور آپ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو اور خود بھی اس پر ثابت قدم رہو، ہم تم سے رزق طلب نہیں کرتے (بلکہ) ہم تم کو رزق دیتے ہیں، اور بہتر انجام پرہیزگاری کا ہی ہے۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: وَأَقِمِ الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ۔

(سورۃ العنکبوت، الآیۃ: ۴۵)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور نماز قائم کیجئے، بیشک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے،

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: وَالَّذِينَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ، أُولٰئِكَ فِي جَنَّاتٍ مُّكْرَمُونَ۔

(سورۃ المعارج، الآیۃ: ۳۵)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور وہ لوگ جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں جو جنتوں میں معزّز و مکرّم ہوں گے۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِن ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ، رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ۔

(سورۃ ابراھیم، الآیۃ: ۴۰)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا بنا دے، اے ہمارے رب! اور تو میری دعا قبول فرما لے۔ اے ہمارے رب! مجھے بخش دے اور میرے والدین کو (بخش دے) اور دیگر سب مومنوں کو بھی، جس دن حساب قائم ہوگا۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: فَخَلَفَ مِن بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا۔

(سورۃ مریم، الآیۃ: ۵۹)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پھر ان کے بعد وہ ناخلف جانشین ہوئے جنہوں نے نمازیں ضائع کردیں اور خواہشاتِ (نفسانی) کے پیرو

ہو گئے تو عنقریب وہ آخرت کے عذاب (دوزخ کی وادیٔ غی) سے دوچار ہوں گے۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: إِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ يُخَادِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوْا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوْا كُسَالٰى يُرَاءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ إِلَّا قَلِيْلًا

(سورۃالنساء،الآیۃ:۱۴۲)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بیشک منافق (بزعمِ خویش) اللہ کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں حالانکہ وہ انہیں (ان کے ہی) دھوکے کی سزا دینے والا ہے، اور جب وہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو سستی کے ساتھ (محض) لوگوں کو دکھانے کیلئے کھڑے ہوتے ہیں اور اللہ کو یاد (بھی) نہیں کرتے مگر تھوڑا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالْحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ۔

(صحيح البخاري، كِتَابُ الإِيمَانِ، بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، (۱) گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اسکے بندے اور اسکے رسول ہیں (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکات ادا کرنا (۴) بیت اللہ کا حج کرنا (۵) رمضان کے روزے رکھنا۔

عن أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ: اتَّقُوْا اللّٰهَ رَبَّكُمْ، وَصَلُّوْا خَمْسَكُمْ، وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ، وَأَدُّوْا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ، وَأَطِيعُوْا إِذَا أَمَرَكُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ۔

(سنن الترمذي، أَبْوَابُ السَّفَرِ، بَابُ مَا ذُكِرَ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حجۃ الوداع میں خطبہ میں ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ سے ڈرو جو تمہارا رب ہے، اپنی پانچ وقت کی نماز پڑھو، اپنے مالوں کی زکات ادا کرو اور (جائز کام میں) اپنے حاکم کی اطاعت کرو تو تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلصَّلَاةُ الْخَمْسُ، وَالْجُمْعَةُ إِلَى الْجُمْعَةِ، كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ، مَا لَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرُ۔

(صحيح مسلم، كِتَابُ الطَّهَارَةِ، بَابُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَالْجُمْعَةِ إِلَى الْجُمْعَةِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ نمازیں اور ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک (کی ادائیگی) انکے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے جب کہ کبیرہ (گناہ) کا ارتکاب نہ کیا جائے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهَرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ؟ قَالُوْا: لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ. قَالَ: فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُوْ اللّٰہُ بِهِنَّ الْخَطَايَا۔

(سنن الترمذي، أَبْوَابُ الْأَمْثَالِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ، بَابُ مَثَلِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر کوئی نہر ہو اور وہ اس سے روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کے بدن پر کوئی مَیل رہے گا؟ صحابہ نے عرض کیا نہیں! اسکے جسم پر میل میں سے کچھ بھی نہیں رہے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پس وہ پانچ نمازوں کی مثال ہے، کہ اللہ اس کے ذریعہ خطاؤں کو مٹا دیتا ہے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: اَلصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا، وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ، ثُمَّ الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

(صحيح البخاري، كِتَابُ التَّوْحِيدِ، بَابُ وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ عَمَلًا)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! کونسا عمل سب سے زیادہ فضیلت والا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نماز کو اسکے وقت میں پڑھنا، ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور پھر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: مُرُوْا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ، وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا، وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرٍ وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ۔

(سنن أبي داود، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ مَتَى يُؤْمَرُ الْغُلَامُ بِالصَّلَاةِ)

حضرت عمر بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے بچوں کو جبکہ وہ سات سال کے ہوجائیں نماز کا حکم دو، اور جبکہ وہ دس سال کے ہوجائیں تو نماز (نہ پڑھنے) پر انہیں سزا دو اور انکے بستروں کو علاحدہ کردو۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَقَالَ: مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا: كَانَتْ لَهُ نُوْرًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ نُوْرٌ

وَلَا بُرْهَانٌ وَلَا نَجَاةٌ' وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل 'مُسْنَدُ الْمُكْثِرِينَ مِنَ الصَّحَابَةِ)

حضرت عبداللہ بن عَمرو رضی اللہ تعالی عنہ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک دن نماز کا ذکر کیا اور فرمایا: جو کوئی انکی حفاظت کریگا تو وہ روزِ قیامت اسکے لئے نور' برھان اور نجات ہوگی' اور جو کوئی انکی حفاظت نہیں کریگا تو وہ اسکے لئے نہ نور ہوگی' نہ برھان اور نہ نجات' اور وہ شخص روزِ قیامت قارون' ھامان اور ابی بن خلف (جیسے بڑے کافروں) کے ساتھ ہوگا۔

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا، وَإِنْ قُطِّعْتَ وَحُرِّقْتَ، وَلَا تَتْرُكْ صَلَاةً مَكْتُوْبَةً مُتَعَمِّدًا، فَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا، فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ، وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ، فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ۔

(سنن ابن ماجه 'كِتَابُ الْفِتَنِ 'بَابُ الصَّبْرِ عَلَى الْبَلَاءِ)

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے کہا کہ میرے خلیل (حضور) ﷺ نے مجھے تاکید فرمائی کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو اگر چہ تمہیں ٹکڑے کر دیا جائے اور جلا دیا جائے، اور جان بوجھ کر فرض نماز کو نہ چھوڑو کیونکہ جو جان بوجھ کر اسے چھوڑتا ہے تو اس سے (اللہ کا) ذمہ بری ہو جاتا ہے' اور شراب نہ پیو کیونکہ وہ ہر برائی کی کنجی ہے۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ يَتَهَافَتُ' فَأَخَذَ بِغُصْنَيْنِ مِنْ شَجَرَةٍ، قَالَ: فَجَعَلَ ذٰلِكَ الْوَرَقُ يَتَهَافَتُ، قَالَ: فَقَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ! قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّي الصَّلَاةَ يُرِيدُ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ، فَتَهَافَتُ عَنْهُ ذُنُوبُهُ كَمَا يَتَهَافَتُ هٰذَا الْوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ۔

(مُسْنَدُ الْأَنْصَارِ 'مسند الإمام أحمد بن حنبل)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ (ایک مرتبہ) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سردی کے موسم میں باہر نکلے، اس وقت پت جھڑ لگا ہوا تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک درخت کی دو ٹہنیاں پکڑیں تو اس سے پتے جھڑنے لگے' حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! میں نے عرض کیا ''لبیک یا رسول اللہ'' (حاضر ہوں یا رسول اللہ ﷺ) آپ ﷺ نے فرمایا: بندہ مسلم جب اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ اسی طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے اس درخت سے یہ پتے جھڑ رہے ہیں۔

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: إِنَّ أَوَّلَ مَا یُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ صَلَاتُهُ۔

(المعجم الأوسط، بَابُ الْأَلِفِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا بیشک روزِ قیامت بندہ سے جس چیز کا سب سے پہلے حساب لیا جائے گا، وہ اس کی نماز ہوگی۔

عَنِ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ یَصْنَعُ فِيْ بَیْتِهِ؟ قَالَتْ: كَانَ یَكُوْنُ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ۔ تَعْنِي خِدْمَةَ أَهْلِهِ۔ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ خَرَجَ إِلَی الصَّلَاةِ۔

(صحیح البخاري، كِتَابُ الأَذَانِ، بَابُ مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَهْلِهِ فَأُقِیمَتِ الصَّلاةُ فَخَرَجَ)

حضرت اسود بن یزید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دولت کدہ میں کیا کرتے تھے؟ آپ نے بتلایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر کے کام کاج یعنی اپنے گھر والوں کی مدد میں رہتے اور جب نماز کا وقت ہوتا تو فوراً (کام کاج چھوڑ کر) نماز کے لیے چلے جاتے تھے۔

عَنِ الْمُغِیرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ: جُعِلَتْ قُرَّةُ عَیْنِيْ فِي الصَّلَاةِ۔

(المعجم الكبیر، بَابُ الْمِیمِ)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ: مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ اَلصَّلَاةُ، وَمِفْتَاحُ الصَّلَاةِ اَلْوُضُوءُ۔

(سنن الترمذي، أَبْوَابُ الطَّهَارَةِ، بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ مِفْتَاحَ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی وضو ہے۔

عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا بِلَالُ! أَرِحْنَا بِالصَّلَاةِ۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل' أحاديث رجال من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم)

قبیلہ اسلم کے ایک شخص سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ فرمائے: اے بلال! ہمیں نماز کے ذریعہ راحت پہنچاؤ (یعنی نماز کی اقامت کہو کہ نماز پڑھیں)۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ، صَلّٰی۔

(سنن أبي داود' كِتَابُ الصَّلَاةِ' بَابُ وَقْتِ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کو کوئی معاملہ فکر میں ڈالتا تو (اسکے حل کے لئے) آپ ﷺ نماز ادا فرماتے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: تَأْكُلُ النَّارُ ابْنَ آدَمَ إِلَّا أَثَرَ السُّجُوْدِ، حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ۔

(سنن ابن ماجه' كِتَابُ الزُّهْدِ' بَابُ ذِكْرِ الشَّفَاعَةِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: (دوزخ کی) آگ ابن آدم (کے سارے جسم) کو کھا سکتی ہے سوائے سجدہ کے نشان کے' اللہ نے سجدہ کے نشان کو کھانا دوزخ پر حرام کردیا ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: كَانَ آخِرُ كَلَامِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ: "اَلصَّلَاةُ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ"۔

(سنن ابن ماجه' كِتَابُ الْوَصَايَا' بَابُ هَلْ أَوْصَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ)

حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ نبی ﷺ کی (دنیا سے پردہ فرما جانے سے پہلے) آخری بات یہ تھی: نماز اور جن (غلام باندیوں) کے تم مالک ہو (انکا خیال رکھو)۔

نمازِ فجر کی اہمیت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ، فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ: كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُوْلُوْنَ: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ' وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ۔

(صحيح البخاري' كِتَابُ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ' بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْعَصْرِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پاس رات اور دن کے فرشتوں ایک کے پیچھے ایک (بدل کر) آتے ہیں۔ اور فجر اور عصر کی نمازوں میں دونوں اکٹھا ہوتے ہیں (کیونکہ وہ دن کے فرشتوں کے آنے اور رات کے فرشتوں کے جانے کا وقت ہوتا ہے)۔ پھر جب تمہارے پاس رات میں رہنے والے فرشتے جب اوپر چڑھتے ہیں تو اللہ تعالی پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان سے بہت زیادہ اپنے بندوں کے متعلق جانتا ہے، کہ میرے بندوں کو تم نے کس حال میں چھوڑا۔ وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم نے جب انہیں چھوڑا تو وہ نماز پڑھ رہے تھے (یعنی فجر کی) اور جب ان کے پاس گئے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے (عصر کی)۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰى ''وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا'' [سورۃ الإسراء: ۷۸] **قَالَ: تَشْهَدُهُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ۔**

(سنن الترمذي، أَبْوَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ، بَابٌ: وَمِنْ سُورَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اللہ تعالی کے ارشاد ''**وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا**'' (نمازِ فجر کا قرآن پڑھنا بھی (لازم کرلیں)، بیشک نمازِ فجر کے قرآن میں (فرشتوں کی) حاضری ہوتی ہے) کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس میں رات اور دن کے فرشتوں کی حاضری ہوتی ہے (کیونکہ نمازِ فجر رات کے فرشتوں کے جانے اور دن کے فرشتوں کے آنے کا وقت ہوتا ہے)۔

عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ غَدَا إِلَى صَلَاةِ الصُّبْحِ غَدَا بِرَايَةِ الْإِيمَانِ، وَمَنْ غَدَا إِلَى السُّوْقِ غَدَا بِرَايَةِ إِبْلِيْسَ۔

(سنن ابن ماجه، كِتَابُ التِّجَارَاتِ، بَابُ الْأَسْوَاقِ وَدُخُولِهَا)

حضرت سلمان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو صبح اٹھتے ہی صبح کی نماز کی طرف جاتا ہے تو وہ ایمان کے جھنڈے تلے جاتا ہے۔ اور جو صبح اٹھتے ہی بازار جاتا ہے تو وہ شیطان کے جھنڈے تلے جاتا ہے۔

نمازِ ظہر کی اہمیت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا، وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا إِلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ، لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا۔

(صحيح البخاري، كِتَابُ الْأَذَانِ، بَابُ الِاسْتِهَامِ فِي الْأَذَانِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اذان کہنے اور نماز پہلی صف میں پڑھنے میں کیا (ثواب) ہے۔ پھر ان کے لیے قرعہ ڈالنے کے سوائے اور کوئی چارہ نہ باقی رہتا، تو البتہ اس پر قرعہ اندازی ہی کرتے اور اگر لوگوں کو معلوم ہو جاتا کہ نماز کے لیے جلدی آنے میں کیا (ثواب) ہے تو اس کے لیے دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے۔ اور اگر لوگوں کو معلوم ہو جاتا کہ عشاء اور صبح کی نماز میں کیا (ثواب) ہے، تو اگر سرین کے بل گھسیٹ کر آنا بھی پڑتا تو آتے۔

نمازِ عصر کی اہمیت

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمَ الْخَنْدَقِ: حَبَسُوْنَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطٰی صَلَاةِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللّٰہُ بُیُوتَھُمْ وَقُبُورَھُمْ نَارًا۔

(سنن أبي داود، کِتَاب الصَّلَاۃِ، بَابٌ فِي وَقْتِ صَلَاۃِ الْعَصْرِ)

حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خندق کے دن (جبکہ نمازِ عصر قضا ہو گئی تھی) فرمایا: انہوں (کافروں) نے ہمیں صلاۃ الوسطیٰ (درمیانی نماز) یعنی نمازِ عصر سے روکا اللہ انکے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلَّذِيْ تَفُوْتُہُ صَلَاةُ الْعَصْرِ، کَأَنَّمَا وُتِرَ أَھْلُہُ وَمَالُہُ۔

(صحیح البخاري، کِتَابُ مَوَاقِیتِ الصَّلَاۃِ، بَابُ إِثْمِ مَنْ فَاتَتْہُ العَصْرُ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جسکی نمازِ عصر (جان بوجھ کر) چھوٹ جائے تو (نقصان کے اعتبار سے وہ) ایسا ہے گویا کہ اسکے گھر والے اور مال ہلاک ہو گئے۔

نمازِ مغرب کی اہمیت

عَنْ مُسْلِمِ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِیمِيِّ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ، أَنَّہُ أَسَرَّ إِلَیْہِ فَقَالَ: إِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْ: اَللّٰھُمَّ أَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ، فَإِنَّکَ إِذَا قُلْتَ ذٰلِکَ ثُمَّ مِتَّ فِيْ لَیْلَتِکَ کُتِبَ لَکَ جِوَارٌ مِنْھَا، وَإِذَا صَلَّیْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ کَذٰلِکَ، فَإِنَّکَ إِنْ مُتَّ فِي یَوْمِکَ کُتِبَ لَکَ جِوَارٌ مِنْھَا۔

(سنن أبي داود، کِتَاب الْأَدَبِ، بَابُ مَا یَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ)

حضرت مسلم بن الحارث التمیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بار ان سے سرگوشی میں فرمایا کہ جب نماز مغرب سے فارغ ہوتو سات مرتبہ یہ دعا پڑھا کرو "اَللّٰھُمَّ أَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ" (اے اللہ مجھے دوزخ سے سے بچالے) اس لئے کہ اگر تم نے ان کو پڑھا پھر اس رات تمہاری موت ہوگئی تو تمہارے لئے جہنم کی آگ سے نجات لکھی جائے گی۔ اور صبح کی نماز سے فارغ ہوتو بھی یہی کلمات کہو کیونکہ کہ اگر اس دن تمہاری موت ہوگئی تو تمہارے لئے دوزخ کی آگ سے نجات لکھی جائے گی۔

نمازِ عشاء کی اہمیت

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْمَسْجِدَ بَعْدَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ، فَقَعَدَ وَحْدَہُ فَقَعَدْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِيْ! سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ۔

(صحیح مسلم، کِتَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاةِ، بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ فِي جَمَاعَةٍ)

حضرت عبدالرحمن بن ابوعمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مغرب کی نماز کے بعد مسجد میں داخل ہوئے اور اکیلے بیٹھ گئے تو میں بھی ان کے ساتھ بیٹھ گیا تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس آدمی نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی تو گویا اس نے آدھی رات قیام کیا اور جس آدمی نے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی تو گویا کہ اس نے ساری رات قیام کیا۔

نمازِ وتر کی اہمیت

عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ أَنَّهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ اللّٰہَ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ: اَلْوِتْرُ۔ جَعَلَهُ اللّٰہُ لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ۔

(سنن الترمذي، أَبْوَابُ الْوِتْرِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْوِتْرِ)

حضرت خارجہ بن حذافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری پاس تشریف لائے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایک نماز سے تمہاری مدد کی ہے جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے "وتر" اسے اللہ تعالیٰ نے تمہاری لئے عشاء اور طلوع فجر کے درمیان وقت میں مقرر فرمایا ہے۔

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَلْوِتْرُ حَقٌّ، فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا، اَلْوِتْرُ حَقٌّ، فَمَنْ لَمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا، اَلْوِتْرُ حَقٌّ، فَمَنْ لَمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا۔

(سنن أبي داود، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابٌ فِيمَنْ لَمْ يُوتِرْ)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: وتر حق (یعنی واجب ہے) لہٰذا جو آدمی وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے (یعنی ہمارے تابعداروں میں سے) نہیں ہے، وتر حق ہے لہٰذا جو آدمی وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

سنتِ فجر کی اہمیت

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مِنْهُ تَعَاهُدًا عَلٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔

(صحيح البخاري، كِتَابُ الجُمُعَةِ، بَابُ تَعَاهُدِ رَكْعَتَيِ الفَجْرِ وَمَنْ سَمَّاهُمَا تَطَوُّعًا)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی نفل (غیر فرض سنت وغیرہ) نماز کی اتنی پابندی نہیں کرتے جتنی کہ فجر کی دو رکعتوں کی کرتے۔

دیگر سنت نمازوں کی اہمیت

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلّٰى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ: أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ۔

(سنن الترمذي، أَبْوَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ صَلّٰى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنَ السُّنَّةِ)

ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دن رات میں بارہ رکعتیں ادا کرے اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا: چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد اور دو مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر کی نماز سے پہلے جو نماز ہے اول روز کی۔

نفل نمازوں کی اہمیت

عَنْ حُرَيْثِ بْنِ قَبِيصَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَقُلْتُ: اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا، قَالَ فَجَلَسْتُ إِلَى أَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ: إِنِّيْ سَأَلْتُ اللهَ أَنْ يَرْزُقَنِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا، فَحَدِّثْنِيْ بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللهَ أَنْ يَنْفَعَنِي بِهِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ، فَإِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ، وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ، فَإِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيضَتِهِ شَيْءٌ، قَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ: اُنْظُرُوا هَلْ لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَيُكَمَّلَ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيضَةِ، ثُمَّ يَكُوْنُ سَائِرُ عَمَلِهِ عَلٰى ذَالِكَ۔

(سنن الترمذي، أَبْوَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصَّلَاةُ)

حضرت حریث بن قبیصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں مدینہ آیا تو میں نے دعا مانگی: اے اللہ مجھے نیک ہمنشین کا ملنا آسان فرمادے۔ فرماتے ہیں پھر میں حضرت ابو ہریرہ کے ساتھ بیٹھ گیا اور ان سے کہا میں نے اللہ تعالیٰ سے اچھے ہم نشین کا سوال کیا تھا (اور آپ مل گئے) لہذا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی حدیث سنایئے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہیں شاید اللہ تعالیٰ مجھے اس سے نفع پہنچائے، حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے: قیامت کے دن بندے سے اسکے عمل میں سب سے پہلے جس کا حساب ہوگا وہ نماز ہے، اگر یہ صحیح ہوئی تو وہ کامیاب ہوگیا اور نجات پالیا اور اگر یہ صحیح نہ ہوئی تو وہ نقصان میں پڑ گیا اور گھاٹے میں رہا، اگر اسکے فرائض میں کچھ نقص ہوگا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: دیکھو کہ کیا میرے بندے کی کوئی نفل عبادت ہے (اگر ہے تو) پس ان سے فرائض کی کمی کو پورا کیا جائے، پھر اس کا سارا عمل (کا حساب) اُسی طرح (فرض پھر نفل کی ترتیب پر) ہوگا۔

نماز صلاۃ التسبیح کی اہمیت

عَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ: يَا عَمِّ! أَلَا أَصِلُكَ، أَلَا أَحْبُوْكَ، أَلَا أَنْفَعُكَ، قَالَ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: يَا عَمِّ! صَلِّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ۔۔۔۔

(سنن الترمذي، أَبْوَابُ الوِتْرِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ التَّسْبِيحِ)

حضرت ابو رافع سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عباس سے فرمایا: اے چچا! کیا میں آپ کے ساتھ صلہ رحمی نہ کروں؟ کیا میں آپ کو عطیہ نہ دوں؟ کیا میں آپ کو نفع نہ پہنچاؤں؟ انہوں نے عرض کیا: ہاں کیوں نہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے چچا (صلاۃ التسبیح کی) چار رکعت پڑھئے۔

عَنْ أَبِيْ وَهْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْمُبَارَكِ عَنِ الصَّلَاةِ الَّتِي يُسَبَّحُ فِيهَا؟ فَقَالَ: يُكَبِّرُ، ثُمَّ يَقُولُ: سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ، وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُکَ، ثُمَّ يَقُوْلُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، ثُمَّ يَتَعَوَّذُ، وَيَقْرَأُ: "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَفَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةً، ثُمَّ يَقُوْلُ عَشْرَ مَرَّاتٍ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، ثُمَّ يَرْكَعُ، فَيَقُوْلُهَا عَشْرًا، ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، فَيَقُوْلُهَا عَشْرًا، ثُمَّ يَسْجُدُ، فَيَقُوْلُهَا عَشْرًا، ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، فَيَقُوْلُهَا عَشْرًا، ثُمَّ يَسْجُدُ الثَّانِيَةَ، فَيَقُوْلُهَا عَشْرًا، يُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ عَلٰى هَذَا، فَذَالِکَ خَمْسٌ وَسَبْعُوْنَ تَسْبِيحَةً فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ۔

(سنن الترمذي، أَبْوَابُ الوِتْرِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ التَّسْبِيحِ)

حضرت ابووہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں حضرت عبداللہ بن مبارک سے تسبیح والی نماز (صلوٰۃ التسبیح) کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: اَللّٰهُ أَكْبَرُ کہے اور پھر یہ پڑھے (سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُکَ) اس کے بعد (سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ) پندرہ مرتبہ پڑھے، پھر أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھے اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھ کر سورہ فاتحہ اور کوئی اور سورہ پڑھے، پھر دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ پڑھے پھر رکوع میں دس مرتبہ پھر رکوع سے کھڑے ہو کر دس مرتبہ پھر سجدے میں دس مرتبہ پھر سجدے سے اٹھ کر دس مرتبہ پھر دوسرے سجدے میں دس مرتبہ یہ پڑھے اور چار رکعتیں اسی طرح پڑھے یہ ہر رکعات میں (۷۵) تسبیحات ہوئیں۔

نماز تحیۃ المسجد کی اہمیت

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ۔

(صحيح البخاري، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ المَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ)

حضرت ابوقتادہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کا کوئی مسجد میں داخل ہو تو چاہئے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت ادا کرے۔

نمازِ تحیۃ الوضوء کی اہمیت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ يَا بِلَالُ! حَدِّثْنِي بِأَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ؟ قَالَ: مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجٰى عِنْدِي أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ طَهُورًا فِي سَاعَةِ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذَالِكَ الطُّهُورِ مَا كُتِبَ لِي أَنْ أُصَلِّيَ۔

(صحيح البخاري، كِتَابُ الْجُمُعَةِ، بَابُ فَضْلِ الطُّهُورِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ سے فجر کے وقت پوچھا کہ اے بلال! مجھے اپنا سب سے زیادہ (دخولِ جنت کی) امید والا نیک کام بتاؤ جسے تم نے اسلام لانے کے بعد کیا ہے، کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے تمہارے جوتوں کی چاپ سنی ہے۔ بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں نے تو اپنے نزدیک اس سے زیادہ امید کا کوئی کام نہیں کیا کہ جب بھی میں نے رات یا دن کے کسی وقت بھی وضو کیا ہے تو میں نے اس وضو سے جتنا میرے مقدر میں ہے میں نے نفل نماز پڑھی ہے۔

نمازِ استخارہ کی اہمیت

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْإِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُوْرِ كُلِّهَا، كَالسُّوْرَةِ مِنَ الْقُرْآنِ: إِذَا هَمَّ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ، اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي۔ أَوْ قَالَ: فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ۔ فَاقْدُرْهُ لِي، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي ۔ أَوْ قَالَ: فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ۔ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ، وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ، وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ۔

(صحيح البخاري، كِتَابُ الدَّعَوَاتِ، بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْإِسْتِخَارَةِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ واالہ وسلم ہمیں تمام معاملات میں قرآن کی

سورہ کی طرح استخارہ کی تعلیم دیتے تھے، (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) جب تم میں سے کوئی شخص کسی (مباح) کام کا ارادہ کرے (ابھی پکا عزم نہ ہوا ہو) تو دو رکعات (نفل) پڑھے اس کے بعد یوں دعا کرے: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُکَ بِعِلْمِکَ، وَأَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ، وَأَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِيْمِ، فَإِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ، اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ فِيْ عَاجِلِ أَمْرِيْ وَأٰجِلِهٖ، فَاقْدُرْهُ لِيْ۔ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ، فِيْ عَاجِلِ أَمْرِيْ وَأٰجِلِهٖ، فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ، وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ رَضِّنِيْ بِهٖ۔ (اے اللہ! تیرے علم کی بدولت میں (اس معاملہ میں) تجھ سے بھلائی مانگتا ہوں، اور تیری قدرت کی بدولت تجھ سے طاقت مانگتا ہوں اور تیرے فضل عظیم کا طلبگار ہوں کہ قدرت تو ہی رکھتا ہے اور مجھے کوئی قدرت نہیں۔ علم تجھ ہی کو ہے اور میں کچھ نہیں جانتا اور تو تمام پوشیدہ باتوں کو جاننے والا ہے۔ اے میرے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (جس کے لیے استخارہ کیا جا رہا ہے) اگر میرے لیے بہتر ہے، میرے دین کے اعتبار سے، میری معاش اور میرے انجام کار کے اعتبار سے، میرے لیے وقتی طور پر اور انجام کے اعتبار سے تو اسے میرے لیے مقدر کر دے اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے برا ہے میرے دین کے لیے، میری زندگی کے لیے اور میرے انجام کار کے لیے، میرے لیے وقتی طور پر اور انجام کے اعتبار سے تو اسے مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے پھیر دے اور میرے لیے بھلائی مقدر کر دے جہاں کہیں بھی وہ ہو اور پھر مجھے اس سے مطمئن کر دے)۔

نمازِ حاجت کی اہمیت

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِيْ أَوْفٰى الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ إِلَى اللهِ، أَوْ إِلٰى أَحَدٍ مِنْ خَلْقِهٖ، فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ لِيَقُلْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ، وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ، أَسْأَلُکَ أَلَّا تَدَعَ لِيْ ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهٗ، وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهٗ، وَلَا حَاجَةً هِيَ لَکَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا لِيْ، ثُمَّ يَسْأَلُ اللهَ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَا شَاءَ، فَإِنَّهٗ يُقَدَّرُ۔

(سنن ابن ماجه، كِتَابُ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ، وَالسُّنَّةُ فِيهَا، بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْحَاجَةِ)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: جس کو اللہ جل جلالہ سے یا اس کی مخلوق میں سے کسی سے کوئی حاجت ہو تو وہ وضو کر

کے دو رکعتیں پڑھے پھر کہے :''لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ، أَسْأَلُكَ أَلَّا تَدَعَ لِيْ ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ، وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ، وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا لِي''، حلم اور کرم والے اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، عرش عظیم کا مالک اللہ (ہر نقص سے) پاک ہے، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو سارے جہانوں کا رب ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں تیری رحمت کے اسباب اور وہ اعمال جو تیری مغفرت اور بخشش کو لازم کردیں اور ہر نیکی کو غنیمت جاننا اور ہر گناہ سے سلامتی، اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ نہ چھوڑ میرے گناہ کو مگر انکو بخش دے، اور میری کسی فکر کو مگر اسکو کھول دے اور میری ہر حاجت جس میں تیری رضا ہو اسکو پوری فرما دے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے دنیا آخرت کی جو چیز چاہے مانگے اللہ تعالیٰ وہ اس کے لئے مقدر فرما دیگا۔

نمازِ توبہ کی اہمیت

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ: إِنِّي كُنْتُ رَجُلًا إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا نَفَعَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِمَا شَاءَ أَنْ يَنْفَعَنِيْ بِهٖ، وَإِذَا حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهٖ اسْتَحْلَفْتُهُ، فَإِذَا حَلَفَ لِيْ صَدَّقْتُهُ، وَإِنَّهُ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ بَكْرٍ، وَصَدَقَ أَبُوْ بَكْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَتَطَهَّرُ، ثُمَّ يُصَلِّي، ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ، ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ: ''وَالَّذِيْنَ إِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ''۔

(سنن الترمذی، أَبْوَابُ الصَّلَاةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ التَّوْبَةِ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ جب میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی حدیث سنتا تو وہ اللہ کے حکم سے مجھے اتنا نفع دیتی تھی جتنا وہ چاہتا تھا اور جب میں کسی صحابی سے حدیث سنتا تو اس سے قسم لیتا اگر وہ قسم کھاتا تو میں اس کی بات کی تصدیق کرتا تھا، اور مجھ سے ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے بیان کیا اور سچ کہا ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے، انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا:: کوئی شخص ایسا نہیں کہ گناہ کا ارتکاب کرنے کے بعد طہارت حاصل کرے پھر نماز پڑھے پھر استغفار کرے مگر اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دیتا ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی (وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَ مَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ) (سورہ آل عمران، آیت:۱۳۵) (ترجمہ: اور (یہ) ایسے لوگ ہیں کہ جب کوئی برائی کر بیٹھتے ہیں یا اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو اللہ کا ذکر کرتے ہیں پھر اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں، اور اللہ کے سوا گناہوں کی بخشش کون کرتا ہے، اور پھر جو گناہ وہ کر بیٹھے تھے ان پر جان بوجھ کر اصرار بھی نہیں کرتے)۔

نمازِ اشراق کی اہمیت

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ فِيْ جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ۔

(سنن الترمذي، أَبْوَابُ السَّفَرِ، بَابُ ذِكْرِ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الجُلُوسِ فِي المَسْجِدِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنے کے بعد بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہے یہاں تک کہ سورج نکل آئے پھر دو رکعتیں (اشراق کی) پڑھے تو اس کیلئے ایک حج اور ایک عمرہ کی طرح ثواب ہے، حضرت انس فرماتے ہیں کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا: پورا، پورا، پورا۔

نمازِ چاشت کی اہمیت

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: يُصْبِحُ عَلٰى كُلِّ سُلَامٰى مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ، فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَيُجْزِئُ مِنْ ذَالِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى۔

(صحيح مسلم، كِتَابُ صَلَاةِ الْمُسَافِرِينَ وَقَصْرِهَا، بَابُ اسْتِحْبَابِ صَلَاةِ الضُّحٰى)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں جو کوئی آدمی صبح کرتا ہے تو اس کے ہر جوڑ پر صدقہ لازم ہے ہر "سُبْحَانَ اللّٰهِ" کہنا صدقہ ہے، ہر "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" کہنا صدقہ ہے اور ہر "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه" کہنا صدقہ ہے، اچھائی کا حکم کرنا صدقہ ہے اور برائی سے روکنا صدقہ ہے، اور چاشت کی نماز کی دو رکعتوں کا پڑھ لینا ان سب کی طرف سے کافی ہو جاتا ہے۔

نمازِ اوابین کی اہمیت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلّٰى سِتَّ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، لَمْ يَتَكَلَّمْ بَيْنَهُنَّ بِسُوءٍ، عُدِلَتْ لَهُ عِبَادَةَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً۔

(سنن ابن ماجه، كِتَابُ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ، وَالسُّنَّةُ فِيهَا، بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ حضور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مغرب کے بعد چھ رکعت پڑھے اس دوران کوئی بری بات نہ کہے تو یہ اس کے لئے بارہ سال کی عبادت کے برابر ہے۔

نمازِ تہجد کی اہمیت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ انْجَفَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ، وَقِيلَ: قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، فَجِئْتُ فِي النَّاسِ لِأَنْظُرَ إِلَيْهِ، فَلَمَّا اسْتَبَنْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ، فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ تَكَلَّمَ بِهِ أَنْ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ۔

(سنن ابن ماجة، كِتَابُ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ، وَالسُّنَّةُ فِيهَا، أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ جب آپ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو لوگ آپ کی طرف دوڑے اور کہنے لگے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہیں، تو لوگوں میں میں بھی آپ کی زیارت کیلئے حاضر ہوا۔ جب میں آپ کے چہرہ (انور) کو دیکھا تو مجھے یقین ہو گیا کہ آپ کا چہرہ کسی جھوٹے شخص کا چہرہ نہیں (یعنی آپ دعوی نبوت میں سچے ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلی بات جو فرمائی تھی وہ یہ تھی: اے لوگو! سلام کو پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ، اور رات میں نماز (تہجد) پڑھو جب کہ لوگ سو رہے ہوں، سلامتی سے جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

نمازِ تراویح کی اہمیت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

(صحيح البخاري، كِتَابُ الإِيمَانِ، بَابٌ: تَطَوُّعُ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنَ الإِيمَانِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی رمضان میں ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے (عبادت کے لئے) قیام کرتا ہے تو اسکے سابقہ گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ رَمَضَانَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَالْوِتْرَ۔

(مصنف ابن أبي شيبة، كِتَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ، كَمْ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ مِنْ رَكْعَةٍ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان میں بیس رکعت (تراویح) اور وتر ادا فرماتے۔

x **آداب**

نماز، اچھی طرح وضو کر کے ادا کریں

عن عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ: خَمْسُ صَلَوَاتٍ اِفْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالٰی ، مَنْ أَحْسَنَ وُضُوءَهُنَّ وَ صَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَ أَتَمَّ رُكُوعَهُنَّ وَ خُشُوعَهُنَّ كَانَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ، وَ مَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ، إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ۔

(سنن أبي داود، كِتَاب الصَّلَاةِ، بَابٌ فِي الْمُحَافَظَةِ عَلَى وَقْتِ الصَّلَوَاتِ)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: پانچ نمازیں ہیں جنہیں اللہ نے فرض کیا ہے، جو کوئی ان (نمازوں) کے وضو کو اچھی طرح کریگا اور انہیں انکے وقت میں پڑھیگا اور انکے رکوع اور خشوع کو مکمل کریگا تو ایسے شخص کے لئے اللہ پر (اسکا لازم کیا ہوا) وعدہ ہے کہ اسکو بخش دیگا۔ اور جس نے ایسا نہیں کیا تو اسکے لئے اللہ پر کوئی وعدہ نہیں ہے، وہ چاہے تو اسے بخش دے اور اگر چاہے تو عذاب دے۔

نماز ادا کرنے میں دیری نہیں کرنی چاہئے

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ قَالَ لَهُ: يَا عَلِيُّ! ثَلَاثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا: اَلصَّلَاةُ إِذَا آنَتْ، وَ الْجَنَازَةُ إِذَا حَضَرَتْ، وَ الْأَيِّمُ إِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفُوًا۔

(سنن الترمذي، أَبْوَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَقْتِ الْأَوَّلِ مِنَ الْفَضْلِ)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے: اے علی! تین چیزوں میں تاخیر نہ کرو: نماز جب اسکا وقت ہوجائے، جنازہ جب اسکو حاضر کیا جائے اور غیر شادی شدہ جب تم اسکے لئے مناسب رشتہ پالو۔

سوجانے یا بھول جانے کی صورت میں یاد آتے ہی نماز ادا کریں

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ: إِذَا رَقَدَ أَحَدُكُمْ عَنِ الصَّلَاةِ، أَوْ غَفَلَ عَنْهَا، فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا، فَإِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ: أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي۔

(صحيح مسلم، كِتَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاةَ، بَابُ قَضَاءِ الصَّلَاةِ الْفَائِتَةِ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کا کوئی نماز (کے وقت) سویا رہے یا اسے بھول جائے تو یاد آتے ہی اسے پڑھ لے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِيْ (نماز کو میری یاد میں قائم کرو)

نماز سنت کے مطابق ادا کریں

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِکٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَتَيْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ، فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ يَوْمًا وَلَيْلَةً، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ رَحِيمًا رَفِيقًا، فَلَمَّا ظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَهَيْنَا أَهْلَنَا۔ أَوْ قَدِ اشْتَقْنَا۔ سَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا بَعْدَنَا، فَأَخْبَرْنَاهُ، قَالَ: اِرْجِعُوْا إِلَى أَهْلِيكُمْ، فَأَقِيمُوْا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ ۔ وَذَكَرَ أَشْيَاءَ أَحْفَظُهَا أَوْ لَا أَحْفَظُهَا۔ وَصَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ، وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ۔

(صحيح البخاري، كِتَابُ الأَذَانِ، بَابُ الأَذَانِ لِلْمُسَافِرِ، إِذَا كَانُوا جَمَاعَةً)

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ ہم سب ہم عمر نوجوان تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک میں ہمارا بیس دن ورات قیام رہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بڑے ہی مہربان نرم دل تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ہمیں اپنے وطن واپس جانے کا شوق ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ ہم لوگ اپنے گھر کسے چھوڑ کر آئے ہو۔ ہم نے بتایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا اب تم اپنے گھر جاؤ اور ان گھر والوں کے ساتھ رہو اور انہیں (دین) سکھاؤ اور (دین کی باتوں پر عمل کرنے کا) حکم کرو۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی طرح نماز پڑھو جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور جب نماز کا وقت آ جائے تو کوئی ایک اذان دے اور جو تم میں سب سے بڑا ہو وہ نماز پڑھائے۔

نماز اطمینان سے ادا کریں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ، وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ، فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: وَعَلَيْکَ السَّلَامُ، اِرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ، فَقَالَ: وَعَلَيْکَ السَّلَامُ،

فَارْجِعْ فَصَلِّ، فَإِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ' فَقَالَ فِي الثَّانِيَةِ، أَوْ فِي الَّتِي بَعْدَهَا: عَلِّمْنِي يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَقَالَ: إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوءَ، ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَکَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ قَائِمًا' ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا' ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، ثُمَّ افْعَلْ ذَالِکَ فِي صَلَاتِکَ كُلِّهَا۔

(صحيح البخاري' كِتَابُ الِاسْتِئْذَانِ' بَابُ مَنْ رَدَّ فَقَالَ: عَلَيْکَ السَّلَامُ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے کونے میں تشریف فرما تھے۔ اس نے نماز پڑھی اور پھر حاضر ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وَعَلَيْکَ السَّلَامُ' واپس جاؤ اور دوبارہ نماز پڑھو، کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ واپس گیا اور نماز پڑھی۔ پھر (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس آیا اور سلام کیا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وَعَلَيْکَ السَّلَامُ' واپس جاؤ پھر نماز پڑھو۔ کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ اس شخص نے دوسری مرتبہ، یا اس کے بعد عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے سکھا دیجیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم نماز کے لیے کھڑے ہوا کرو تو پہلے پوری طرح وضو کیا کرو، پھر قبلہ رو ہو کر تکبیر (تکبیر تحریمہ) کہو، اس کے بعد قرآن مجید میں سے جو تمہارے لیے آسان ہو وہ پڑھو، پھر رکوع کرو یہانتک کہ تم رکوع کی حالت میں مطمئن ہو جاؤ۔ پھر تم (رکوع سے) اٹھو یہانتک کہ تم سیدھے کھڑے ہو جاؤ' پھر سجدہ کرو یہانتک کہ سجدہ کی حالت میں مطمئن ہو جاؤ، پھر (سجدہ سے) اٹھو یہانتک کہ سیدھے بیٹھ جاؤ' پھر سجدہ کرو یہانتک کہ سجدہ کی حالت میں مطمئن ہو جاؤ، پھر (سجدہ سے) اٹھو یہانتک کہ سیدھے بیٹھ جاؤ۔ پھر یہی عمل تم اپنی ساری نماز میں کرو۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيرِ' وَالْقِرَاءَةِ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَكَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهُ، وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلٰكِنْ بَيْنَ ذَالِکَ، وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ يَسْجُدْ، حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَائِمًا، وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ، لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ جَالِسًا، وَكَانَ يَقُوْلُ: فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ اَلتَّحِيَّةُ، وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى، وَكَانَ يَنْهَى عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطَانِ' وَيَنْهٰى أَنْ يَفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ اِفْتِرَاشَ السَّبُعِ، وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلَاةَ بِالتَّسْلِيمِ۔

(صحيح مسلم' كِتَابُ الصَّلَاةِ' بَابُ مَا يَجْمَعُ صِفَةَ الصَّلَاةِ وَمَا يُفْتَتَحُ بِهٖ وَيُخْتَمُ بِهٖ)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کی ابتداء تکبیر تحریمہ اور قرات کی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ سے کرتے تھے اور جب رکوع کرتے تو سر کو اونچا رکھتے نہ نیچا بلکہ برابر سیدھا رکھتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اس وقت تک سجدہ نہ کرتے جب تک سیدھے کھڑے نہ ہو جاتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو اس وقت تک سجدہ نہ کرتے جب تک سیدھے نہ بیٹھ جاتے اور آپ فرماتے کہ ہر دو رکعتوں میں التحیات ہے اور آپ (قعدہ میں) بائیں پاؤں کو بچھاتے اور اپنے دائیں پاؤں کو کھڑا کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عقبہ شیطان (یعنی دونوں پاؤں کھڑے کر کے ایڑیوں پر بیٹھنے) سے منع فرماتے تھے اور (سجدہ میں) درندوں کی طرح آدمی اپنے دونوں ہاتھ زمین پر بچھا دے اس سے بھی منع فرماتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام سے نماز ختم کرتے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ: مَنْ صَلَّى الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، وَأَسْبَغَ لَهَا وُضُوءَهَا، وَأَتَمَّ لَهَا قِيَامَهَا وَ خُشُوْعَهَا وَ رُكُوْعَهَا وَ سُجُوْدَهَا خَرَجَتْ وَهِيَ بَيْضَاءُ مُسْفِرَةٌ، تَقُوْلُ: حَفِظَكَ اللّٰهُ كَمَا حَفِظْتَنِي، وَ مَنْ صَلَّى الصَّلَاةَ لِغَيْرِ وَقْتِهَا فَلَمْ يُسْبِغْ لَهَا وُضُوْءَهَا، وَلَمْ يُتِمَّ لَهَا خُشُوْعَهَا وَلَا رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا خَرَجَتْ وَهِيَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ، تَقُوْلُ: ضَيَّعَكَ اللّٰهُ كَمَا ضَيَّعْتَنِي، حَتّٰى إِذَا كَانَتْ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ لُفَّتْ كَمَا يُلَفُّ الثَّوْبُ الْخَلَقُ، ثُمَّ ضُرِبَ بِهَا وَجْهُهُ۔

(المعجم الأوسط، بَابُ الْبَاءِ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص نماز کو اسکے وقت میں ادا کرتا ہے اور اسکے لئے اچھی طرح وضو کرتا ہے اور اسکے قیام، خشوع، رکوع اور سجدوں کو مکمل طریقہ سے ادا کرتا ہے تو وہ نماز (اسکے پاس سے) سفید اور چمکدار بن کر روانہ ہوتی ہے اور کہتی ہے: اللہ تیری (بھی) حفاظت کرے جس طرح تو نے میری حفاظت کی۔ اور جو نماز کو اسکے غیر وقت میں پڑھتا ہے اور اسکے لئے اچھی طرح وضو نہیں کرتا اور نہ اسکے خشوع، رکوع اور سجدوں کو مکمل طریقہ سے ادا کرتا ہے تو وہ (اسکے پاس سے) کالی اور تاریک بن کر روانہ ہوتی ہے اور کہتی ہے: اللہ تجھ کو (بھی) ضائع کرے جس طرح تو نے مجھکو ضائع کر دیا۔ یہانتک کہ وہ (نماز) جہاں اللہ چاہے پہنچتی ہے پھر بوسیدہ کپڑے کی طرح اسکو لپیٹ کر اور اسے اس نمازی کے منہ پر مار دی جاتی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ بِثَلَاثٍ، وَنَهَانِي عَنْ ثَلَاثٍ: أَمَرَنِيْ بِرَكْعَتَيِ الضُّحٰى كُلَّ يَوْمٍ، وَالْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ، وَصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَنَهَانِي

عَنْ نَقْرَةٍ كَنَقْرَةِ الدِّيكِ، وَإِقْعَاءٍ كَإِقْعَاءِ الْكَلْبِ، وَالْتِفَاتٍ كَالْتِفَاتِ الثَّعْلَبِ۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، مُسْنَدُ الْمُكْثِرِينَ مِنَ الصَّحَابَةِ، مُسْنَدُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی انہوں نے کہا کہ مجھے میرے خلیل (حضور) صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزوں کا حکم دیا اور تین چیزوں سے منع کیا: مجھے حکم دیا: چاشت کی دو رکعتیں پڑھنے کا، سونے سے پہلے نماز وتر پڑھنے کا، ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھنے کا۔ اور مجھے منع کیا (سجدہ جلدی کرتے ہوئے) مرغ کی طرح ٹھونگیں مارنے سے، (قعدہ میں سرین پر) کتے کی طرح بیٹھنے سے اور لومڑی کی طرح (دائیں بائیں دیکھنے سے)۔

نماز میں بالوں کا جوڑا بندھا ہوا نہ رہے

عَنْ مُخَوَّلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعْدٍ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ يَقُولُ: رَأَيْتُ أَبَا رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ رَأَى الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَهُوَ يُصَلِّي وَقَدْ عَقَصَ شَعْرَهُ، فَأَطْلَقَهُ أَوْ نَهٰى عَنْهُ، وَقَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَهُوَ عَاقِصٌ شَعْرَهُ۔

(سنن ابن ماجه، كِتَابُ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ، وَالسُّنَّةُ فِيهَا، بَابُ كَفِّ الشَّعْرِ وَالثَّوْبِ فِي الصَّلَاةِ)

ترجمہ: حضرت مخوَّل سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے مدینہ کے ایک صاحب ابوسعد کو سنا وہ فرما رہے تھے کہ میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ابورافع کو دیکھا کہ انہوں نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو نماز پڑھتے دیکھا درآنحالیکہ انہوں نے بالوں کا جوڑا باندھا ہوا تھا تو ابورافع نے اس کو کھول دیا یا اس سے روکا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرد کو (بالوں کا) جوڑا باندھ کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّهُ رَأٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ يُصَلِّي وَرَأْسُهُ مَعْقُوصٌ مِنْ وَرَائِهِ فَقَامَ فَجَعَلَ يَحُلُّهُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: مَا لَكَ وَرَأْسِي؟ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّمَا مَثَلُ هٰذَا، مَثَلُ الَّذِي يُصَلِّي وَهُوَ مَكْتُوفٌ۔

(صحیح مسلم، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ أَعْضَاءِ السُّجُودِ، وَالنَّهْيِ عَنْ كَفِّ الشَّعْرِ وَالثَّوْبِ وَعَقْصِ الرَّأْسِ فِي الصَّلَاةِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے عبداللہ بن حارث کو سر کے پیچھے جوڑا باندھے نماز پڑھتے دیکھا تو وہ ان کو کھولنے کھڑے ہو گئے، جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی

طرف متوجہ ہوئے اور کہا آپ نے میرے سر کو کیوں کھولا؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اس لئے کیونکہ میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اس طرح جوڑا باندھ کر نماز پڑھنے کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی مشکیں باندھے (یعنی کپڑے سے شانوں کو پشت کی طرف ملا کر جکڑے) نماز ادا کر رہا ہو۔

نماز میں چادر کو لٹکائے نہیں رکھنا چاہئے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ السَّدْلِ فِيْ الصَّلَاةِ وَأَنْ يُغَطِّيَ الرَّجُلُ فَاهُ۔

(سنن أبي داود، كِتَاب الصَّلَاةِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز میں سدل کرنے (یعنی چادر کو کندھوں پر ڈال کر انکے دونوں کنارے لٹکائے ہوئے یا آستین میں ہاتھ ڈالیں بغیر ہاتھوں کو اندر ہی رکھکر نماز پڑھنے) سے منع فرمایا ہے اور یہ کہ آدمی (نماز میں) اپنا منہ ڈھانپ لے (کیونکہ ان چیزوں سے سجدہ وغیرہ ادا کرنے اور قرأت وغیرہ پڑھنے میں دشواری ہوتی ہے)۔

نماز میں تہبند وغیرہ تکبر سے ٹخنوں کے نیچے نہ لٹکائیں

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ أَسْبَلَ إِزَارَهُ فِي صَلَاتِهٖ خُيَلَاءَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ حِلٍّ وَلَا حَرَامٍ۔

(سنن أبي داود، كِتَاب الصَّلَاةِ، بَابُ الْإِسْبَالِ فِي الصَّلَاةِ)

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص نماز میں اپنا تہبند (ٹخنوں سے نیچے تک) از راہ تکبر لٹکاتا ہے تو وہ اللہ کے پاس حلال (کو اختیار کرنے) میں (قبول ہے) اور نہ حرام (سے بچنے) میں (یعنی اسکا اللہ تعالیٰ کے پاس کوئی مقام نہیں)۔

نماز کے لئے عمدہ لباس پہننا چاہئے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ

(سورۃ الأعراف، آیت: ۳۱)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے اولادِ آدم! تم ہر نماز کے وقت اپنا لباسِ زینت (پہن) لیا کرو۔

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَمَا يُعْجِبُهُ إِلَّا الثِّيَابُ النَّقِيَّةُ وَ الرِّيحُ الطَّيِّبَةُ۔

(مراسيل أبى داؤد، كِتَابُ الطَّهَارَةِ، مَا جَاءَ فِي الثِّيَابِ)

حضرت عبیداللہ بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز کے لئے تشریف لے جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاف ستھرے کپڑے (پہننے) اور اچھی خوشبوں (لگانے) کو پسند فرماتے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: ......إِنَّ اللّٰهَ أَحَقُّ أَنْ يُتَزَيَّنَ لَهُ۔

(المعجم الأوسط، بَابُ الْمِيمِ)

حضرت عمر بن نافع رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ..... پس بلاشبہ اللہ زیادہ حقدار ہے کہ اسکے لئے (عمدہ لباس کے ذریعہ) زینت اختیار کی جائے۔

عَنِ الْحَسَنِ السِّبْطِ رضى الله تعالى عنه أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ لِلصَّلَاةِ لَبِسَ أَجْوَدَ ثِيَابِهٖ فَسُئِلَ عَنْ ذَالِكَ فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ فَأَتَجَمَّلُ لِرَبِّيْ وَهُوَ يَقُوْلُ: يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ

(تفسير المنار، سورة الأعراف، الآية:٣٢)

نواسۂ رسول حضرت حسن رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ آپ رضی اللہ تعالی عنہ جب نماز کے لئے جانے کا ارادہ فرماتے تو اپنے کپڑوں میں جو عمدہ ہے اسکو پہنتے، آپ سے اس متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ جمیل ہے جمال کو پسند فرماتا ہے، پس میں اپنے رب کے لئے جمال اختیار کرتا ہوں، اور اسکا ارشاد ہے "يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ" (اے اولادِ آدم! تم ہر نماز کے وقت اپنا لباسِ زینت (پہن) لیا کرو)۔

نماز کی حالت میں سر پر عمامہ یا ٹوپی پہنے رہنا چاہئے

عَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ السَّاعَةَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ أَرْخَى طَرَفَهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ۔

(سنن النسائى، كِتَابُ الزِّينَةِ، إِرْخَاءُ طَرَفِ الْعِمَامَةِ بَيْنَ الْكَتِفَيْنِ)

حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: گویا میں اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منبر پر دیکھ رہا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کالے رنگ کا عمامہ باندھے ہوئے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا

کنارہ دونوں کاندھوں کے درمیان لٹکایا ہوا تھا (منبر سے اتر کر عمامہ کے ساتھ ہی آپ نماز ادا فرمائے)۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم كَانَ يَلْبَسُ الْقَلَانِسَ تَحْتَ الْعَمَائِمِ وَبِغَيْرِ الْعَمَائِمِ۔

(الفتح الكبير' حرف الْكَاف)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ٹوپیاں عمامہ کے نیچے پہنتے تھے اور بغیر عمامہ کے بھی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ قَلَنْسُوَةً بَيْضَاءَ

(شعب الإيمان' فصل فی العمائم' بَابٌ فِي الْمَلَابِسِ وَالزِّيِّ وَالْأَوَانِي وَمَا يُكْرَهُ مِنْهَا)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفید ٹوپی پہنا کرتے تھے۔

عَنْ يَزِيدَ بْنَ بِلَالٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَتَوَضَّأُ فَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ قَالَ: وَرَأَيْتُ عَلَيْهِ قَلَنْسُوَةً بَيْضَاءَ مُضَرَّبَةً۔

(اَلْكُنٰى والأسماء' حَرْفُ الْمِيمِ فِي الْعَيْنِ)

حضرت یزید بن بلال رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کو دیکھا کہ آپ وضو فرما رہے تھے اور آپ نے داڑھی کا خلال کیا اور میں نے آپ پر سفید سلی ہوئی ٹوپی دیکھی۔

وضاحت: نماز کے علاوہ حالت میں بھی عمامہ یا ٹوپی پہننا ثابت ہے، کسی حدیث سے ثابت نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا صحابہ بلا ضرورت عین نماز کے وقت سر سے عمامہ یا ٹوپی اتار دیئے ہوں اور بلا ضرورت ننگے سر نماز پڑھیں ہوں۔

نماز کے قیام سے متعلق آداب

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ (سورة البقرة' الآية:۲۳۸)

اللہ تعالی نے فرمایا: اللہ کے حضور ادب کے ساتھ کھڑے رہو۔

نماز درست نیت کے ساتھ پڑھیں

عَنْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوٰى.

(سنن ابن ماجه "كِتَابُ الزُّهْدِ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہیں اور ہر آدمی کو وہی ملے گا جو وہ نیت کرے گا۔

تکبیرِ تحریمہ کو اہتمام کے ساتھ ادا کریں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لِكُلِّ شَيْءٍ صَفْوَةٌ وَصَفْوَةُ الصَّلَاةِ التَّكْبِيْرَةُ الْأُوْلٰى۔

(مسند أبي يعلى' تَابِعُ مُسْنَدِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر چیز کا ایک خلاصہ ہے اور نماز کا خلاصہ تکبیر تحریمہ ہے۔

تکبیرِ تحریمہ سیدھے کھڑے ہو کر کہیں

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ اِعْتَدَلَ قَائِمًا وَرَفَعَ يَدَيْهِ۔

(سنن الترمذي' أَبْوَابُ الصَّلَاةِ' بَابُ مَا جَاءَ فِي وَصْفِ الصَّلَاةِ)

حضرت ابوحمید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو بالکل سیدھے کھڑے ہوتے اور ہاتھوں کو (تکبیر تحریمہ کے لئے) بلند فرماتے۔

قیام میں قدموں کے درمیان مناسب فاصلہ رکھنا چاہئے

عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ أَبِي فِي الْمَسْجِدِ، فَرَأَى رَجُلًا يُصَلِّي' قَدْ صَفَّ بَيْنَ قَدَمَيْهِ، وَأَلْزَقَ إِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى، فَقَالَ أَبِي: لَقَدْ أَدْرَكْتُ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ فَعَلَ هٰذَا قَطُّ. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا لَا يُفَرِّجُ بَيْنَ قَدَمَيْهِ، وَلَا يَمَسُّ إِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى، وَلٰكِنْ بَيْنَ ذَالِکَ، لَا يُقَارِبُ وَلَا يُبَاعِدُ.

(المغني لابن قدامة' كِتَابُ الصَّلَاةِ، فَصْلٌ تَرْكُ شَيْئٍ مِنْ سُنَنِ الصَّلَاةِ)

حضرت عیینہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں اپنے والد کے ساتھ مسجد میں تھا، آپ نے ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا کہ وہ دونوں قدموں کو برابر رکھا ہے اور ایک کو دوسرے سے لگا دیا ہے۔ میرے والد نے فرمایا میں نے

اس مسجد میں اٹھارہ (۱۸) صحابہ کو پایا لیکن کسی کو اس طرح کرتے نہیں دیکھا اور میرے والد نے فرمایا: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما (نماز میں) اپنے قدموں کو پھیلا کر نہیں رکھتے تھے اور نہ ایک کو دوسرے سے ملاتے بلکہ اسکے درمیان رکھتے، نہ (بالکل) قریب رکھتے اور نہ دور۔

تکبیرِ تحریمہ کے وقت ہاتھ کی انگلیاں کھلی رکھنی چاہیئے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ لِلصَّلَاةِ نَشَرَ أَصَابِعَه-

(سنن الترمذي، أَبْوَابُ الصَّلَاةِ، بَابٌ فِي نَشْرِ الْأَصَابِعِ عِنْدَ التَّكْبِيرِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت آپ نے کہا کہ حضور رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لئے تکبیر (تحریمہ) کہتے تو انگلیوں کو کھلی رکھتے۔

تکبیرِ تحریمہ کے وقت ہتھیلیوں کا رخ قبلہ کی جانب ہونا چاہیئے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: إِذَا اسْتَفْتَحَ أَحَدُكُمُ الصَّلَاةَ فَلْيَرْفَعْ يَدَيْهِ، وَلْيَسْتَقْبِلْ بِبَاطِنِهِمَا الْقِبْلَةَ۔

(المعجم الأوسط، بَابُ الْمِيمِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے آپ نے کہا کہ حضور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کا کوئی نماز کا آغاز کرے تو چاہیئے کہ اپنے ہاتھوں کو اٹھائے اور انکے ہتھیلیوں کا رخ قبلہ کی جانب کرے۔

ثنا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالٰى جَدُّكَ، وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ۔

(سنن الترمذي، أَبْوَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے آپ نے کہا کہ نبی ﷺ جب نماز کا آغاز کرتے تو کہتے: ”سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالٰى جَدُّكَ، وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ“ (اے اللہ تو پاک ہے ہم تیری حمد کرتے ہیں، تیرا نام بابرکت ہے، تیری بزرگی بلند ہے اور تیرے سوا کوئی کوئی معبود نہیں ہے)

نماز میں کمر پر ہاتھ نہیں رکھنا چاہیے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ نَهٰي عَنِ الْخَصْرِ فِيْ الصَّلاَةِ۔

(صحيح البخاري، كِتَابُ الجُمُعَةِ، بَابُ الخَصْرِ فِي الصَّلاَةِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی کہ نبی کریم ﷺ نے نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا۔

نماز میں نظر دائیں بائیں نہیں پلٹانا چاہیے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِيْ الصَّلاَةِ؟ فَقَالَ: هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلاَةِ الْعَبْدِ۔

(صحيح البخاري، كِتَابُ الأَذَانِ، بَابُ الِالْتِفَاتِ فِي الصَّلاَةِ)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے حضور رسول اللہ ﷺ سے نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کے بارے میں پوچھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو ڈاکہ ہے جو شیطان بندے کی نماز پر ڈالتا ہے۔

نماز میں نظر اوپر نہیں اٹھانی چاہیے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُوْنَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِيْ صَلاَتِهِمْ۔ فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِيْ ذَالِکَ۔ حَتّٰى قَالَ: لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذَالِکَ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُم۔

(صحيح البخاري، كِتَابُ الأَذَانِ، بَابُ رَفْعِ البَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلاَةِ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ لوگوں کا کیا حال ہے جو نماز میں اپنی نظریں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بارے میں سختی سے فرمایا۔ یہاں تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ اس حرکت سے باز آجائیں ورنہ ان کی بینائی اُچک لی جائے گی۔

نماز میں نظر سجدہ کی جگہ رکھنا چاہیے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَيْنَ أَضَعُ بَصَرِيْ فِيْ الصَّلاَةِ؟ قَالَ: عِنْدَ مَوْضِعِ سُجُوْدِکَ يَا أَنَسُ!۔ (السنن الكبرى، بَابُ لَا يُجَاوِزُ بَصَرُهُ مَوْضِعَ سُجُودِهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے کہا کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں نماز میں اپنی نظر کہاں رکھوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے سجدہ کرنے کی جگہ اے انس!

نماز میں بلا ضرورت آنکھیں بند نہیں رکھنی چاہئے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلَا يُغْمِضْ عَيْنَيْهِ۔

(المعجم الأوسط، بَابُ الْأَلِفِ، مَنِ اسْمُهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے آپ نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کا کوئی نماز کے لئے کھڑا ہو تو وہ اپنی آنکھیں بند نہ رکھے۔

نماز میں حتی الامکان جمائی روکنی چاہئے

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ: إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ، فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ۔

(صحيح مسلم، كِتَابُ الزُّهْدِ وَالرَّقَائِقِ، بَابُ تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَكَرَاهَةِ التَّثَاؤُبِ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو نماز میں جمائی آئے تو جتنا ہو سکے اسکو پی جائے کیونکہ (جمائی کے وقت منہ کھلا رکھنے سے) شیطان منہ میں داخل ہو جاتا ہے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ: إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِنْ غَلَبَهُ وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى فِيْهِ۔

(المنتقى من السنن المسندة، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ الْأَفْعَالِ الْجَائِزَةِ فِي الصَّلَاةِ وَغَيْرِ الْجَائِزَةِ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو نماز میں جمائی آئے تو جتنا ہو سکے اسکو (منہ بند کر کے) پی جائے، اور اگر وہ (جمائی) اس پر غالب آجائے تو اپنے ہاتھ کو اپنے منہ پر رکھے (اور جمائی کو روکے)۔

نماز میں انگلیاں نہ چٹخائیں

عَنْ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُفَقِّعْ أَصَابِعَكَ وَأَنْتَ فِي الصَّلَاةِ۔

(سنن ابن ماجة، كِتَابُ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ، وَالسُّنَّةُ فِيهَا، بَابُ مَا يُكْرَهُ فِي الصَّلَاةِ)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نماز کی حالت میں تم انگلیاں مت چٹخاؤ۔

قیام کو مختصر نہیں کرنا چاہئے

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَفْضَلُ الصَّلَاةِ طُوْلُ الْقُنُوْتِ۔

(صحيح مسلم، كِتَابُ صَلَاةِ الْمُسَافِرِينَ وَقَصْرِهَا، بَابُ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ طُولُ الْقُنُوتِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: افضل نماز وہ ہے جس میں قیام لمبا ہو۔

نماز میں قرأت سے متعلق آداب

قراءت میں قرآن کو صحیح ادائیگی کے ساتھ خوش الحانی سے پڑھیں

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: اِقْرَءُوْا الْقُرْآنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَأَصْوَاتِهَا، وَإِيَّاكُمْ وَلُحُوْنَ أَهْلِ الْفِسْقِ وَأَهْلِ الْكِتَابَيْنِ، فَإِنَّهُ سَيَجِيْءُ مِنْ بَعْدِيْ قَوْمٌ يُرَجِّعُوْنَ بِالْقُرْآنِ تَرْجِيْعَ الْغِنَاءِ وَالرَّهْبَانِيَّةِ وَالنَّوْحِ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، مَفْتُوْنَةٌ قُلُوْبُهُمْ وَقُلُوْبُ مَنْ يُعْجِبُهُمْ شَأْنُهُمْ۔

(شعب الإيمان، تعظيم القرآن)

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔تم قرآن کریم اہل عرب کی طرح اوران کی آوازوں کے مطابق پڑھو، اہل فسق اور اہل کتاب کے طریق کے مطابق پڑھنے سے بچو، میرے بعد ایک جماعت پیدا ہوگی جس کے افراد راگ، رھبانیت اورنوحہ کی طرح آواز بنا کر قرآن پڑھیں گے۔ان کا حال یہ ہوگا کہ قرآن ان کے حلق سے آگے نہیں بڑھے گا (یعنی ان کا پڑھنا قبول نہیں ہوگا) انکے اور جنہیں انکا معاملہ پسند ہوگا انکے قلوب فتنہ میں مبتلا ہوں گے۔

عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ، أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَصَلَاتِهِ، قَالَتْ: مَا لَكُمْ وَصَلَاتَهُ، ثُمَّ نَعَتَتْ قِرَاءَتَهُ فَإِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا۔

(سنن النسائي، كِتَابُ الِافْتِتَاحِ، تَزْيِينُ الْقُرْآنِ بِالصَّوْتِ)

حضرت یعلی بن مملک سے روایت ہے کہ انہوں نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی (تلاوت اور) نماز کے متعلق دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ تم کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز سے کیا تعلق ہے؟ پھر انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرأت کو بیان فرمایا کہ وہ قرأت بالکل صاف تھی اور ایک ایک کر کے ہر ایک حرف علیحدہ معلوم ہوتا تھا۔

رکوع سے متعلق آداب

رکوع، سجدہ مکمل ادا کرنا چاہئے

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَسْوَأَ النَّاسِ سَرِقَةً:اَلَّذِي يَسْرِقُ صَلَاتَهُ،قَالُوا:يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!وَكَيْفَ يَسْرِقُهَا؟ قَالَ:لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل 'مُسْنَدُ الْمُكْثِرِينَ مِنَ الصَّحَابَةِ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بدترین چور وہ ہے جو اپنی نماز میں چوری کرے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نماز میں چوری کیسے کرسکتا ہے؟ فرمایا اس طرح کہ رکوع وسجود کو مکمل ادا نہیں کرتا۔

رکوع میں ہاتھوں کو سیدھا رکھنا چاہئے اور گھٹنوں کو مضبوطی سے پکڑنا چاہئے

عَنْ ابی حُمَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ، إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ رَكَعَ،فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ كَأَنَّهُ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا،وَوَتَّرَ يَدَيْهِ، فَنَحَّاهُمَا عَنْ جَنْبَيْهِ۔

(سنن الترمذي 'أَبْوَابُ الصَّلَاةِ 'بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ يُجَافِي يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ فِي الرُّكُوعِ)

حضرت ابوحُمید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کو تم سب سے زیادہ جانتا ہوں' بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکوع میں اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو پکڑا ہوا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھ (کمان کی) تانت کی طرح کس کر (سیدھے) رکھے اور انہیں پسلیوں سے علیحدہ رکھے۔

رکوع میں پیٹھ کو سیدھی رکھنی چاہیے

عَنْ وَابِصَةَ بْنَ مَعْبَدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّي، فَكَانَ إِذَا رَكَعَ سَوّٰى ظَهْرَهُ، حَتّٰى لَوْ صُبَّ عَلَيْهِ الْمَاءُ لَاسْتَقَرَّ۔

(سنن ابن ماجه' كِتَابُ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ وَالسُّنَّةُ فِيهَا' بَابُ الرُّكُوعِ فِي الصَّلَاةِ)

حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رکوع میں جاتے تو اپنی پشت بالکل سیدھی رکھتے حتیٰ کہ اگر پانی ڈال دیا جائے تو وہیں ٹھہر جائے۔

رکوع کی تسبیح پڑھیں

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ، وَذَالِكَ أَدْنَاهُ، وَإِذَا سَجَدَ فَلْيَقُلْ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى ثَلَاثًا، وَذَالِكَ أَدْنَاهُ۔

(سنن أبي داود' كِتَابُ الصَّلَاةِ' بَابُ مِقْدَارِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں کا کوئی رکوع کرے تو چاہئے کہ تین مرتبہ "**سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ**" کہے اور وہ کم از کم مقدار ہے' اور جب سجدہ کرے تو تین مرتبہ "**سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى**" کہے اور وہ کم از کم مقدار ہے۔

رکوع وسجدہ کی تسبیحات طاق عدد میں پڑھنی چاہیے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: لِلّٰهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ اِسْمًا، مَنْ حَفِظَهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَإِنَّ اللهَ وِتْرٌ، يُحِبُّ الْوِتْرَ۔

(صحيح البخاري' كتاب الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ وَالتَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ' بَابٌ فِي أَسْمَاءِ اللهِ تَعَالَى وَفَضْلِ مَنْ أَحْصَاهَا)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، جو شخص بھی انہیں یاد کرلے گا جنت میں جائے گا۔ اللہ طاق (یعنی ایک) ہے اور طاق (عدد، ایک، تین، پانچ جیسے) کو پسند کرتا ہے۔

سجدہ سے متعلق آداب

سجدہ میں جاتے وقت پہلے ہاتھ زمین پر رکھنا چاہئے

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ، وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ۔

(سنن الترمذي، أَبْوَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي وَضْعِ الرُّكْبَتَيْنِ قَبْلَ الْيَدَيْنِ فِي السُّجُودِ)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنے گھٹنوں کو اپنے ہاتھوں سے پہلے رکھتے اور جب (سجدہ سے) اٹھتے تو اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے۔

سجدہ میں جاتے وقت سجدہ کی جگہ کی مٹی نہ ہٹائیں

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَتْ: رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا لَنَا يُقَالُ لَهُ أَفْلَحُ إِذَا سَجَدَ نَفَخَ، فَقَالَ: يَا أَفْلَحُ، تَرِّبْ وَجْهَكَ۔

(سنن الترمذي، أَبْوَابُ الصَّلَاةِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّفْخِ فِي الصَّلَاةِ)

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے ایک غلام کو۔ جسے افلح کہا جاتا تھا۔ دیکھا کہ جب وہ سجدہ کرتا ہے تو (سجدہ کی جگہ پر مٹی ہٹانے کے لئے) پھونک مارتا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے افلح! اپنے چہرے کو خاک آلود ہونے دے۔

سجدہ میں جاتے وقت کپڑوں کو نہ سمیٹیں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةِ أَعْظُمٍ: عَلَى الْجَبْهَةِ، وَأَشَارَ بِيَدِهٖ عَلٰی أَنْفِهٖ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ، وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ، وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَالشَّعْرَ۔

(صحيح البخاري، كِتَابُ الْأَذَانِ، بَابُ السُّجُودِ عَلَى الْأَنْفِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم ہوا ہے۔ پیشانی پر اور اپنے ہاتھ سے ناک کی طرف اشارہ کیا (کہ اس پر) اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کی انگلیوں پر۔ اور یہ کہ ہم نہ کپڑے سمیٹیں نہ بال۔

سجدہ میں پیروں کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف کرنا چاہئے

عَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَا كُنْتُ أَحْفَظَكُمْ لِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ أَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اِسْتَوٰى حَتّٰى يَعُوْدَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ، فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا، وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ۔

(صحيح البخاري، كِتَابُ الأَذَانِ، بَابُ سُنَّةِ الجُلُوسِ فِي التَّشَهُّدِ)

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز تم سب سے زیادہ یاد ہے، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ تکبیر کہتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں تک لے جاتے، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکوع کرتے تو گھٹنوں کو اپنے ہاتھوں سے پوری طرح پکڑ لیتے اور پیٹھ کو جھکا دیتے۔ پھر جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اس طرح سیدھے کھڑے ہو جاتے کہ تمام جوڑ اپنی جگہ سیدھے ہو جاتے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ کرتے تو آپ اپنے ہاتھوں کو (زمین پر) اس طرح رکھتے کہ نہ بالکل پھیلے ہوئے ہوتے اور نہ سمٹے ہوئے۔ پاؤں کی انگلیوں کے منہ قبلہ کی طرف رکھتے۔

سجدہ میں چہرہ کو ہتھیلیوں کے درمیان رکھنا چاہئے

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ: أَيْنَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَضَعُ وَجْهَهُ إِذَا سَجَدَ، فَقَالَ: بَيْنَ كَفَّيْهِ۔

(سنن الترمذي، أَبْوَابُ الصَّلَاةِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ، بَابُ مَا جَاءَ أَيْنَ يَضَعُ الرَّجُلُ وَجْهَهُ إِذَا سَجَدَ)

حضرت ابو اسحاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سجدہ کرتے تو چہرہ کہاں رکھتے؟ آپ نے فرمایا: اپنے ہتھیلیوں کے درمیان۔

سجدہ میں ہاتھوں کو کانوں کے مقابل رکھنا چاہیے

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ كَانَتْ يَدَاهُ حِيَالَ أُذُنَيْهِ۔

(شرح معاني الآثار، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ وَضْعُ الْيَدَيْنِ فِي السُّجُودِ، أَيْنَ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ؟)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سجدہ کرتے تو آپ کے ہاتھ آپکے کانوں کے مقابل ہوتے۔

سجدہ میں سات اعضاء زمین پر لگانا ضروری ہے

عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ آرَابٍ: وَجْهُهُ، وَكَفَّاهُ، وَرُكْبَتَاهُ، وَقَدَمَاهُ۔

(سنن الترمذي، أَبْوَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي السُّجُودِ عَلَى سَبْعَةِ أَعْضَاءٍ)

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب انسان سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ سات ہڈیاں سجدہ کرتی ہیں: چہرہ، دونوں ہاتھ، دونوں پاؤں اور دونوں گھٹنے۔

سجدہ میں پیشانی کو اچھی طرح ٹکانا چاہیے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: وَإِذَا سَجَدْتَ فَمَكِّنْ جَبْهَتَكَ وَلَا تَنْقُرُ نَقْرًا۔

(صحيح ابن حبان، بَابُ صِفَةِ الصَّلَاةِ، ذِكْرُ وَصْفِ بَعْضِ السُّجُودِ وَالرُّكُوعِ لِلْمُصَلِّي فِي صَلَاتِهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم سجدہ کرو تو اپنی پیشانی کو (زمین پر) اچھی طرح ٹکاؤ اور چونچ نہ مارو۔

سجدہ کشادگی کے ساتھ کریں

عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ لَوْ شَاءَتْ بَهْمَةٌ أَنْ تَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ لَمَرَّتْ۔

(صحيح مسلم، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ مَا يَجْمَعُ صِفَةَ الصَّلَاةِ)

ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے آپ فرمائی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سجدہ کرتے تو (اتنا کشادگی کے ساتھ کرتے کہ) اگر بکری کا بچہ آپ کے ہاتھوں کے درمیان سے گزرنا چاہتا تو گزر سکتا۔

عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ۔

(صحيح ابن حبان 'بَابُ صِفَةِ الصَّلَاةِ 'ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمُصَلِّي أَنْ يُجَافِيَ فِي سُجُودِهٖ)

حضرت ابن بحینہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو اتنا کھلا رکھتے کہ آپ کے بغلوں کی سفیدی ظاہر ہو جاتی۔

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: إِذَا سَجَدْتَ، فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ۔

(صحيح مسلم 'كِتَابُ الصَّلَاةِ 'بَابُ الِاعْتِدَالِ فِي السُّجُودِ)

حضرت براء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم سجدہ کرو تو اپنی ہتھیلیوں کو (زمین پر) رکھو اور کہنیوں کو (زمین سے) اٹھائے رکھو۔

سجدہ میں ہاتھوں کو زمین پر بچھا کر نہیں رکھنا چاہئے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: اِعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ، وَلَا يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ۔

(صحيح البخاري 'كِتَابُ الْأَذَانِ 'بَابُ لَا يَفْتَرِشُ ذِرَاعَيْهِ فِي السُّجُودِ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سجدوں میں اعتدال رکھو (کہ ہر عضو اسکی مقررہ جگہ پر رہے) اور کوئی شخص اپنی دونوں کہنیاں (زمین پر) اس طرح نہ بچھا کر رکھے جس طرح کہ کتا بچھا کر رکھتا ہے۔

سجدہ میں پیروں کی انگلیوں کو موڑ کر رکھیں

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا أَهْوٰى إِلَى الْأَرْضِ سَاجِدًا جَافٰى عَضُدَيْهِ عَنْ إِبْطَيْهِ، وَفَتَخَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ

(سنن النسائي 'كِتَابُ التَّطْبِيقِ 'بَابُ فَتْخِ أَصَابِعِ الرِّجْلَيْنِ فِي السُّجُودِ)

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس وقت سجدہ میں جاتے تو اپنے بازو دونوں بغل سے الگ رکھتے اور دونوں پاؤں کی انگلیاں کو موڑ کر رکھتے تھے (تاکہ ان کا رخ قبلہ کی طرف ہو سکے)۔

سجدہ میں ہتھیلیوں کو مضبوطی سے رکھیں

عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ عَلٰى أَلْيَتَيِ الْكَفِّ۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، أَوَّلُ مُسْنَدِ الْكُوفِيِّينَ)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہتھیلی کے باطنی ابھرے حصے کو زمین پر ٹیک کر سجدہ فرماتے تھے۔

سجدہ میں ہاتھوں کو کانوں کے قریب رکھیں

عَنْ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ حِينَ سَجَدَ، وَيَدَاهُ قَرِيبَتَانِ مِنْ أُذُنَيْهِ

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، أَوَّلُ مُسْنَدِ الْكُوفِيِّينَ)

حضرت وائل حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سجدہ کے وقت دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کانوں کے قریب (رکھے ہوئے) تھے۔

دو سجدوں کے درمیان نامناسب طریقہ سے نہ بیٹھیں

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ! أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِيْ، وَأَكْرَهُ لَكَ مَا أَكْرَهُ لِنَفْسِيْ، لَا تُقْعِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔

(سنن الترمذي، أَبْوَابُ الصَّلَاةِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ، بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الإِقْعَاءِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی! میں تمہارے لئے ان چیزوں کو پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں، اور تمھارے لئے ان چیزوں کو ناپسند کرتا ہوں جو اپنے لئے ناپسند کرتا ہوں، تم سجدوں کے درمیان سرین کے بل مت بیٹھو۔

دو سجدوں کے درمیان کی دعا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ، وَارْحَمْنِيْ، وَعَافِنِيْ، وَاهْدِنِيْ، وَارْزُقْنِي"۔

(سنن أبي داود، كِتَاب الصَّلَاةِ، بَاب الدُّعَاءِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ (اظہار بندگی اور تعلیم امت کے طور پر) دو سجدوں کے درمیان یہ دعا کرتے "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ، وَارْحَمْنِيْ، وَعَافِنِيْ، وَاهْدِنِيْ، وَارْزُقْنِي" (اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے عافیت دے، مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا فرما)۔

عورت سکڑ کر سجدہ کرے

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: إِذَا سَجَدَتِ الْمَرْأَةُ فَلْتَحْتَفِزْ وَلْتَضُمَّ فَخِذَيْهَا۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ، كِتَاب الصَّلَاةِ، الْمَرْأَةُ كَيْفَ تَكُونُ فِي سُجُودِهَا؟)

حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ عورت جب سجدہ کرے تو سکڑ کر کرے اور اپنے زانوؤں سے ملی رہے۔

عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى امْرَأَتَيْنِ تُصَلِّيَانِ فَقَالَ: إِذَا سَجَدْتُمَا فَضُمَّا بَعْضَ اللَّحْمِ إِلَى الْأَرْضِ، فَإِنَّ الْمَرْأَةَ لَيْسَتْ فِي ذَالِكَ كَالرَّجُلِ۔

(السنن الكبرى، كِتَاب الصَّلَاةِ، بَاب مَنْ ذَكَرَ صَلَاةً وَهُوَ فِي أُخْرَى)

حضرت یزید بن ابو حبیب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ ﷺ کا گزر دو عورتوں کے پاس سے ہوا جو نماز پڑھ رہی تھی، تو آپ نے فرمایا: جب تم سجدہ کرو تو اپنے (جسم کے) گوشت کے بعض حصے (کہنی وغیرہ) کو زمین سے لگائے رکھو کیونکہ عورت اس (سجدہ کے معاملہ) میں مرد کی طرح نہیں ہے۔

سجدہ کی تسبیح پڑھیں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ، وَذَالِكَ أَدْنَاهُ، وَإِذَا سَجَدَ فَلْيَقُلْ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى ثَلَاثًا، وَذَالِكَ أَدْنَاهُ۔

(سنن أبي داود، كِتَاب الصَّلَاةِ، بَاب مِقْدَارِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں کا کوئی رکوع کرے تو چاہئے کہ تین مرتبہ "سُبۡحَانَ رَبِّيَ الۡعَظِيۡمِ" کہے اور وہ کم از کم مقدار ہے' اور جب سجدہ کرے تو تین مرتبہ "سُبۡحَانَ رَبِّيَ الۡأَعۡلٰى" کہے اور وہ کم از کم مقدار ہے۔

قعدہ سے متعلق آداب

قعدہ میں نظر گود میں رہنا چاہئے' اور اشارہ کے وقت انگلی پر

عَنۡ عَبۡدِ اللهِ بۡنِ الزُّبَيۡرِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنۡهُ أَنَّ رَسُوۡلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ كَانَ إِذَا قَعَدَ فِي التَّشَهُّدِ وَضَعَ كَفَّهُ الۡيُسۡرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الۡيُسۡرٰى، وَ أَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ' لَا يُجَاوِزُ بَصَرُهُ إِشَارَتَهُ۔

(سنن النسائی' كِتَابُ السَّهۡوِ' مَوۡضِعُ الۡبَصَرِ عِنۡدَ الۡإِشَارَةِ وَتَحۡرِيۡكِ السَّبَّابَةِ)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تشہد میں تشریف رکھتے تو اپنی بائیں ہتھیلی کو اپنے بائیں زانوں پر رکھتے اور شہادت کی انگلی سے اشارہ فرماتے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر اشارہ سے آگے نہیں بڑھتی تھی۔

تشہد

عَنۡ عَبۡدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنۡهُ يَقُوۡلُ: عَلَّمَنَا رَسُوۡلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوۡرَةَ مِنَ الۡقُرۡاٰنِ' وَ كَفُّهُ بَيۡنَ يَدَيۡهِ: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَ الصَّلَوَاتُ وَ الطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيۡكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحۡمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيۡنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيۡنَ، أَشۡهَدُ أَنۡ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَ أَشۡهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهُ وَ رَسُوۡلُهُ۔

(سنن النسائی' كِتَابُ التَّطۡبِيۡقِ' كَيۡفَ التَّشَهُّدُ الۡأَوَّلُ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو تشہد اس طرح سکھلایا ہے جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کی سورت سکھلاتے' اور انکی ہتھیلی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو ہاتھ کے درمیان تھی، (اور تشہد یہ ہے) اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَ الصَّلَوَاتُ وَ الطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيۡكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحۡمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيۡنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيۡنَ، أَشۡهَدُ أَنۡ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَ أَشۡهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهُ وَ رَسُوۡلُهُ۔ (ترجمہ: تمام قولی' بدنی اور مالی عبادتیں اللہ کے لئے ہیں، اے نبی! آپ پر سلامتی ہو، اور اللہ کی رحمت اور اس

کی برکتیں نازل ہوں، اور سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں)۔

قعدہ میں سنت کے مطابق بیٹھیں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدَ يَدْعُوْ: وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى، وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى، وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ، وَوَضَعَ إِبْهَامَهُ عَلٰى إِصْبَعِهِ الْوُسْطٰى، وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرٰى رُكْبَتَهُ۔

(صحيح مسلم، كِتَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاةِ، بَابُ صِفَةِ الْجُلُوسِ فِي الصَّلَاةِ)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قعدہ میں دعا مانگنے کے لئے بیٹھتے تو دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھتے اور اپنی شہادت والی انگلی سے اشارہ فرماتے اور انگوٹھا اپنی درمیانی انگلی پر رکھتے اور بائیں ہتھیلی سے گھٹنے کو پکڑے رہتے (یعنی اسکو بدستور پھیلائے رکھے رہتے)۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَرَفَعَ إِصْبَعَهُ الْيُمْنٰى الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ، فَدَعَا بِهَا وَيَدُهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ بَاسِطَهَا عَلَيْهَا۔

(صحيح مسلم، كِتَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاةِ، بَابُ صِفَةِ الْجُلُوسِ فِي الصَّلَاةِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تھے تو اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے اور دائیں ہاتھ کی شہادت والی انگلی اٹھاتے وہ انگلی جو انگوٹھے کے قریب ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے دعا (اشارہ) کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے بائیں ہاتھ کو گھٹنے پر پھیلائے رکھتے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ إِذَا دَعَا، وَلَا يُحَرِّكُهَا۔

(سنن أبي داود، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ الْإِشَارَةِ فِي التَّشَهُّدِ۔ سنن النسائي، كِتَابُ السَّهْوِ، بَابُ بَسْطِ الْيُسْرَى عَلَى الرُّكْبَةِ)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ذکر کیا کہ حضور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (جب تشہد پڑھتے تھے تو) انگلی سے اشارہ کرتے تھے اور اس کو (مسلسل) حرکت نہیں دیتے تھے۔

درودِ ابراہیم

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: لَقِيَنِيْ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ: أَلَا أُهْدِيْ لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ؟ فَقُلْتُ: بَلٰى، فَأَهْدِهَا لِي، فَقَالَ: سَأَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ، فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكُمْ؟ قَالَ: قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ، وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ، وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ۔

(صحيح البخاري، كِتَابُ أَحَادِيثِ الأَنْبِيَاءِ)

حضرت عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کیوں نہ تمہیں (حدیث کا) ایک تحفہ پہنچا دوں؟ جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔ میں نے عرض کیا جی ہاں مجھے یہ تحفہ ضرور عنایت فرمائیے۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تھا یا رسول اللہ! ہم آپ (پر اور آپ کے) اہل بیت پر کس طرح درود بھیجا کریں؟ اللہ تعالیٰ نے سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہمیں خود ہی (تشہد میں) سکھا دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یوں کہا کرو ''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ، وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ، وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ''۔ (اے اللہ! درود نازل فرما محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اور آل محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جیسا کہ تو نے درود نازل فرمایا ابراہیم (علیہ السلام) پر اور آل ابراہیم (علیہ السلام) پر۔ بیشک تو بڑی خوبیوں والا اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! برکت نازل فرما محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اور آل محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم (علیہ السلام) پر اور آل ابراہیم (علیہ السلام) پر۔ بیشک تو بڑی خوبیوں والا اور بڑی عظمت والا ہے)۔

توضیح: وَنُدِبَ السِّيَادَةُ لِأَنَّ زِيَادَةَ الْإِخْبَارِ بِالْوَاقِعِ عَيْنُ سُلُوكِ الْأَدَبِ فَهُوَ أَفْضَلُ مِنْ تَرْكِهِ۔ (الدر المختار، بَابُ صِفَةِ الصَّلَاةِ) (درود ابراہیم میں لفظ محمد سے پہلے سیدنا کا اضافہ کرنا مستحب ہے کیونکہ ایسا اضافہ جو حقیقت کی خبر دیتا ہو عین ادب کا سلوک ہے، پس وہ اضافہ اس کو ترک کرنے کے مقابل افضل ہے)

دعائے ماثورہ

عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: أَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ: عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهٖ فِي صَلَاتِيْ، قَالَ: قُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيرًا، وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِيْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيمُ۔

(صحيح البخاري، كِتَابُ الأَذَانِ، بَابُ الدُّعَاءِ قَبْلَ السَّلاَمِ)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے حضور رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ آپ ﷺ مجھے کوئی دعا سکھایئے کہ جسے میں اپنی نماز میں مانگوں، آپ ﷺ نے فرمایا: تم کہو ’’**اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيرًا، وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِيْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ**‘‘ (اے اللہ! بے شک میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے، اور تو ہی گناہ بخشتا ہے پس تو مجھے اپنے پاس کی مغفرت سے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما، بلاشبہ تو نہایت بخشنے والا بڑا مہربان ہے)۔

عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَقَدْ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَقَبَضَ أَصَابِعَهُ وَبَسَطَ السَّبَّابَةَ، وَهُوَ يَقُوْلُ ’’يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ، ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ‘‘۔

(سنن الترمذي، أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

ترجمہ: حضرت عاصم بن کلیب جرمی اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دایاں ہاتھ دائیں زانو پر اور بایاں ہاتھ بائیں زانو پر تھا۔ مٹھی بند کی ہوئی تھی اور شہادت کی انگلی پھیلا کر یہ دعا کر رہے تھے ’’**يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ**‘‘ (اے دلوں کے بدلنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ)۔

نماز میں ہاتھ پر ٹیک نہ لگائیں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔ أَنْ يَجْلِسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ، وَهُوَ مُعْتَمِدٌ عَلٰى يَدِهٖ، وَنَهٰى أَنْ يَعْتَمِدَ الرَّجُلُ عَلٰى يَدَيْهِ إِذَا نَهَضَ فِي الصَّلَاةِ۔

(سنن أبي داود، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ كَرَاهِيَةِ الِاعْتِمَادِ عَلَى الْيَدِ فِي الصَّلَاةِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص اپنے ہاتھ پر ٹیک لگا کر بیٹھے، اور یہ کہ کوئی شخص نماز میں اپنے ہاتھ پر ٹیک لگا کر (قیام کے لئے) اٹھے۔

نماز کے سلام سے متعلق آداب

سلام میں چہرہ کو مکمل پھیرنا چاہئے

عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: کُنْتُ أَرٰی رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ، وَعَنْ يَسَارِهِ، حَتّٰی أَرٰی بَيَاضَ خَدِّهِ۔

(صحيح مسلم، کِتَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاةِ، بَابُ السَّلَامِ لِلتَّحْلِيلِ مِنَ الصَّلَاةِ عِنْدَ فَرَاغِهَا وَکَيْفِيَّتِهِ)

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے دیکھتا تھا، (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام میں چہرہ کو اس قدر پھیرتے) یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخساروں کی سفیدی بھی دیکھتا۔

فرض کے بعد سنت ادا کرنے میں تاخیر نہیں کرنی چاہئے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ: کَانَ النَّبِيُّ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ لَمْ يَقْعُدْ إِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ، تَبَارَکْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْإِکْرَامِ۔

(صحيح مسلم، کِتَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاةِ، بَابُ اسْتِحْبَابِ الذِّکْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَبَيَانِ صِفَتِهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرنے کے بعد نہیں بیٹھتے تھے مگر اتنی مقدار میں کہ جس میں یہ کہتے تھے (اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْإِکْرَامِ)

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، کَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ اِسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَقَالَ "اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ، تَبَارَکْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْإِکْرَامِ۔

(صحيح مسلم، کِتَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاةِ، بَابُ اسْتِحْبَابِ الذِّکْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَبَيَانِ صِفَتِهِ)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے تھے تو تین مرتبہ استغفار فرماتے اور یہ دعا مانگتے "اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْإِکْرَامِ" (اے اللہ! تو سلام ہے اور تیری طرف سے ہی سلامتی ہے، تو بابرکت ہے اے بزرگی اور عزت والے)۔

نمازِ وتر کو آخر میں ادا کرنی چاہئے

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: اِجْعَلُوْا آخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا۔

(صحیح البخاری، کِتَابُ الجُمُعَةِ، بَابٌ: لِيَجْعَلْ آخِرَ صَلَاتِهٖ وِتْرًا)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وتر کو اپنی رات کی آخری نماز بناؤ۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَقُوْمَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ أَوَّلَهُ وَمَنْ طَمِعَ أَنْ يَقُوْمَ آخِرَهُ فَلْيُوتِرْ آخِرَ اللَّيْلِ، فَإِنَّ صَلَاةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُوْدَةٌ وَذَالِكَ أَفْضَلُ۔ (صحیح مسلم، كِتَابُ صَلَاةِ الْمُسَافِرِينَ وَقَصْرِهَا، بَابُ مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ أَوَّلَهُ)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی کو یہ ڈر ہو کہ وہ رات کے آخری حصہ میں نہیں اٹھ سکے گا تو اسے چاہئے کہ وہ شروع رات ہی میں وتر پڑھ لے، اور جس آدمی کو اس بات کی تمنا (ویقین) ہو کہ رات کے آخری حصہ میں قیام کرے تو اسے چاہئے کہ وہ رات کے آخری حصہ میں (تہجد کے بعد) وتر پڑھے، کیونکہ رات کے آخری حصہ کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ اس کے لئے افضل ہے۔

دعائے قنوت

عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: عَلَّمَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنْ نَقْرَأَ فِي الْقُنُوتِ: اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ، وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ، وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ، اَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ، وَلَكَ نُصَلِّي، وَنَسْجُدُ، وَإِلَيْكَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ، وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ، وَنَخْشٰی عَذَابَكَ، إِنَّ عَذَابَكَ الْجِدَّ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، كِتَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ وَالْإِمَامَةِ وَأَبْوَابٌ مُتَفَرِّقَةٌ، فِي قُنُوتِ الْوَتْرِ مِنَ الدُّعَاءِ)

حضرت ابوعبدالرحمٰن سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہمیں سکھلائے کہ ہم (دعائے) قنوت میں یہ کہیں: ''**اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ، وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ، وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ، اَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ، وَلَكَ نُصَلِّي، وَنَسْجُدُ، وَإِلَيْكَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ، وَنَرْجُوْ**

رَحْمَتَکَ، وَنَخْشٰی عَذَابَکَ، إِنَّ عَذَابَکَ الْجِدَّ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ" (اے اللہ! ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور تجھ سے بخشش چاہتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تیری تعریفِ خیر کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور تیرے نافرمان سے علیحدگی اختیار کرتے ہے' اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لیے نماز پڑھتے ہیں اور تجھے سجدے کرتے ہیں اور تیری طرف ہی کوشش کرتے ہیں اور دوڑ کرآتے ہیں' اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بے شک تیرا سخت عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔)

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ أَقُوْلُهُنَّ فِيْ الْوِتْرِ: اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِکْ لِيْ فِيْمَا أَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَإِنَّکَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْکَ' وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ۔

(سنن الترمذي' أَبْوَابُ الوِتْرِ' بَابُ مَا جَاءَ فِي القُنُوتِ فِي الوِتْرِ)

حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے (وہ فرماتے ہیں) کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے کچھ کلمات سکھائے تا کہ میں انہیں وتر میں پڑھا کروں: "اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِکْ لِيْ فِيْمَا أَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَإِنَّکَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْکَ' وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ"۔ (اے اللہ! مجھے ہدایت دے ان لوگوں کے ساتھ جنہیں تو نے ہدایت دی، مجھے عافیت عطا فرما ان لوگوں کے ساتھ جن کو تو نے عافیت بخشی، مجھے اپنے دوستوں میں سے ایک دوست بنا اور جو کچھ تو نے مجھے عطا کیا ہے اس میں برکت عطا فرما اور مجھے ان برائیوں سے بچا جو میرے مقدر میں لکھ دی گئیں، بے شک تو فیصلہ فرماتا ہے اور تیرے خلاف فیصلہ نہیں ہو سکتا اور جسے تو دوست رکھتا ہے اسے کوئی ذلیل نہیں کر سکتا، اے پروردگار! تو بابرکت ہے اور تیری ہی ذات بلند و برتر ہے)

نماز اخلاصِ نیت کے ساتھ ادا کریں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: رُبَّ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهٖ إِلَّا السَّهَرُ، وَرُبَّ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهٖ إِلَّا الْجُوعُ وَالْعَطَشُ۔

(مسند الشهاب' رُبَّ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا السَّهَرُ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بہت سے رات میں عبادت کرنے والے ایسے ہوتے ہیں جنہیں انکی شب بیداری سے صرف جاگنا ہی حاصل ہوتا ہے' اور بہت سے روزہ دار ایسے ہوتے ہیں جنہیں انکے روزوں سے صرف بھوک اور پیاس ہی ملتی ہے۔ (انہیں اخلاص اور آداب کا خیال نہ رکھنے کے سبب ان اعمال کا کوئی ثواب نہیں ملتا)

نماز توجہ سے ادا کریں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ: مَنْ لَمْ تَنْھَہُ صَلَاتُہُ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَ الْمُنْکَرِ، لَمْ یَزْدَدْ مِنَ اللّٰہِ إِلَّا بُعْدًا۔

(المعجم الکبیر‘باب العین)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جسے اسکی نماز بے حیائی اور برائی سے نہ روکے تو وہ اللہ سے دوری میں ہی بڑھتا ہے۔

عَنْ أَبِیْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ: لَا یَزَالُ اللّٰہُ عَزَّ وَ جَلَّ مُقْبِلًا عَلَی الْعَبْدِ، وَ ھُوَ فِي صَلَاتِہٖ، مَا لَمْ یَلْتَفِتْ، فَإِذَا الْتَفَتَ انْصَرَفَ عَنْہُ۔

(سنن أبي داود‘کِتَابُ الصَّلَاۃِ‘بَابُ الِالْتِفَاتِ فِي الصَّلَاۃِ)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب بندہ نماز کی حالت میں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے ذریعہ) اس کی طرف مسلسل متوجہ رہتا ہے جب تک کہ وہ (نماز سے اپنی توجہ) نہ موڑ لے جب وہ (اپنی توجہ نماز سے) موڑ لیتا ہے تو اللہ تعالی اس کی طرف سے توجہ ہٹا لیتا ہے۔

عَنْ صَلْتِ بْنِ أَشْیَمَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ لَمْ یُحَدِّثْ نَفْسَہُ فِیْھِمَا بِشَيْءٍ مِنَ الدُّنْیَا، لَمْ یَسْأَلِ اللّٰہَ شَیْئًا إِلَّا أَعْطَاہُ إِیَّاہُ۔

(مصنف ابن أبی شیبۃ‘کِتَابُ صَلَاۃِ التَّطَوُّعِ وَالْإِمَامَۃِ‘فِي فَضْلِ الصَّلَاۃِ)

حضرت صلت بن اشیم سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی دو رکعت نماز اس طرح پڑھتا ہے کہ ان میں اپنے دل میں دنیا کا خیال نہیں لاتا تو وہ اللہ سے جو بھی مانگتا ہے وہ اسے ضرور دیتا ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ أَنَّہُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِہٖ عَزَّ وَ جَلَّ: ''الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلَاتِھِمْ خَاشِعُوْنَ'' (سورۃ المؤمنون‘آیۃ:۲) قَالَ: اَلْخُشُوْعُ فِي الْقَلْبِ، وَ أَنْ تَلِیْنَ کَتِفَکَ لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ، وَ أَنْ لَا تَلْتَفِتَ فِي صَلَاتِکَ۔

(المستدرک علی الصحیحین‘کِتَابُ التَّفْسِیرِ‘تَفْسِیرُ سُورَۃِ الْمُؤْمِنُونَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ آپ رضی اللہ تعالی عنہ سے اللہ عزوجل کے اس ارشاد کے متعلق دریافت کیا گیا ''الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلَاتِھِمْ خَاشِعُوْنَ'' (سورۃ المؤمنون‘آیۃ:۲) وہ لوگ جو اپنی نمازوں

میں خشوع رکھتے ہیں) آپ نے فرمایا: (اس سے مراد) دل کا خشوع ہے اور یہ کہ تم (نماز میں) اپنے کندھوں کو مسلمان آدمی کے لئے نرم رکھو اور یہ کہ تم اپنی نماز میں اِدھر اُدھر نہ پلٹو۔

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! عَلِّمْنِي، وَأَوْجِزْ، قَالَ: إِذَا قُمْتَ فِي صَلَاتِکَ فَصَلِّ صَلَاةَ مُوَدِّعٍ، وَلَا تَكَلَّمْ بِكَلَامٍ تَعْتَذِرُ مِنْهُ، وَأَجْمِعِ الْيَأْسَ عَمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ۔

(سنن ابن ماجه، كِتَابُ الزُّهْدِ، بَابُ الْحِكْمَةِ)

حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھ کو کوئی سکھلایئے اور مختصر فرمایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم نماز پڑھو تو ایسی پڑھ گویا تم اب اس دنیا سے رخصت ہونے والے ہو اور ایسی بات مت کہو کہ جس سے معذرت کرنی پڑے اور جو کچھ لوگوں کے پاس (مال و دنیا وغیرہ) ہے اس سے امید نہ رکھو۔

عَنْ أَبِي الْيَسَرِ صَاحِبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مِنْكُمْ مَنْ يُصَلِّي الصَّلَاةَ كَامِلَةً، وَمِنْكُمْ مَنْ يُصَلِّي النِّصْفَ، وَالثُّلُثَ، وَالرُّبُعَ حَتّٰى بَلَغَ الْعُشْرَ۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، مُسْنَدُ الْمَكِّيِّينَ، حَدِيثُ أَبِي الْيَسَرِ الْأَنْصَارِيِّ كَعْبِ بْنِ عَمْرٍو)

صحابی رسول حضرت ابوالیسر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (توجہ کے اعتبار سے) تم میں سے بعض وہ لوگ ہیں جو پوری نماز پڑھتے ہیں، بعض وہ ہیں جو آدھی، تہائی، چوتھائی حتی کہ دہائی (دسواں حصہ) پڑھتے ہیں۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ، قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَأَنَّکَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ۔

(صحيح مسلم، بَابُ معرفةِ الْإِيمَانِ، وَالْإِسْلَامِ، وَالقَدَرِ وَعَلَامَةِ السَّاعَةِ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ (حضرت جبرئیل جو انسان کی شکل میں آئے تھے) انہوں نے کہا: مجھے احسان کے بارے میں خبر دیجئے! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم اللہ کی ایسے عبادت کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھتے تو بلاشبہ وہ تو تمہیں دیکھ رہا ہے۔

عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ:

يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ صَلَاتِيْ وَقِرَاءَتِيْ يُلْبِسُهَا عَلَيَّ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهٗ خِنْزَبٌ، فَإِذَا أَحْسَسْتَهٗ فَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْهُ، وَاتْفِلْ عَلَى يَسَارِكَ ثَلَاثًا - قَالَ: فَفَعَلْتُ ذَالِكَ فَأَذْهَبَهُ اللهُ عَنِّي۔

(صحیح مسلم، کتاب الْآداب، بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ شَيْطَانِ الْوَسْوَسَةِ فِي الصَّلَاةِ)

حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! شیطان میری نماز اور قرأت کے درمیان حائل ہوتا اور مجھ پر نماز میں شبہ ڈالتا ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شیطان ہے جسے خنزب کہا جاتا ہے، جب تم ایسی بات محسوس کرو تو اس سے اللہ کی پناہ طلب کرو اور اپنے بائیں جانب تین مرتبہ تھوکو۔ (حضرت عثمان بن ابوالعاص کہتے ہیں) پس میں نے ایسے ہی کیا تو اللہ نے شیطان کو مجھ سے دور کر دیا۔

عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: أَوَّلُ مَا يُرْفَعُ مِنَ النَّاسِ الْخُشُوْعُ۔

(المعجم الكبير، بَابُ الشِّينِ)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پہلی چیز جو لوگوں سے اٹھالی جائیگی وہ (نمازوں کا) خشوع ہوگا۔

نماز میں توجہ ہٹانے والی چیزوں سے بچنا چاہئے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي خَمِيْصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ، فَنَظَرَ إِلٰى أَعْلَامِهَا نَظْرَةً، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: اذْهَبُوْا بِخَمِيْصَتِيْ هٰذِهٖ إِلٰى أَبِيْ جَهْمٍ وَأْتُوْنِيْ بِأَنْبِجَانِيَّةِ أَبِيْ جَهْمٍ، فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آنِفًا عَنْ صَلَاتِيْ۔

(صحيح البخاري، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ إِذَا صَلّٰى فِي ثَوْبٍ لَهٗ أَعْلَامٌ وَنَظَرَ إِلٰى عَلَمِهَا)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ایسی چادر میں نماز پڑھی، جس میں نقش تھے، آپ کی نظر اس کے نقوش پر پڑی، جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا کہ میری اس چادر کو ابوجہم کے پاس لے جاؤ اور مجھے ابوجہم کی سادہ کملی لاؤ، کیونکہ اس چادر نے ابھی میری نماز سے میری توجہ ہٹادی۔

حالتِ نماز میں اپنے باطن کے ساتھ اپنے ظاہر کو بھی درست رکھیں

عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيُسَكِّنْ أَطْرَافَهُ وَ لَا يَتَمَيَّلُ تَمَيُّلَ الْيَهُودِ، فَإِنَّ تَسْكِيْنَ الْأَطْرَافِ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ۔

(حلیۃ الأولیاء، محمد بن المبارک)

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں کا کوئی نماز میں کھڑا ہو تو اپنے اعضاء کو پرسکون رکھے (بلاضرورت نہ ہلائے) اور یہود کی طرح نہ جھومے، کیونکہ اعضاء کو پرسکون رکھنا نماز کی تکمیل میں سے ہے۔

رَأٰى سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ رَجُلًا وَ هُوَ يَعْبَثُ بِلِحْيَتِهِ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: لَوْ خَشَعَ قَلْبُ هٰذَا لَخَشَعَتْ جَوَارِحُهُ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، كِتَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ وَالْإِمَامَةِ وَأَبْوَابٌ مُتَفَرِّقَةٌ، فِي مَسِّ اللِّحْيَةِ فِي الصَّلَاةِ)

حضرت سعید بن مسیّب نے ایک شخص کو دیکھا کہ نماز میں اپنی داڑھی سے کھیل رہا ہے (یعنی اسکو بلاضرورت حرکت دے رہا ہے) تو فرمایا: اگر اسکے دل میں خشوع ہوتا تو اسکے اعضاء میں بھی خشوع ہوتا۔

نیند اور سستی کے غلبہ کے وقت نفل نماز نہیں پڑھنی چاہئے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَ هُوَ يُصَلِّي فَلْيَرْقُدْ، حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلّٰى وَ هُوَ نَاعِسٌ، لَا يَدْرِي لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ۔

(صحيح البخاري، كِتَابُ الْوُضُوءِ، بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ النَّوْمِ، وَمَنْ لَمْ يَرَ مِنَ النَّعْسَةِ۔۔)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب (نفل) نماز پڑھتے وقت تم میں سے کسی کو اونگھ آ جائے، تو چاہیے کہ وہ سو رہے یہاں تک کہ نیند (کا اثر) اس سے ختم ہو جائے۔ اس لیے کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھنے لگے اور وہ اونگھ رہا ہو تو وہ کچھ نہیں جانے گا کہ شاید وہ (اللہ تعالی سے) مغفرت طلب کر رہا ہے (لیکن نیند کے غلبہ کے سبب غلطی سے) اپنے نفس کو بد دعا دے رہا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ، وَحَبْلٌ مَمْدُوْدٌ بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ قَالُوا: لِزَيْنَبَ تُصَلِّي، فَإِذَا كَسِلَتْ، أَوْ فَتَرَتْ أَمْسَكَتْ بِهِ،

فَقَالَ: حُلُّوهُ، لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ، فَإِذَا كَسِلَ، أَوْ فَتَرَ قَعَدَ۔

(صحيح البخاري، كِتَابُ صَلَاةِ الْمُسَافِرِينَ وَقَصْرِهَا، بَابُ أَمْرِ مَنْ نَعَسَ فِي صَلَاتِه)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر (ایک گھر میں) ایک رسی پر پڑی جو دوستونوں کے درمیان تنی ہوئی تھی۔ دریافت فرمایا کہ یہ رسی کیسی ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ یہ زینب رضی اللہ عنہا نے باندھی ہے جب وہ (نماز میں کھڑی کھڑی) سست ہوجاتی یا تھک جاتی ہیں تو اس کو پکڑ لیتی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے کھول ڈالو، تم میں ہر شخص کو چاہیے جب تک دل لگے (نفل) نماز پڑھے، جب سست ہوجائے یا تھک جائے تو بیٹھ جائے (اور بیٹھ کر نماز پڑھے)۔

نماز کے بعد دعا کرنا چاہیے

عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: اَلصَّلَاةُ مَثْنٰى مَثْنٰى، تَشَهَّدُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَتَخَشَّعُ، وَتَضَرَّعُ، وَتَمَسْكَنُ، وَتُقْنِعُ يَدَيْكَ يَقُولُ: تَرْفَعُهُمَا إِلٰى رَبِّكَ، مُسْتَقْبِلًا بِبُطُونِهِمَا وَجْهَكَ، وَتَقُولُ: يَارَبِّ يَارَبِّ، وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهِيَ خِدَاجٌ۔

(سنن الترمذي، أَبْوَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّخَشُّعِ فِي الصَّلَاةِ)

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز (کم از کم) دو رکعت ہے، ہر دو رکعت میں تشہد ہے، (باطن میں) عاجزی، اظہار ندامت اور (ظاہر میں) اطمینان ہے، (اور نماز کے بعد) تم اپنے ہاتھوں کو اپنے رب کے سامنے اس طرح اٹھاؤ کہ انکی ہتھیلیوں کا رخ تمہارے چہرہ کی طرف ہو اور تم کہہ رہے ہو "اے میرے رب! اے میرے رب!"۔ (یعنی دعا کرو) اور جو اس طرح نہیں کریگا اسکی وہ نماز ناقص ہے۔

تہجد کے وقت کی دعا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ "اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ لَكَ مُلْكُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَقَوْلُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ، وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ

حَقٌّ، اَللّٰهُمَّ لَکَ أَسْلَمْتُ، وَبِکَ آمَنْتُ، وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِکَ خَاصَمْتُ، وَإِلَیْکَ حَاکَمْتُ، فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ - أَوْ: لَا إِلٰهَ غَيْرُکَ -

(صحيح البخاري، كِتَابُ الجُمُعَةِ، بَابُ التَّهَجُّدِ بِاللَّيْلِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے ''اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَکَ الْحَمْدُ لَکَ مُلْکُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَکَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَکَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِکُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَکَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُکَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُکَ حَقٌّ، وَقَوْلُکَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ، وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اَللّٰهُمَّ لَکَ أَسْلَمْتُ، وَبِکَ آمَنْتُ، وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَیْکَ حَاکَمْتُ، فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ، وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ'' (اے میرے اللہ! ہر طرح کی تعریف تیرے ہی لیے زیبا ہے، تو آسمان اور زمین اور ان میں رہنے والی تمام مخلوق کا سنبھالنے والا ہے اور حمد تمام کی تمام بس تیرے ہی لیے مناسب ہے آسمان اور زمین اور ان کی تمام مخلوقات پر حکومت صرف تیرے ہی لیے ہے اور تعریف تیرے ہی لیے ہے، تو آسمان اور زمین کا نور ہے اور تعریف تیرے ہی لیے زیبا ہے، تو سچا ہے، تیرا وعدہ سچا، تیری ملاقات سچی، تیرا فرمان سچا ہے، جنت سچ ہے، دوزخ سچ ہے، انبیاء سچے ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں اور قیامت کا ہونا سچ ہے۔ اے میرے اللہ! میں تیرا ہی فرماں بردار ہوں اور تجھی پر ایمان رکھتا ہوں، تجھی پر بھروسہ ہے، تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں، تیرے ہی عطا کئے ہوئے دلائل کے ذریعہ بحث کرتا ہوں اور تجھی کو حَکَم بناتا ہوں۔ (اور اظہار بندگی اور تعلیم امت کے لئے فرمایا) پس جو خطائیں مجھ سے پہلے ہوئیں اور جو بعد میں ہوں گی ان سب کی مغفرت فرما، خواہ وہ ظاہر ہوئی ہوں یا پوشیدہ۔ آگے کرنے والا اور پیچھے رکھنے والا تو ہی ہے۔ معبود صرف تو ہی ہے)۔

نمازِ تہجد سے قبل مسواک کرنا چاہیے

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ لِلتَّهَجُّدِ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ۔

(صحيح البخاري، كِتَابُ الجُمُعَةِ، بَابُ طُوْلِ القِيَامِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب نماز تہجد کے لئے اٹھتے تو اپنے منہ (مبارک) کو مسواک سے رگڑتے۔

تہجد میں پہلی دو رکعتیں ہلکی پڑھنی چاہئے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ لِيُصَلِّيَ، افْتَتَحَ صَلَاتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ۔

(صحیح مسلم، کِتَابُ صَلَاةِ الْمُسَافِرِينَ وَقَصْرِهَا، بَابُ الدُّعَاءِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ وَقِيَامِهِ)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رات کو نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی نماز کو دو ہلکی رکعتوں سے شروع فرماتے۔

نمازِ تہجد میں قیام طویل کرنا چاہئے

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ؟ قَالَتْ: مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ، وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُصَلِّيْ أَرْبَعًا، فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّيْ أَرْبَعًا، فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوْتِرَ، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ! إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ، وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ۔

(صحیح مسلم، کِتَابُ صَلَاةِ الْمُسَافِرِينَ وَقَصْرِهَا، بَابُ صَلَاةِ اللَّيْلِ)

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان المبارک میں نماز (تہجد) کس طرح پڑھتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رمضان ہو یا رمضان کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گیارہ رکعتوں سے زیادہ نماز (تہجد) نہیں پڑھتے تھے، چار رکعتیں تو اس طرح پڑھتے کہ ان کی خوبصورتی اور لمبائی کے بارے میں کچھ نہ پوچھو! پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین رکعت وتر پڑھتے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر پڑھنے سے پہلے سوجاتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! میری آنکھیں تو سوتی ہیں پر میرا دل نہیں سوتا۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: لَأَرْمُقَنَّ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اللَّيْلَةَ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ أَوْتَرَ فَذَالِكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً۔

(صحيح مسلم 'كِتَابُ صَلَاةِ الْمُسَافِرِينَ وَقَصْرِهَا' بَابُ الدُّعَاءِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ وَقِيَامِهٖ)

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ (میں نے ارادہ کیا کہ) میں آج کی رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کو دیکھوں گا' (پس وہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو ہلکی رکعتیں پڑھیں' پھر دو لمبی رکعتیں پڑھی لمبی لمبی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھیں اور یہ دونوں پہلی دونوں پڑھی گئی سے (طوالت میں) کم پڑھیں' پھر اس سے کم اور پھر اس سے کم دو رکعات پڑھیں پھر اس سے کم دو رکعات پڑھیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وتر پڑھی تو یہ تیرہ رکعتیں ہوگئیں۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: مَنْ قَامَ بِعَشْرِ آيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الغَافِلِيْنَ، وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ، وَمَنْ قَامَ بِأَلْفِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِيْنَ۔

(سنن أبي داود 'كِتَابُ الصَّلَاةِ' بَابُ تَحْزِيبِ الْقُرْآنِ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص (رات میں) نماز میں کھڑے ہو کر دس آیتیں پڑھے گا وہ غافلوں میں نہیں لکھا جائے گا اور جو رات میں نماز میں کھڑے ہو کر سو آیتیں پڑھے گا وہ فرمانبرداروں میں لکھا جائے گا اور جو ایک ہزار آیتیں پڑھے گا وہ بیحد ثواب پانے والوں میں لکھا جائے گا

نمازِ تہجد پابندی سے پڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: يَا عَبْدَ اللهِ! لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ، فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ۔

(صحيح البخاري 'كِتَابُ الْجُمُعَةِ' بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ تَرْكِ قِيَامِ اللَّيْلِ لِمَنْ كَانَ يَقُومُهُ)

حضرت عبداللہ بن عَمر بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے عبداللہ! فلاں کی طرح نہ ہو جانا کہ وہ رات میں عبادت کرتا تھا پھر رات کی عبادت کو چھوڑ دیا۔

تہجد کے وقت دعا کا اہتمام کرنا چاہیے

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ یَقُولُ: إِنَّ فِي اللَّیْلِ لَسَاعَةً لَا یُوَافِقُھَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ، یَسْأَلُ اللّٰہَ خَیْرًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْیَا وَ الْآخِرَةِ، إِلَّا أَعْطَاہُ إِیَّاہُ، وَ ذَالِکَ کُلَّ لَیْلَةٍ۔

(صحیح مسلم ' کِتَابُ صَلَاةِ الْمُسَافِرِینَ وَقَصْرِھَا ' بَابٌ فِي اللَّیْلِ سَاعَةٌ مُسْتَجَابٌ فِیھَا الدُّعَاءُ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: رات میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس وقت جو مسلمان آدمی اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کی بھلائی مانگے گا تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور عطا فرما دیگا اور یہ گھڑی ہر رات میں ہوتی ہے۔

نماز باجماعت
کے آداب

فہرست عناوین

جماعت کے لئے آنے میں دیری نہیں کرنی چاہئے

جماعت کیلئے پوری تیاری کے ساتھ آنا چاہئے

جماعت کے لئے گھر سے وضو کر کے آنا چاہئے

جماعت کی صف سے متعلق آداب

جماعت میں صف سیدھی رکھیں

جماعت میں سمجھدار لوگوں کو امام کے قریب ہونا چاہئے

صفوں کو ترتیب وار مکمل کرنا چاہئے

اگلی صف میں رہنے کی کوشش ہونی چاہئے

صف میں دائیں جانب رہنے کی کوشش کرنی چاہئے

صف میں اپنے کاندھوں کو نرم رکھنا چاہئے

صف امام کے پیچھے سے شروع کرنا چاہئے

صف کا بایاں جانب خالی نہیں رکھنا چاہئے

صف میں آکر رکعت باندھنا چاہئے

امام کیلئے آداب

امام کا مرتبہ

سب سے بہتر شخص امامت کرے

امام دین کے احکام سے واقفیت رکھے

امام پاکی کا خاص اہتمام رکھے

دوسرے کی مقررہ امامت میں بلا اجازت امامت نہ کی جائے

امام نماز شروع کرنے سے قبل صفوں کی درستگی کا اطمینان کرلے

امام؛ نماز پڑھانے میں کمزوروں اور ضعیفوں وغیرہ کا لحاظ رکھے

امام قراءت کرنے میں مسنون طریقہ کو اختیار کرے

امام؛ سنت و نفل نماز جگہ تبدیل کر کے پڑھے

امام کو نماز کے بعد کس طرف رخ کر کے بیٹھنا چاہئے؟

امام؛ دعا کو اپنے لئے مخصوص نہ کرے

امام؛ اپنے کردار کے سبب مقتدیوں کے لئے پسندیدہ ہو

امام؛ کسی شرعی وجہ سے مقتدی ناراض ہوں تو امامت نہ کرے

امام؛ اپنی ذمہ داری کا خیال رکھے

امام؛ تقوی و پرہیز گاری کا خاص خیال رکھے

امام؛ تعدیلِ ارکان کا خیال رکھے

مقتدی کیلئے آداب

مقتدیوں کو امام؛ مؤذن کی قدر اور تعظیم کرنی چاہئے

مقتدیوں کو پاکی کا خاص خیال رکھنا چاہئے

مقتدی؛ جماعت میں شامل ہونے میں انتظار نہ کرے

مقتدی؛ رکوع میں شامل ہونے سے پہلے تکبیرِ تحریمہ صحیح ادا کرے

مقتدی؛ امام سے پہلے رکوع، سجدہ غیرہ نہ کرے

خواتین گھر میں ہی نماز ادا کریں

فضائل

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ۔ (سورة البقرة، الآية:۴۳)

اللہ تعالی نے فرمایا: اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً۔

(صحيح البخاري، كِتَابُ الأَذَانِ، بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الجَمَاعَةِ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جماعت کے ساتھ نماز اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا الصُّبْحَ، فَقَالَ: أَشَاهِدٌ فُلَانٌ، قَالُوْا: لَا، قَالَ: أَشَاهِدٌ فُلَانٌ، قَالُوْا: لَا، قَالَ: إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ أَثْقَلُ الصَّلَوَاتِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ، وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَأَتَيْتُمُوْهُمَا، وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الرُّكَبِ، وَإِنَّ الصَّفَّ الْأَوَّلَ عَلٰى مِثْلِ صَفِّ الْمَلَائِكَةِ وَلَوْ عَلِمْتُمْ مَا فَضِيْلَتُهُ لَابْتَدَرْتُمُوْهُ، وَإِنَّ صَلَاةَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ أَزْكٰى مِنْ صَلَاتِهِ وَحْدَهُ، وَصَلَاتُهُ مَعَ الرَّجُلَيْنِ أَزْكٰى مِنْ صَلَاتِهِ مَعَ الرَّجُلِ، وَمَا كَثُرَ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى۔

(سنن أبي داود "كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابٌ فِيْ فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو ایک دن فجر کی نماز پڑھائی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا فلاں شخص حاضر ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ کیا فلاں شخص موجود ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں، تب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ دو نمازیں (عشاء اور فجر) منافقین پر بہت بھاری ہوتی ہیں، اگر تم جان لیتے کہ (خاص طور پر) ان دو نمازوں کا کتنا ثواب ہے تو تم گھٹنوں کے بل چل کر آنا بھی ہوتا تو آتے اور صف اول (قربت وثواب میں) فرشتوں کی صف کی طرح ہے، اور اگر تم جان لیتے کہ (صف اول کی شرکت کی) کتنی فضیلت ہے تو یقیناً تم اس کی طرف سبقت کرتے، اور دو آدمیوں کا مل کر نماز پڑھنا تنہا نماز پڑھنے سے افضل ہے اور تین آدمیوں کا مل کر نماز پڑھنا دو آدمیوں کے مل کر نماز پڑھنے سے افضل ہے اور نماز میں جس قدر بھی لوگ ہوں گے اللہ کے نزدیک وہ نماز اتنی ہی پسندیدہ ہوگی۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ مَنْ سَرَّہُ أَنْ یَلْقَی اللّٰہَ غَدًا مُسْلِمًا فَلْیُحَافِظْ عَلٰی ھٰؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ حَیْثُ یُنَادٰی بِھِنَّ ' فَإِنَّ اللّٰہَ شَرَعَ لِنَبِیِّکُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْھُدٰی ' وَإِنَّھُنَّ مِنْ سُنَنِ الْھُدٰی ' وَلَوْ أَنَّکُمْ صَلَّیْتُمْ فِيْ بُیُوتِکُمْ کَمَا یُصَلِّي ھٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِيْ بَیْتِہٖ لَتَرَکْتُمْ سُنَّۃَ نَبِیِّکُمْ ' وَلَوْ تَرَکْتُمْ سُنَّۃَ نَبِیِّکُمْ لَضَلَلْتُمْ ' وَمَا مِنْ رَجُلٍ یَتَطَھَّرُ فَیُحْسِنُ الطُّھُوْرَ ثُمَّ یَعْمِدُ إِلٰی مَسْجِدٍ مِنْ ھٰذِہِ الْمَسَاجِدِ إِلَّا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِکُلِّ خَطْوَۃٍ یَخْطُوْھَا حَسَنَۃً وَیَرْفَعُہٗ بِھَا دَرَجَۃً وَیَحُطُّ عَنْہُ بِھَا سَیِّئَۃً ' وَلَقَدْ رَأَیْتُنَا وَمَا یَتَخَلَّفُ عَنْھَا إِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُومُ النِّفَاقِ ' وَلَقَدْ کَانَ الرَّجُلُ یُؤْتٰی بِہٖ یُھَادٰی بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ حَتّٰی یُقَامَ فِيْ الصَّفِّ۔

(صحیح مسلم "کتاب المساجد" باب صَلاۃُ الْجَمَاعَۃِ مِنْ سُنَنِ الْھُدٰی)

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ جس کسی کو یہ بات خوش کرتی ہے کہ وہ کل کے دن اللہ سے (کامل) مسلمان بن کر ملے تو اسے چاہئے کہ ان نمازوں کو اس جگہ پر ادا کرے جہاں سے انکی نداد یجاتی ہے (یعنی مسجد میں) ' کیونکہ اللہ تعالی نے تمہارے نبی ﷺ کے لئے سنن ہدٰی (ہدایت کے طریقوں) کو جاری فرمایا ہے اور بلاشبہ وہ (مسجد میں نماز ادا کرنا) سنن ہدٰی میں سے ہے' اگر تم اپنے گھروں میں نماز ادا کرو گے جیسا کہ یہ پیچھے رہ جانے والا ادا کرتا ہے تو تم بالضرور اپنے نبی ﷺ کی سنت کو چھوڑ دو گے اور اگر تم نے اپنے نبی ﷺ کی سنت کو چھوڑا تو تم بالضرور گمراہ ہو جاؤ گے۔ جو کوئی شخص اچھی طرح پاکی حاصل کرتا ہے پھر ان مساجد میں سے کسی کا ارادہ کرتا ہے تو ضرور اللہ تعالی اس کے لئے ہر قدم کے بدلے ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک درجہ کو بلند کرتا ہے اور اسکے ایک گناہ کو مٹاتا ہے ۔اور ہم نے اپنے آپکو دیکھا ہے کہ ان (مساجد) سے صرف وہی منافق جس کا نفاق معلوم ہوتا پیچھے رہتا اور بسا اوقات (صحابہ میں سے) ایک شخص کو (طبیعت ناساز ہونے کے باوجود) دو آدمیوں کا سہارا دیکر لایا جاتا اور صف میں کھڑا کیا جاتا۔

عَنْ أَبِي بَکْرِ بْنِ سُلَیْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَۃَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَدَ سُلَیْمَانَ بْنَ أَبِي حَثْمَۃَ فِيْ صَلَاۃِ الصُّبْحِ۔ وَأَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ غَدَا إِلَی السُّوقِ۔ وَمَسْکَنُ سُلَیْمَانَ بَیْنَ الْمَسْجِدِ وَالسُّوقِ۔ فَمَرَّ عَلَی الشِّفَاءِ أُمِّ سُلَیْمَانَ ' فَقَالَ لَھَا: لَمْ أَرَ سُلَیْمَانَ فِيْ الصُّبْحِ؟ فَقَالَتْ: إِنَّہٗ بَاتَ یُصَلِّي، فَغَلَبَتْہُ عَیْنَاہُ۔ فَقَالَ عُمَرُ: لَأَنْ أَشْھَدَ صَلَاۃَ الصُّبْحِ فِيْ الْجَمَاعَۃِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُوْمَ لَیْلَۃً۔

(موطأ مالك 'کتاب السَّھْوِ' مَا جَاءَ فِيْ الْعَتَمَۃِ وَالصُّبْحِ)

حضرت ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے سلیمان بن ابی

حثمہ کو صبح کی نماز میں نہ پایا اور پھر حضرت عمر بن خطاب (نماز سے فارغ ہوکر) بازار کو جانے لگے اور سلیمان کا گھر بازار اور مسجد کے بیچ تھا، پس آپ کا گزر سلیمان کی ماں شفاء کے پاس سے ہوا تو آپ نے ان سے پوچھا: صبح کی نماز میں میں نے سلیمان کو نہیں دیکھا؟ تو (انکی ماں نے) کہا: وہ رات بھر نماز پڑھتا رہا جس کے سبب اس پر نیند کا غلبہ ہوگیا (اور وہ نماز فجر میں شریک نہیں ہوا) حضرت عمر نے فرمایا: یہ کہ میں جماعت کے ساتھ نماز فجر میں حاضر رہوں یہ مجھے ساری رات عبادت کرنے سے پسند ہے۔

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِيْ قَرْيَةٍ وَ لَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِيْهِمُ الصَّلَاةُ إِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ، فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ-

(سنن أبي داود، كِتَاب الصَّلَاةِ، بَابٌ فِي التَّشْدِيدِ فِي تَرْكِ الْجَمَاعَةِ)

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے حضور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تین آدمی کسی بستی یا جنگل میں ہوں اور پھر بھی وہ جماعت سے نماز نہ پڑھیں تو ان پر شیطان مسلط ہوجاتا ہے، پس تم جماعت کو لازم کرلو کیونکہ بھیڑیا اسی بکری کو کھاتا ہے جو ریوڑ سے الگ ہوتی ہے۔

عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

(سنن الترمذي، أبواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في فضل العشاء والفجر في الجماعة)

حضرت بُریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ حضور نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: اندھیروں میں مسجدوں کو (نماز فجر کیلئے) جانے والوں کو تم روز قیامت کامل نور (حاصل ہونے) کی خوشخبری دو۔

عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ: أَعْظَمُ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلَاةِ أَبْعَدُهُمْ فَأَبْعَدُهُمْ مَمْشًى، وَ الَّذِيْ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَنَامُ۔

(صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب فضل صلاة الفجر في جماعة)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز کا سب سے زیادہ اجر پانے والا وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ دور سے مسجد کو آتا ہے، پھر (اس سے بڑھ کر اجر

پانے والا وہ شخص ہے) جواس سے زائد دور سے آتا ہے۔اور جو شخص امام کے ساتھ نماز پڑھنے کا انتظار کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ امام کے ساتھ نماز پڑھتا ہے تو یہ اس شخص سے زیادہ اجر پانے والا ہے جو تنہا نماز پڑھ کر سو جایا کرتا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ فِيْ جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهٗ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ۔

(سنن الترمذي ' أَبْوَابُ السَّفَرِ ' بَابُ ذِكْرِ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْجُلُوسِ فِي الْمَسْجِدِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنے کے بعد بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہے یہاں تک کہ سورج نکل آئے پھر دو رکعتیں (اشراق کی) پڑھے تو اس کے لئے ایک حج اور ایک عمرہ کی طرح ثواب ہے' حضرت انس فرماتے ہیں کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا: پورا، پورا، پورا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِيْ صَلَاةٍ مَا كَانَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ مَا لَمْ يُحْدِثْ۔ فَقَالَ رَجُلٌ أَعْجَمِيٌّ: مَا الْحَدَثُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: اَلصَّوْتُ يَعْنِي الضَّرْطَةَ۔

(صحيح البخاري ' كِتَابُ الْوُضُوءِ ' بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ الْوُضُوءَ إِلَّا مِنَ الْمَخْرَجَيْنِ: مِنَ الْقُبُلِ وَالدُّبُرِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے' انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بندہ اس وقت تک نماز ہی میں رہتا ہے جب تک وہ مسجد میں نماز کا انتظار کرتا ہے۔ تاوقتیکہ وہ حدث نہ کرے۔ ایک عجمی آدمی نے پوچھا کہ اے ابوہریرہ! حدث کیا چیز ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہوا خارج ہونا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِيَ فَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنَ اتِّبَاعِهٖ عُذْرٌ، قَالُوْا: وَمَا الْعُذْرُ؟ قَالَ: خَوْفٌ أَوْ مَرَضٌ، لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ الصَّلَاةُ الَّتِي صَلّٰى۔

(سنن أبي داود ' كِتَابُ الصَّلَاةِ ' بَابٌ فِي التَّشْدِيدِ فِي تَرْكِ الْجَمَاعَةِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا حضور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی شخص (نماز کی طرف) بلانے والے (موذن) کو سنا اور اسکو کوئی عذر اس (بلانے والے) کی بات ماننے سے نہیں روکی (بلکہ بلاعذر وہ جماعت میں حاضر نہیں ہوا) تو وہ جو نماز پڑھا ہے وہ قبول نہیں ہوگی۔

آداب

جماعت کے لئے آنے میں دیری نہیں کرنی چاہئے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلّٰى لِلّٰهِ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فِيْ جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيْرَةَ الأُوْلٰى كُتِبَ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ، وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ۔

(سنن الترمذي، أَبْوَابُ الصَّلَاةِ، بَابٌ فِيْ فَضْلِ التَّكْبِيْرَةِ الأُوْلٰى)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی اللہ (کی رضا) کے لئے جماعت کے ساتھ تکبیر اولیٰ کو پاتے ہوئے نماز پڑھتا ہے تو اسکے لئے دوزخ سے نجات اور نفاق سے نجات لکھ دیجاتی ہے۔

عَنِ الأَسْوَدِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِيْ بَيْتِهِ؟ قَالَتْ: كَانَ يَكُوْنُ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ۔ تَعْنِي خِدْمَةَ أَهْلِهِ۔ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ۔

(صحيح البخاري، كِتَابُ الأَذَانِ، بَابٌ مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَهْلِهِ فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَخَرَجَ)

حضرت اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر میں کیا کیا عمل کرتے تھے؟ آپ نے بتلایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر والوں کے کام کاج (کی مدد) میں رہتے اور جب نماز کا وقت ہوتا تو فوراً (کام کاج چھوڑ کر) نماز کے لیے چلے جاتے ۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: ثَلَاثَةٌ لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُمْ صَلَاةً، مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ، وَرَجُلٌ أَتَى الصَّلَاةَ دِبَارًا۔ وَالدِّبَارُ: أَنْ يَأْتِيَهَا بَعْدَ أَنْ تَفُوْتَهُ۔ وَرَجُلٌ اعْتَبَدَ مُحَرَّرَهُ۔

(سنن أبي داود، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ الرَّجُلِ يَؤُمُّ الْقَوْمَ وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تین آدمیوں کی نماز قبول نہیں فرماتا: ایک وہ شخص جو لوگوں کی ناپسندیدگی کے باوجود ان کی امامت کرے اور دوسرے وہ

شخص جو وقت نکلنے کے بعد نماز کے لئے آئے تیسرے وہ شخص جو کسی آزا کو غلام بنالے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ:لَا تُؤَخَّرُ الصَّلَاةُ لِطَعَامٍ وَ لَا لِغَيْرِهٖ۔

(سنن أبي داود،كِتَاب الْأَطْعِمَةِ،بَابٌ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَالْعَشَاءُ)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نماز کے لئے کھانے یا کسی اور کام کی وجہ سے تاخیر نہ کی جائے۔

جماعت کے لئے پوری تیاری کے ساتھ آنا چاہئے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تَقُوْلُ:سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:لَا يُصَلّٰى بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ،وَلَا وَهُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ-

(مسند الإمام أحمد بن حنبل "مسند النساء)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے، آپ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: کوئی شخص کھانا سامنے آجانے پر اور بول وبراز کے تقاضے کو دبا کر نماز نہ پڑھے۔

جماعت کے لئے گھر سے وضو کر کے آنا چاہئے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ:مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ رَاحَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا،أَعْطَاهُ اللّٰهُ مِثْلَ أَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا وَحَضَرَهَا،لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا۔

(سنن أبي داود،كِتَاب الصَّلَاةِ،بَابٌ فِيمَنْ خَرَجَ يُرِيدُ الصَّلَاةَ فَسُبِقَ بِهَا)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص (گھر میں) اچھی طرح وضو کر کے مسجد کے لئے نکلے اور جب وہاں پہنچے تو دیکھے کہ لوگ نماز سے فارغ ہو چکے ہیں (یعنی جماعت ہو چکی ہے) تو اللہ تعالیٰ اس کو بھی اتنا ہی ثواب دیں گے جتنا اس شخص کو ملا ہے جس نے جماعت کے ساتھ نماز پڑھی ہو۔اور جماعت سے نماز پڑھ چکنے والوں کے اجر میں بھی کچھ کمی نہ ہوگی۔

جماعت کی صف سے متعلق آداب

جماعت میں صف سیدھی رکھیں

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُسَوِّي صُفُوفَنَا حَتّٰى كَأَنَّمَا يُسَوِّيْ بِهَا الْقِدَاحَ، حَتّٰى رَأٰى أَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ، ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ، حَتّٰى كَادَ يُكَبِّرُ فَرَأٰى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهُ مِنَ الصَّفِّ، فَقَالَ: عِبَادَ اللّٰهِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ، أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ۔

(صحیح مسلم، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ، وَإِقَامَتِهَا)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری صفوں کو اس طرح سیدھا کرتے تھے گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے ساتھ تیروں کو سیدھا کر رہے ہیں، یہاں تک کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا کہ ہم نے آپ سے اس بات کو سمجھ لیا ہے۔ پھر ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھانے کے لئے کھڑے ہوئے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکبیر کہنے والے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دیہاتی آدمی کے سینہ کو صف سے نکلا ہوا دیکھا تو فرمایا: اے اللہ کے بندو! اپنی صفوں کو سیدھی رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں کے درمیان پھوٹ ڈال دے گا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهٖ، فَقَالَ: أَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ، وَتَرَاصُّوْا، فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِيْ۔

(صحيح البخاري "كِتَابُ الأَذَانِ" بَابُ إِقْبَالِ الإِمَامِ عَلَى النَّاسِ، عِنْدَ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نماز کے لیے تکبیر کہی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا چہرہ ہماری طرف کیا اور فرمایا: اپنی صفیں برابر کرلو اور مل کر کھڑے ہو جاؤ۔ بلاشبہ میں تم کو اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: سَوُّوْا صُفُوفَكُمْ، فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ۔

(صحيح البخاري "كِتَابُ الأَذَانِ" بَابٌ: إِقَامَةُ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صفیں برابر

رکھو کیونکہ صفوں کا برابر رکھنا نماز کے قائم کرنے میں داخل ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ أَخَذَهُ بِيَمِينِهٖ ثُمَّ الْتَفَتَ، فَقَالَ: اِعْتَدِلُوْا، سَوُّوْا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ أَخَذَهُ بِيَسَارِهٖ، فَقَالَ: اِعْتَدِلُوْا سَوُّوْا صُفُوفَكُمْ۔

(سنن أبي داود "كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اس (صفوں کو درست کرنے کی) لکڑی کو داہنے ہاتھ میں لے کر التفات کرتے ہوئے فرماتے سیدھے ہوجاؤ اور صفوں کو برابر کرو پھر (اس لکڑی کو) بائیں ہاتھ میں لیتے اور فرماتے سیدھے ہوجاؤ اور صفوں کو درست کرو۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: أَقِيْمُوْا الصُّفُوفَ، فَإِنَّمَا تَصُفُّوْنَ بِصُفُوْفِ الْمَلَائِكَةِ وَحَاذُوْا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ، وَسُدُّوْا الْخَلَلَ، وَلِيْنُوْا فِيْ أَيْدِيْ إِخْوَانِكُمْ، وَلَا تَذَرُوْا فُرُجَاتٍ لِلشَّيْطَانِ، وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا، وَصَلَهُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی، وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، مُسْنَدُ الْمُكْثِرِينَ مِنَ الصَّحَابَةِ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم صفوں کو سیدھی رکھو۔ کیونکہ تم فرشتوں کی صفوں کے مطابق صف بناتے ہو۔ کاندھوں کو برابر رکھو خالی جگہوں کو پر کرو اپنے (مصلی) بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہوجاؤ اور شیطان کے لئے خالی جگہ نہ چھوڑو اور جو صف کو ملاتا ہے تو اللہ اسے (اپنی رحمت سے) ملاتا ہے اور جو صف کو کاٹتا ہے تو اللہ اسے کاٹتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ: مَنْ سَدَّ فُرْجَةً فِيْ صَفٍّ رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً، وَبَنٰى لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔

(المعجم الأوسط، بَابُ الْمِيمِ)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی صف کی خالی جگہ کو پر کرتا ہے تو اللہ تعالی اس وجہ سے اسکے لئے ایک درجہ بلند فرماتا ہے اور اسکے لئے جنت میں ایک گھر بناتا ہے۔

جماعت میں سمجھدار لوگوں کو امام کے قریب ہونا چاہئے

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِيْ الصَّلَاةِ وَيَقُوْلُ: لَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ، لِيَلِيَنِي مِنْكُمْ أُوْلُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ۔ قَالَ أَبُو مَسْعُوْدٍ: فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ أَشَدُّ اخْتِلَافًا۔

(سنن النسائي، كِتَابُ الْإِمَامَةِ، باب مَنْ يَلِي الْإِمَامَ ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ)

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضوررسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز (کے لئے صف بندی) میں (صف کی درستگی کو ملاحظہ کرنے کے لئے) ہم لوگوں کے مونڈھوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اورآپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ تم لوگ (صف میں) آگے پیچھے نہ کھڑے ہوں ورنہ تم لوگوں کے دلوں میں اختلاف پیدا ہوجائے گا، اور میرے قریب (پہلی صف میں) وہ حضرات رہیں جو عقل مند سمجھ بوجھ والے ہیں، پھر وہ لوگ رہیں گے جو کہ (سمجھداری میں) ان سے نزدیک ہیں، اس کے بعد وہ لوگ جو ان سے نزدیک ہیں۔ ابومسعود نے کہا کہ لیکن آج تم سخت اختلاف میں پڑ گئے ہو۔

صفوں کو ترتیب وار مکمل کرنا چاہئے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ قَالَ: أَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ، ثُمَّ الَّذِيْ يَلِيْهِ، فَمَا كَانَ مِنْ نَقْصٍ فَلْيَكُنْ فِيْ الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ-

(سنن أبي داود، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضوررسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پہلے اگلی صف کو پورا کرو پھراس کو جو اس کے بعد ہو اور اگر (صف پوری ہونے میں) کوئی کسر رہ جائے تو وہ آخری صف میں ہو۔

اگلی صف میں رہنے کی کوشش ہونی چاہئے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ رَأٰى فِيْ أَصْحَابِهٖ تَأَخُّرًا، فَقَالَ لَهُمْ: تَقَدَّمُوْا فَأْتَمُّوْا بِي، وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ، لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُوْنَ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ۔

(صحيح مسلم، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ، وَإِقَامَتِهَا)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضوررسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ

میں (اگلی صف سے) پیچھے رہنے کو دیکھا تو ان سے فرمایا: آگے بڑھو اور میری اقتداء کرو اور تمہارے بعد والے تمہاری اقتداء کریں، جو لوگ (پہلی صف سے) ہمیشہ پیچھے رہتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ (دخولِ جنت میں) پیچھے کر دیتا ہے۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ وَ مَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَعَلَى الثَّانِي؟ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ وَ مَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَعَلَى الثَّانِي؟ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ وَ مَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ ـ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَعَلَى الثَّانِي؟ قَالَ: وَعَلَى الثَّانِي. وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ: سَوُّوْا صُفُوفَكُمْ، وَ حَاذُوْا بَيْنَ مَنَاكِبِكُمْ، وَلِينُوْا فِيْ أَيْدِيْ إِخْوَانِكُمْ، وَ سُدُّوْا الْخَلَلَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ فِيْمَا بَيْنَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْحَذَفِ ـ يَعْنِي: أَوْلَادَ الضَّأْنِ الصِّغَارَ ـ

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، تتمة مسند الأنصار)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا صف اول کے نمازیوں پر اللہ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! دوسری پر؟ آپ نے فرمایا: اللہ اور اس کے فرشتے پہلی صف پر رحمت بھیجتے ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا: دوسری پر؟ آپ نے پھر فرمایا: اللہ اور اس کے فرشتے پہلی صف پر رحمت بھیجتے ہیں۔ صحابہ نے پھر عرض کیا: دوسری پر؟ تو آپ نے (تیسری مرتبہ) فرمایا: دوسری پر بھی۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا صفوں کو سیدھا رکھا کرو، کندھوں کو ملالیا کرو اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جایا کرو، درمیان میں خلا پر کر لیا کرو، کیونکہ شیطان بکری کے چھوٹے بچوں کی طرح تمہاری صفوں میں گھس جاتا ہے۔

صف میں دائیں جانب رہنے کی کوشش کرنی چاہئے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ وَ مَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلٰى مَيَامِنِ الصُّفُوفِ-

(سنن أبي داود "كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ مَنْ يُسْتَحَبُّ أَنْ يَلِيَ الْإِمَامَ فِي الصَّفِّ وَكَرَاهِيَةِ التَّأَخُّرِ)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صف میں داہنی جانب کھڑے ہونے والوں اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرماتا ہے اور فرشتے ان کے لئے دعا کرتے ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ: لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُوْنَ

عَنِ الصَّفِ الْأَوَّلِ حَتّٰی یُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ۔

(سنن أبي داود، کِتَابُ الصَّلَاةِ "بَابُ صَفِّ النِّسَاءِ وَكَرَاهِيَةِ التَّأَخُّرِ عَنِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ)"

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگ پہلی صف سے دور ہوتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو جہنم میں بھی سب سے پچھلے (درجہ میں) ڈالے گا۔

صف میں اپنے کاندھوں کو نرم رکھنا چاہئے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: خِيَارُكُمْ أَلْيَنُكُمْ مَنَاكِبَ فِي الصَّلَاةِ۔ (سنن أبي داود "کِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو نماز میں اپنے کاندھوں کو نرم رکھتے ہیں (تاکہ صف کی درستگی برقرار رکھنے میں آسانی ہو)

صف امام کے پیچھے سے شروع کرنا چاہئے

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: تَوَسَّطُوا الْإِمَامَ، وَسُدُّوا الْخَلَلَ۔ (السنن الکبری، کِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ مَقَامِ الْإِمَامِ مِنَ الصَّفِّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (صف اس طرح سے باندھوں کہ) امام کو درمیان میں کرو اور خالی جگہوں کو پر کرو۔

عَنْ أَبِي بُرْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُوْنَ خَلْفَ الْإِمَامِ وَإِلَّا فَعَنْ يَمِيْنِهٖ۔

(مجمع الزوائد، کِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ مِنْهُ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ وَمَيْمَنَةِ الْإِمَامِ)

حضرت ابوبردہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تم سے ہو سکے تو (نماز میں) امام کے پیچھے کھڑے رہو ورنہ اسکے دائیں جانب۔

صف کا بایاں جانب خالی نہیں رکھنا چاہئے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: مَنْ عَمَّرَ جَانِبَ الْمَسْجِدِ الْأَيْسَرِ لِقِلَّةِ أَهْلِهٖ، فَلَهٗ أَجْرَانِ۔ (المعجم الکبیر، باب العین)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی مسجد کے داہنی جانب کو (وہاں لوگوں کے کم ہونے کے سبب) آباد کرتا ہے تو اسکے لئے دو اجر ہیں۔

صف میں آکر رکعت باندھنا چاہیئے

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ انْتَهٰى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِعٌ، فَرَكَعَ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَى الصَّفِّ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ: زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ۔

(صحيح البخاري، كِتَابُ الأَذَانِ، بَابُ إِذَا رَكَعَ دُونَ الصَّفِّ)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ وہ (باجماعت نماز پڑھنے کے لیے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت رکوع میں تھے۔ اس لیے صف تک پہنچنے سے پہلے ہی انہوں نے رکوع کرلیا، پھر اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تمہارا شوق اور زیادہ کرے لیکن دوبارہ ایسا نہ کرنا (صف میں آکر رکعت میں شامل ہونا)۔

اِمام کے لئے آداب

امام کا مرتبہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: اَلرَّحْمَةُ تَنْزِلُ عَلَى الْإِمَامِ ثُمَّ عَلٰى مَنْ عَلٰى يَمِيْنِهِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ۔

(زجاجة المصابيح، كتاب الصلاة، باب فضل الأذان)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (حالتِ نماز میں) رحمت (سب سے پہلے) امام پر نازل ہوتی ہے، پھر اس شخص پر جو امام کے سیدھی جانب (قریب ہونے میں) اول ہے، اس کے بعد جو اول ہے (اسی ترتیب سے رحمت نازل ہوتی جاتی ہے)

عَن عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: أَفْضَلُ النَّاسِ فِي الْمَسْجِدِ الإِمَامُ ثُمَّ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ مَنْ عَلٰى يَمِينِ الْإِمَامِ۔

(الفتح الكبير، حرف الْهمزَة)

حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد میں لوگوں میں سب سے افضل امام ہوتا ہے، پھر موذن پھر جو امام کے دائیں جانب ہوتا ہے۔

سب سے بہتر شخص امامت کرے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ: اِجْعَلُوْا أَئِمَّتَكُمْ خِيَارَكُمْ فَاِنَّهُمْ وَفْدُكُمْ فِيْمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ۔

(السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الصلاة، باب اجعلوا أئمتكم خياركم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے میں کے بہترین لوگوں کو اپنا امام بناؤ، کیونکہ وہ تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان نمائندہ ہیں۔

عَنْ مَرْثَدِ بْنِ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَكَانَ بَدْرِيًّا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: إِنْ سَرَّكُمْ أَنْ تُقْبَلَ صَلَاتُكُمْ فَلْيَؤُمَّكُمْ خِيَارُكُمْ، فَإِنَّهُمْ وَفْدُكُمْ فِيْمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ۔

(المستدرك على الصحيحين، كِتَابُ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ)

حضرت مرثد بن ابومرثد غنوی رضی للہ تعالی عنہ سے روایت ہے جو کہ بدری صحابی ہیں انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہیں یہ بات خوش کرتی ہے کہ تمہاری نمازیں قبول ہوں تو چاہئے کہ تم میں کے اچھے لوگ تمہاری امامت کریں، کیونکہ وہ تمہارے اور تمہارے رب عزوجل کے درمیان تمہارے نمائندہ ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: إِنْ سَرَّكُمْ أَنْ تُزَكُّوْا صَلَاتَكُمْ فَقَدِّمُوْا خِيَارَكُمْ۔

(سنن الدارقطني، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ ذِكْرِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَمَا يُجْزِي فِيهِمَا)

حضرت ابوہریرہ رضی للہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہیں اس بات سے خوشی ہوتی ہے کہ تم اپنی نمازوں کو (خرابیوں سے) پاک رکھو تو تم اپنے میں کے اچھے لوگوں کو (امامت کے لئے) آگے بڑھاؤ۔

امام دین کے احکام سے واقفیت رکھے

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً، فَإِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَفْقَهُهُمْ فِي الدِّيْنِ، فَإِنْ كَانُوْا فِي الْفِقْهِ سَوَاءً فَأَقْرَؤُهُمْ لِلْقُرْآنِ، وَلَا يَؤُمَّ الرَّجُلُ فِي سُلْطَانِهِ، وَلَا يُقْعَدُ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ إِلَّا بِإِذْنِهٖ۔

(المعجم الكبير" باب العين)

حضرت عقبہ بن عَمر و رضی للہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :قوم کی امامت وہ کرے جوان میں پہلے ہجرت کرنے والا ہے اور اگر ہجرت کرنے میں وہ سب برابر ہیں تو پھر جوان میں دین کی زیادہ فقہ (سمجھ رکھنے) والا ہے اور اگر فقہ میں وہ سب برابر ہیں تو پھر جوان میں قرآن کا اچھا قاری ہے اور کسی شخص کی مقررہ امامت میں امامت نہ کی جائے اور نہ ہی کسی کی باعزت جگہ پر بلا اسکی اجازت بیٹھا جائے۔

امام پاکی کا خاص اہتمام رکھے

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَرْقَمِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ:أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ فَأَخَذَ بِيَدِ رَجُلٍ فَقَدَّمَهُ,وَكَانَ إِمَامَ قَوْمِهِ,وَقَالَ:سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُولُ:إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ وَوَجَدَ أَحَدُكُمُ الْخَلاَءَ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلاَءِ۔

(سنن الترمذي'أَبْوَابُ الطَّهَارَةِ'بَابُ مَا جَاءَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ...)

حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نماز کی اقامت کہی گئی تو عبداللہ بن ارقم نے ایک شخص کا ہاتھ پکڑا اور اسے آگے بڑھا دیا جبکہ وہ (یعنی عبداللہ) قوم کے امام تھے اور عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ (میں نے یہ اس لئے کیا کہ) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب نماز کی اقامت ہو اور کسی کو قضائے حاجت ہو تو پہلے بیت الخلاء جائے (پھر اچھی طرح پاکی حاصل کر کے نماز پڑھے)۔

عَنْ شَبِيبٍ أَبِي رَوْحٍ مِنْ ذِي الْكَلاَعِ عَنْ رَجُلٍ أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَلصُّبْحَ فَقَرَأَ بِالرُّومِ فَتَرَدَّدَ فِيْ آيَةٍ' فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: إِنَّهُ يَلْبِسُ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ أَنَّ أَقْوَامًا مِنْكُمْ يُصَلُّونَ مَعَنَا لاَ يُحْسِنُوْنَ الْوُضُوءَ'فَمَنْ شَهِدَ الصَّلاَةَ مَعَنَا فَلْيُحْسِنِ الْوُضُوءَ۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل'حديث أبي روح الكلاعي رضي الله عنه)

شبیب ابوروح ذوالکلاع رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے وہ ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فجر کی نماز حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورہ روم کی تلاوت فرمائی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک آیت میں تردد ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز پڑھ چکے تو ارشاد فرمایا: بے شک ہم پر قرآن کو یہ چیز مشتبہ کرتی ہے کہ تم میں کے بعض لوگ ہمارے ساتھ نماز میں اس حالت میں حاضر ہوجاتے ہیں کہ وہ اچھی طرح وضو نہیں کرتے' پس جو کوئی ہمارے ساتھ نماز میں حاضر ہو تو اسے چاہئے کے اچھی طرح وضو کرے۔ (جب مقتدی کی پاکی میں نقص کا یہ نقصان ہے تو امام کی پاکی میں نقص کس قدر نقصان دہ ہوگا)۔

دوسرے کی مقررہ امامت میں بلا اجازت امامت نہ کی جائے

عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لَا یُؤَمُّ الرَّجُلُ فِيْ سُلْطَانِہٖ وَلَا یُجْلَسُ عَلٰی تَکْرِمَتِہٖ إِلَّا بِإِذْنِہٖ۔

(سنن النسائی الکبری، کتاب الإمامۃ، باب اجتماع القوم وفیہم الوالي)

حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی شخص کی مقررہ امامت میں امامت نہ کی جائے اور نہ ہی کسی کی باعزت جگہ پر بلا اجازت بیٹھا جائے۔

امام نماز شروع کرنے سے قبل صفوں کی درستگی کا اطمینان کرلے

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ إِذَا قَامَ إِلَی الصَّلَاۃِ أَخَذَہٗ بِیَمِیْنِہٖ ثُمَّ الْتَفَتَ، فَقَالَ: اِعْتَدِلُوْا، سَوُّوْا صُفُوْفَکُمْ ثُمَّ أَخَذَہٗ بِیَسَارِہٖ، فَقَالَ: اِعْتَدِلُوْا سَوُّوْا صُفُوْفَکُمْ۔

(سنن أبي داود" کِتَابُ الصَّلَاۃِ، بَابُ تَسْوِیَۃِ الصُّفُوْفِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اس (لکڑی کو جو صف درست کرنے کیلئے تھی) کو داہنے ہاتھ میں لے کر التفات کرتے ہوئے فرماتے: سیدھے ہو جاؤ اور صفوں کو برابر کرو پھر اس (لکڑی) کو بائیں ہاتھ میں لیتے اور فرماتے سیدھے ہو جاؤ اور صفوں کو درست کرو۔

امام نماز پڑھانے میں کمزوروں اور ضعیفوں وغیرہ کا لحاظ رکھے

عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! لَا أَکَادُ أُدْرِکُ الصَّلَاۃَ مِمَّا یُطَوِّلُ بِنَا فُلَانٌ، فَمَا رَأَیْتُ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فِيْ مَوْعِظَۃٍ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْ یَوْمِئِذٍ، فَقَالَ: أَیُّہَا النَّاسُ إِنَّکُمْ مُنَفِّرُوْنَ؟! فَمَنْ صَلّٰی بِالنَّاسِ فَلْیُخَفِّفْ فَإِنَّ فِیْہِمُ الْمَرِیْضَ وَالضَّعِیْفَ وَذَا الْحَاجَۃِ۔

(صحیح البخاری، کتاب العلم، باب الغضب في الموعظۃ والتعلیم اذا رأی ما یکرہ)

حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے تو جماعت سے نماز پڑھنا مشکل ہو گیا ہے کیونکہ فلاں صاحب نماز (بہت) لمبی پڑھاتے ہیں۔ ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کبھی وعظ میں اس دن سے زیادہ غصہ میں نہیں دیکھا، آپ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگو تم نفرت دلانے لگے ہو، دیکھو جو کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے وہ ہلکی نماز پڑھائے کیوں کہ ان میں کوئی بیمار ہوتا ہے کوئی کمزور اور کوئی ضرورت والا۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيْهِمُ السَّقِيْمَ وَالضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ وَإِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْيُطَوِّلْ مَاشَاءَ۔

(صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب اذا صلى لنفسه فليطول ما شاء)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی پڑھائے۔ کیونکہ ان میں بیمار' ضعیف' اور بوڑھے (بھی) ہوتے ہیں اور جب تم میں سے کوئی اپنے لئے نماز پڑھے تو جتنا چاہے طویل کرے۔

امام' قراءت کرنے میں مسنون طریقہ کو اختیار کرے

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: مَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ فُلَانٍ، لِإِمَامٍ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ، قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ: فَصَلَّيْتُ خَلْفَهُ، فَكَانَ يُطِيْلُ الْأُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ، وَيُخَفِّفُ الْأُخْرَيَيْنِ، وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ، وَيَقْرَأُ فِي الْأُوْلَيَيْنِ مِنَ الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ، وَيَقْرَأُ فِي الْأُوْلَيَيْنِ مِنَ الْعِشَاءِ مِنْ وَسَطِ الْمُفَصَّلِ، وَيَقْرَأُ فِي الْغَدَاةِ بِطِوَالِ الْمُفَصَّلِ۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل' مُسْنَدُ الْمُكْثِرِينَ مِنَ الصَّحَابَةِ' مُسْنَدُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ)

سلیمان بن یسار سے روایت ہے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: میں نے فلاں شخص سے زیادہ کسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کے مشابہ نماز پڑھاتے نہیں دیکھا جو کہ مدینہ میں ایک امام ہیں' سلیمان بن یسار کہتے ہیں میں نے اس (امام) کے پیچھے نماز پڑھی' وہ ظہر کی پہلی دو رکعتوں کو طویل کرتے اور بعد کی دو کو ہلکی' وہ عصر کو ہلکی پڑھاتے' مغرب کی پہلی دو رکعتوں میں قصارِ مفصّل پڑھتے' عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں اوساطِ مفصل پڑھتے اور صبح کی نماز میں طوالِ مفصل پڑھتے۔

توضیح: أَمَّا الطِّوَالُ فَمِنْ سُوْرَةِ الْحُجُرَاتِ إِلَى الْبُرُوْجِ، وَأَمَّا الْأَوْسَاطُ فَمِنَ الْبُرُوْجِ إِلٰى سُوْرَةِ (لَمْ يَكُنْ): وَأَمَّا الْقِصَارُ فَمِنْ سُوْرَةِ (لَمْ يَكُنْ): إِلٰى آخِرِ الْقُرْآنِ۔ (مرقاة المفاتيح' [كِتَابُ الصَّلَاةِ]' [بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ])

طوالِ مفصّل: سورہ الْحُجُرَاتُ سے سورہ الْبُرُوْجُ تک' اوساطِ مفصل: سورہ الْبُرُوْجُ سے سورہ ''لَمْ يَكُنْ (اَلْبَيِّنَةُ) تک اور قصارِ مفصل: سورہ ''لَمْ يَكُنْ'' سے اخیر قرآن تک ہے۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا الظُّهْرَ فَرُبَّمَا أَسْمَعَنَا الْآيَةَ، وَكَانَ يُطَوِّلُ الرَّكْعَةَ الْأُوْلٰى مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، وَيُطَوِّلُ الرَّكْعَةَ الْأُوْلٰى مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ، فَظَنَنَّا أَنَّهُ يُرِيدُ بِذَالِكَ أَنْ يُدْرِكَ النَّاسُ الرَّكْعَةَ الْأُوْلٰى۔

(مصنف عبدالرزاق، کِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں نمازِ ظہر پڑھاتے تو (قراءت سے واقف کرانے کے لئے) بسااوقات ہمیں آیت سناتے، آپ علیہ السلام نمازِ فجر کی پہلی رکعت کو طویل کرتے اور ظہر کی پہلی رکعت کو بھی طویل کرتے۔ ہم سمجھ گئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس طرح اس لئے کرتے تاکہ لوگ پہلی رکعت کو پاسکیں۔

امام، سنت ونفل نماز جگہ بدل کر پڑھے

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: لَا يُصَلِّ الْإِمَامُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ حَتّٰى يَتَحَوَّلَ۔

(سنن أبی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب الامام یتطوع فی مکانہ)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امام جگہ بدلے بغیر اس جگہ (سنت ونفل) نماز نہ پڑھے جس جگہ فرض پڑھا ہے۔

امام کو نماز کے بعد کس طرف رخ کر کے بیٹھنا چاہئے؟

عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ هَلَبَ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فَيَنْصَرِفُ عَلٰى جَانِبَيْهِ جَمِيْعًا عَلٰى يَمِيْنِهٖ وَعَلٰى شِمَالِهٖ۔

(سنن الترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء فی الانصراف عن یمینہ وعن یسارہ)

حضرت قبیصہ بن ہلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کو نماز پڑھا کر دونوں جانب (کبھی) دائیں اور (کبھی) بائیں طرف پلٹ کر بیٹھتے تھے۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى صَلَاةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ

(صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب یقبل الامام الناس اذا مسلم)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کوئی نماز پڑھتے تو اپنے چہرہ اقدس کا ہماری طرف رخ فرماتے۔

امام، دعا کو اپنے لئے مخصوص نہ کرے

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: ثَلَاثٌ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَّفْعَلَهُنَّ: لَا يَؤُمُّ رَجُلٌ قَوْمًا فَيَخُصَّ نَفْسَهُ بِالدُّعَاءِ دُوْنَهُمْ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ، وَلَا يَنْظُرَ فِيْ قَعْرِ بَيْتٍ قَبْلَ أَنْ يَّسْتَأْذِنَ، فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ دَخَلَ، وَلَا يُصَلِّيْ وَهُوَ حَقِنٌ حَتّٰى يَتَخَفَّفَ۔

(سنن أبي داؤد، كتاب الطهارة، باب أيصلي الرجل وهو حاقن)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین کام ایسے ہیں جن کا کرنا کسی کے لئے جائز نہیں: کوئی شخص قوم کی اس طرح امامت نہ کرے کہ (جب وہ دعا کرے تو) وہ ان کو چھوڑ کر صرف اپنے لئے دعا کرے، اگر اس نے ایسا کیا تو یقینا اس نے ان کے ساتھ خیانت کی۔ اور کوئی شخص کسی کے گھر میں بلا اجازت نہ جھانکے، اگر ایسا کیا تو (ایسا ہے کہ) یقینا وہ اندر ہی چلا گیا۔ اور کوئی شخص پاخانہ اور پیشاب کے دباؤ کے وقت نماز کے لئے کھڑا نہ ہو یہاں تک کہ وہ (دباؤ) سے ہلکا ہو جائے۔

امام اپنے کردار کے سبب مقتدیوں کے لئے پسندیدہ ہو

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: ثَلَاثَةٌ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: عَبْدٌ أَدّٰى حَقَّ اللهِ وَحَقَّ مَوْلَاهُ، وَرَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ بِهٖ رَاضُوْنَ، وَرَجُلٌ يُّنَادِيْ بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ۔

(سنن الترمذي، كتاب صفة الجنة، باب ما جاء في صفة أنهار الجنة)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین (طرح کے لوگ) قیامت کے دن مشک کے ٹیلوں پر رہیں گے: ایک وہ غلام جس نے اللہ کا حق ادا کیا اور اپنے مالک کا بھی حق ادا کیا، اور دوسرا وہ شخص جو لوگوں کی امامت کیا اور لوگ اُس سے راضی تھے۔ تیسرا وہ شخص جو دن رات پانچوں نمازوں کی اذان دیتا ہے۔

امام، کسی شرعی وجہ سے مقتدی ناراض ہوں تو امامت نہ کرے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ ثَلَاثَةً رَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهٗ کَارِهُوْنَ، وَ امْرَأَةٌ بَاتَتْ وَ زَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ، وَ رَجُلٌ سَمِعَ حَيَّ عَلَی الْفَلَاحِ ثُمَّ لَمْ يُجِبْ۔

(سنن الترمذي، کتاب الصلاة، باب ما جاء من أم قوما وهم له کارهون)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین آدمیوں پر لعنت بھیجی ہے۔ جو شخص کسی قوم کی امامت کرے اور وہ (کسی شرعی بنیاد پر) اسے نہ چاہتے ہوں، وہ عورت جو اس حال میں رات گذارے کہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہو اور وہ شخص جو ''حَيَّ عَلَی الْفَلَاحِ'' (یعنی اذان) سنے اور جواب نہ دے (اور نماز کے لئے حاضر نہ ہو)۔

عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِيْنَارٍ اَلْهُذَلِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا تُقْبَلُ مِنْهُمْ صَلَاةٌ وَ لَا تَصْعَدُ إِلَی السَّمَاءِ وَ لَا تُجَاوِزُ رُؤُوْسَهُمْ، رَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَ هُمْ لَهٗ کَارِهُوْنَ، وَ رَجُلٌ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ وَ لَمْ يُؤْمَرْ، وَ امْرَأَةٌ دَعَاهَا زَوْجُهَا مِنَ اللَّيْلِ فَأَبَتْ عَلَيْهِ۔

(صحيح ابن خزيمة، کتاب الامامة في الصلاة وما فيها من السنن، باب الزجر عن امامة المرء من يکره امامته)

حضرت عطاء بن دینار ہذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین اشخاص ایسے ہیں جن کی نماز قبول نہیں ہوتی اور نہ ہی آسمان کی طرف بلند ہوتی ہے اور نہ ان کے سروں سے آگے بڑھتی ہے: (۱) وہ شخص جو کسی قوم کی امامت کیا جب کہ وہ لوگ اس کو ناپسند کرتے ہیں (۲) وہ آدمی جو جنازہ کی نماز پڑھایا جب کہ اس کو حکم نہیں دیا گیا (۳) وہ عورت جس کو اس کا شوہر رات میں (ہمبستری کے لئے) بلوایا اور وہ اس کا انکار کی۔

امام، اپنی ذمہ داری کا خیال رکھے

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ: اَلْإِمَامُ ضَامِنٌ وَ الْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ، اَللّٰهُمَّ أَرْشِدِ الْأَئِمَّةَ وَ اغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِيْنَ۔

(سنن الترمذي، کتاب الصلاة، باب ما جاء أن الامام ضامن والمؤذن مؤتمن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امام (لوگوں کی نمازوں کا) ذمہ دار ہے اور مؤذن پر (نماز اور روزوں کے وقت کے معاملہ میں) بھروسہ کیا جاتا ہے، اے اللہ اماموں کو ہدایت دے اور مؤذنوں کو بخش دے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: يُصَلُّوْنَ لَكُمْ، فَإِنْ أَصَابُوْا فَلَكُمْ، وَإِنْ أَخْطَئُوْا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ۔

(صحيح البخاري، كِتَابُ الأَذَانِ، بَابُ إِذَا لَمْ يُتِمَّ الإِمَامُ وَأَتَمَّ مَنْ خَلْفَهُ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر وہ (امام) درست کرینگے تو وہ تمہارے حق میں ہوگا اور اگر وہ غلطی کرینگیں تو تمہارے حق میں ہوگا (کہ تم گنہگار نہیں ہو گے) اور ان (اماموں) پر (غلطی کا) وبال ہوگا۔

امام، تقوی و پرہیزگاری کا خاص خیال رکھے

عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَمَّ قَوْمًا فَلْيَتَّقِ اللهَ، وَلْيَعْلَمْ أَنَّهُ ضَامِنٌ مَسْؤُوْلٌ لِمَا ضَمِنَ، وَإِنَّ أَحْسَنَ كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ صَلَّى خَلْفَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَصَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا، وَمَا كَانَ مِنْ نَقْصٍ فَهُوَ عَلَيْهِ۔

(الترغيب والترهيب، كتاب الصلاة، الترغيب في الامامة مع الاتمام والاحسان والترهيب منها عند)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی کسی قوم کی امامت کیا اس کو چاہئے کہ اللہ سے ڈرے اور جان لے کہ وہ ذمہ دار ہے اس کو اس کی ذمہ داری کے متعلق (قیامت کے دن) پوچھا جائیگا، اگر وہ (امامت کی ذمہ داری کو) عمدگی سے انجام دیا تو اس کے لئے اس کے پیچھے نماز پڑھنے والے تمام مصلیوں کے اجر کے برابر اجر ملے گا اور ان مصلیوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں کی جائیگی، اور جو کچھ (امامت میں) نقص ہوگا اس کا وبال اسی (امام) پر ہوگا۔

امام، تعدیلِ ارکان کا خیال رکھے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: إِنِّي لَا آلُوْ أَنْ أُصَلِّيَ بِكُمْ، كَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا۔ قَالَ ثَابِتٌ: كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَصْنَعُ شَيْئًا لَمْ أَرَكُمْ تَصْنَعُوْنَهُ. كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَامَ حَتّٰى يَقُوْلَ الْقَائِلُ: قَدْ نَسِيَ، وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتّٰى يَقُوْلَ الْقَائِلُ: قَدْ نَسِيَ۔

(صحيح البخاري، كِتَابُ الأَذَانِ، بَابُ الْمُكْثِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ میں نے جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا تھا بالکل اسی طرح تم لوگوں کو نماز پڑھانے میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں چھوڑتا ہوں۔ حضرت ثابت نے بیان کیا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ ایک ایسا عمل کرتے تھے جسے میں تمہیں کرتے نہیں دیکھتا۔ جب وہ رکوع سے سر اٹھاتے تو اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ دیکھنے والا سمجھتا کہ بھول گئے ہیں اور اسی طرح دونوں سجدوں کے درمیان اتنی دیر تک بیٹھتے رہتے کہ دیکھنے والا سمجھتا کہ بھول گئے ہیں۔

مقتدی کے لئے آداب

مقتدیوں کو امام، موذن کی قدر اور تعظیم کرنی چاہئے

عَنْ سَلامَةَ بِنْتِ الْحُرِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ: اِنَّ مَنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَتَدَافَعَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ لَا يَجِدُوْنَ اِمَامًا يُصَلِّيْ بِهِمْ۔

(سنن أبی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب في کراھیة التدافع عن الامامة)

حضرت سلامہ بنت حُر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرمائیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اہل مسجد (امامت کے لئے) ایک دوسرے کو دھکیلیں گے، وہ کسی امام کو نہیں پائیں گے جو ان کی امامت کرے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ: أَفْضَلُ النَّاسِ فِيْ الْمَسْجِدِ اَلْاِمَامُ، ثُمَّ الْمُؤَذِّنُ، ثُمَّ مَنْ عَلٰى يَمِيْنِ الْاِمَامِ۔ (الفتح الکبیر، حرف الھمزۃ)

حضرت مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (حالتِ نماز میں) مسجد میں تمام لوگوں میں افضل امام ہوتا ہے، پھر موذن، پھر وہ شخص جو امام کی سیدھی جانب ہو۔

مقتدیوں کو پاکی کا خاص خیال رکھنا چاہئے

عَنْ شَبِيْبٍ أَبِي رَوْحٍ مِنْ ذِي الْكَلَاعِ عَنْ رَجُلٍ أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ اَلصُّبْحَ فَقَرَأَ بِالرُّوْمِ فَتَرَدَّدَ فِيْ آيَةٍ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: إِنَّهُ يَلْبِسُ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ أَنَّ أَقْوَامًا مِنْكُمْ يُصَلُّوْنَ مَعَنَا لَا يُحْسِنُوْنَ الْوُضُوْءَ، فَمَنْ شَهِدَ الصَّلَاةَ مَعَنَا فَلْيُحْسِنِ الْوُضُوْءَ۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، حدیث أبي روح الکلاعي رضي الله عنه)

شبیب ابوروح ذوالکلاع رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے وہ ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فجر کی

نماز حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پڑھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورہ روم کی تلاوت فرمائی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک آیت میں تردد ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز پڑھ چکے تو ارشاد فرمایا: بے شک ہم پر قرآن کو یہ چیز مشتبہ کرتی ہے کہ تم میں کے بعض لوگ ہمارے ساتھ نماز میں اس حالت میں حاضر ہوجاتے ہیں کہ وہ اچھی طرح وضو نہیں کرتے، پس جو کوئی ہمارے ساتھ نماز میں حاضر ہو تو اسے چاہئے کے اچھی طرح وضو کرے۔

مقتدی، جماعت میں شامل ہونے میں انتظار نہ کرے

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: إِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الصَّلَاةَ وَالإِمَامُ عَلٰى حَالٍ، فَلْيَصْنَعْ كَمَا يَصْنَعُ الْإِمَامُ۔

(سنن الترمذي، أَبْوَابُ السَّفَرِ، بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الرَّجُلِ يُدْرِكُ الإِمَامَ وَهُوَ سَاجِدٌ كَيْفَ يَصْنَعُ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کا کوئی نماز کے لئے آئے اور امام (سجدہ وغیرہ) کسی حالت میں ہو تو ویسے ہی کرے جیسا کہ امام کررہا ہے (جماعت میں شامل ہونے کے لئے امام کے سجدہ سے اٹھنے وغیرہ کا انتظار نہ کرے)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: إِذَا جِئْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ وَنَحْنُ سُجُوْدٌ فَاسْجُدُوْا، وَلَا تَعُدُّوْهَا شَيْئًا، وَمَنْ أَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ۔

(سنن أبي داود، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُدْرِكُ الْإِمَامَ سَاجِدًا كَيْفَ يَصْنَعُ؟)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز کے لئے آؤ اور ہم سجدہ میں ہوں تو تم بھی سجدہ میں شامل ہوجاؤ لیکن اسکو (رکعت میں) کچھ شمار نہ کرو اور جس نے رکعت کو پایا تو اس نے نماز (کی فضیلت) کو پایا۔

مقتدی، رکوع میں شامل ہونے سے پہلے تکبیرِ تحریمہ صحیح ادا کرے

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ، اِعْتَدَلَ قَائِمًا وَرَفَعَ يَدَيْهِ۔

(سنن الترمذي، أَبْوَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي وَصْفِ الصَّلَاةِ)

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو بالکل سیدھے کھڑے ہوتے اور ہاتھوں کو (تکبیر تحریمہ کے لئے) بلند فرماتے۔

مقتدی، امام سے پہلے رکوع، سجدہ وغیرہ نہ کرے

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ ''سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَهُ'' لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ، حَتّٰى يَقَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ سَاجِدًا، ثُمَّ نَقَعُ سُجُودًا بَعْدَهُ۔

(صحيح البخاري، كِتَابُ الأَذَانِ، بابٌ: مَتَى يَسْجُدُ مَنْ خَلْفَ الإِمَامِ؟)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ''سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَهُ'' کہتے تو ہم میں سے کوئی بھی اس وقت تک نہ جھکتا جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ میں نہ چلے جاتے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ہم لوگ سجدہ میں جاتے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّي إِمَامُكُمْ، فَلَا تَسْبِقُوْنِي بِالرُّكُوعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ، وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالِانْصِرَافِ، فَإِنِّي أَرَاكُمْ أَمَامِي وَمِنْ خَلْفِي۔ ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ، لَوْ رَأَيْتُمْ مَا رَأَيْتُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا- قَالُوْا: وَمَا رَأَيْتَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ: رَأَيْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ۔

(صحيح مسلم، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ النَّهْيِ عَنْ سَبْقِ الْإِمَامِ بِرُكُوعٍ أَوْ سُجُودٍ وَنَحْوِهِمَا)

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پوری کر چکے تو ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں مجھ سے رکوع سجدہ قیام کے ادا کرنے اور (سلام) پھیرنے میں سبقت نہ کرو، میں تم کو اپنے آگے اور اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں، پھر فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان ہے اگر تم وہ دیکھو جو میں دیکھتا ہوں تو تم کم ہنسو گے اور زیادہ روؤ گے، لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ نے کیا دیکھا؟ فرمایا میں نے جنت دوزخ (دونوں کو) دیکھا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا: أَنْ لَا تُبَادِرُوْا الْإِمَامَ بِالرُّكُوعِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا، وَإِذَا قَالَ ''غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ'' فَقُولُوْا: آمِيْنَ، فَإِنَّهُ إِذَا وَافَقَ كَلَامَ الْمَلَائِكَةِ، غُفِرَ لِمَنْ فِي الْمَسْجِدِ، وَإِذَا قَالَ ''سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَهُ'' فَقُولُوْا: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

(السنن الكبرى، كِتَابُ الصَّلَاةِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں تعلیم دیتے ہوئے فرماتے تھے: امام سے سبقت نہ کرو؛ جب وہ تکبیر کہے توتم تکبیر کہو اور جب سجدہ کرے توتم سجدہ کرو اور وہ ''غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ'' کہےتوتم آمین کہو کیونکہ جب وہ (آمین) فرشتوں کی آمین سے موافقت لے جاتی ہے تو مسجد میں موجود سب کی بخشش ہوجاتی ہے۔ جب وہ رکوع کرےتوتم رکوع کرو اور جب وہ ''سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ'' کہےتو تم ''رَبَّنَا لَكَ الْحَمْد'' کہو۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: أَمَا يَخْشٰى الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهٗ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحَوِّلَ اللهُ رَأْسَهٗ رَأْسَ حِمَارٍ؟!۔

(صحیح مسلم، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ النَّهْيِ عَنْ سَبْقِ الْإِمَامِ بِرُكُوعٍ أَوْ سُجُودٍ وَنَحْوِهِمَا)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جوشخص کہ اپنا سر امام سے پہلے اٹھالیتا ہے اس بات کا خوف نہیں کرتا کہ اللہ اس کے سر کو گدھے کا سا سر بنادے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُبَادِرُوْا الْإِمَامَ بِالرُّكُوْعِ حَتّٰى يَرْكَعَ، وَلَا بِالسُّجُوْدِ حَتّٰى يَسْجُدَ، وَلَا تَرْفَعُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَرْفَعَ، فَإِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ۔

(المسند للشاشي، مُسْنَدُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رکوع کرنے میں امام سے سبقت نہ کرو یہانتک کہ وہ رکوع کرے اور نہ سجدہ کرنے میں یہانتک کہ وہ سجدہ کرے، اور اپنے سروں کو (سجدہ سے نہ اٹھاؤ یہانتک کہ وہ اٹھائے، کیونکہ امام اس لئے بنایا گیا ہے کہ اسکی اقتداء کی جائے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الَّذِي يَسْجُدُ قَبْلَ الْإِمَامِ، وَيَرْفَعُ قَبْلَهٗ، إِنَّمَا نَاصِيَتُهٗ بِيَدِ شَيْطَانٍ۔

(المعجم الأوسط، بَابُ الْمِيمِ، مَنِ اسْمُهُ: مُحَمَّدٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک جو امام سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور اس پہلے (سجدہ سے سر) اٹھاتا ہے اسکی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔

خواتین گھر میں ہی نماز ادا کریں

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللہُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ: صَلَاةُ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِهَا خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِهَا فِي حُجْرَتِهَا، وَ صَلَاتُهَا فِي حُجْرَتِهَا خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِهَا فِي دَارِهَا، وَ صَلَاتُهَا فِي دَارِهَا خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِهَا خَارِجُ.

ام المومنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ فرمائیں کہ حضور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورت کا اسکے رات گذارنے کی جگہ نماز پڑھنا اسکے کمرہ میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، اور اسکا اپنے کمرہ میں نماز پڑھنا اسکا اپنے گھر میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور اسکا اپنے گھر میں نماز پڑھنا اسکا باہر نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔

عَنْ امْرَأَةِ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهَا جَاءَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللہِ إِنِّي أُحِبُّ الصَّلَاةَ مَعَكَ فقَالَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّكِ تُحِبِّينَ الصَّلَاةَ مَعِي وَ صَلَاتُكِ فِي بَيْتِكِ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِكِ فِي حُجْرَتِكِ وَ صَلَاتُكِ فِي حُجْرَتِكِ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِكِ فِي دَارِكِ وَ صَلَاتُكِ فِي دَارِكِ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِكِ فِي مَسْجِدِ قَوْمِكِ وَ صَلَاتُكِ فِي مَسْجِدِ قَوْمِكِ خَيْرٌ لَكِ مِنْ صَلَاتِكِ فِي مَسْجِدِي قَالَ فَأَمَرَتْ فَبُنِيَ لَهَا مَسْجِدٌ فِي أَقْصَى شَيْءٍ مِنْ بَيْتِهَا وَ أَظْلَمِهِ فكَانَتْ تُصَلِّي فِيهِ حَتّٰى لَقِيَتِ اللہَ عَزَّ وَ جَلَّ

(صحيح ابن خزيمة "كتاب الصلاة" باب اختيار صلاة المرأة في حجرتها)

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالی عنہ کی اہلیہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ کے ساتھ نماز ادا کرنا چاہتی ہوں، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یقینا میں جانتا ہوں کہ تم میرے ساتھ نماز پڑھنے کو پسند کرتی ہو لیکن تمہارا اپنے رات گزارنے کی جگہ نماز پڑھنا تمہارا اپنے کمرے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے' اور تمہارا اپنے کمرہ میں نماز پڑھنا تمہارا اپنے گھر (کے دیگر حصوں) میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور تمہارا اپنے گھر (کے دیگر حصوں) میں نماز پڑھنا تمہارا اپنی قوم کی مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور تمہارا اپنی قوم کی مسجد میں نماز پڑھنا تمہارا میری مسجد میں نمام پڑھنے سے بہتر ہے۔ آپ (یعنی ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالی عنہ کی اہلیہ) کے حکم سے انکے گھر کے انتہائی اندر اور تاریک حصہ میں ایک نماز کی جگہ بنائی گئی اور آپ رضی اللہ تعالی عنہا اللہ عزوجل سے جا ملنے (انتقال) تک اسی میں نماز پڑھتی رہی۔

جمعہ کے آداب

فہرست عناوین

جمعہ کا دن امت محمدیہ کی خصوصیت

جمعہ کا دن بہترین دن

جمعہ کا دن دنوں کا سردار ہے

جمعہ کی وجہ تسمیہ

شبِ جمعہ کی فضیلت

جمعہ کی شب یا دن وفات پا جانے کی فضیلت

جمعہ کا دن عید کا دن

جمعہ غریبوں کا حج ہے

دنوں کی سلامتی جمعہ سے ہے

قیامت جمعہ کے دن قائم ہوگی

جمعہ کی مقبول گھڑی

روزِ جمعہ کے مسنون اعمال

روزِ جمعہ سورہ کہف پڑھنا چاہیئے

شبِ جمعہ سورہ دخان کی تلات کرنی چاہیئے

شبِ جمعہ قوت حافظہ میں اضافہ کیلئے کیا جانے والا ایک بہترین عمل

جمعہ کے دن کثرت سے درود شریف پڑھنا چاہیئے

روز جمعہ کے ممنوع اعمال

صرف جمعہ کا روزہ نہیں رکھنا چاہیئے

نماز جمعہ کے آداب

نماز جمعہ کی فرضیت واہمیت

جمعہ کے فجر کی اہمیت

خطبہ جمعہ کے آداب

خطبہ سے قبل مسجد میں حاضر ہو جانا چاہئے

جمعہ کے لئے پیدل آنے کی فضیلت

خطبہ خاموشی کے ساتھ غور سے سنیں

جمعہ کے دن مسجد میں لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگیں

جمعہ کے دن مسجد میں کسی کو جگہ سے اٹھا کر نہ بیٹھیں

خطیب کے قریب بیٹھیں

دوران خطبہ سستی سے بچنا چاہئے

خطبہ سنتے وقت باادب بیٹھیں

خطیب عمامہ کا اہتمام کرے

خطیب' خطبہ کھڑے ہو کر دے

خطیب' خطبہ منبر پر دے

خطیب' خطبہ کھڑے ہو کر دے

خطیب' عصا تھام کر خطبہ دے

خطیب' خطبہ کا آغاز حمد و صلاۃ اور شہادت سے کرے

خطیب' خطبہ میں قرآنی آیات کی تلاوت کرے اور لوگوں کو نصیحت کرے

خطیب' جمعہ میں طویل وعظ نہ کرے

خطیب' خطبہ کو طویل نہ کرے

خطیب' خطبہ بلند آواز سے دے

چند مسنون خطبے

خطبہ کے دوران نماز پڑھنا منع ہے

نمازِ جمعہ کی مسنون قرأت

بعد نمازِ جمعہ کا ذکر

فضائل

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلٰى ذِكْرِ اللهِ وَذَرُوْا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ (٩) فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللهِ وَاذْكُرُوْا اللهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (١٠)

(سورہ الجمعہ' آیت ۹' ۱۰)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن (جمعہ کی) نماز کے لئے اذان دی جائے تو فوراً اللہ کے ذکر (یعنی خطبہ ونماز) کی طرف تیزی سے چل پڑو اور خرید وفروخت (یعنی کاروبار) چھوڑ دو۔ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔) پھر جب نماز ادا ہو چکے تو زمین میں منتشر ہو جاؤ اور (پھر) اللہ کا فضل (یعنی رزق) تلاش کرنے لگو اور اللہ کو کثرت سے یاد کیا کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔

جمعہ کا دن امت محمدیہ کی خصوصیت

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُولُ: نَحْنُ الآخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوْتُوْا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا ثُمَّ هٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي فُرِضَ عَلَيْهِمْ فَاخْتَلَفُوْا فِيْهِ فَهَدَانَا اللهُ فَالنَّاسُ لَنَا فِيْهِ تَبَعٌ 'اَلْيَهُوْدُ غَدًا وَالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ۔

(صحيح البخاري' كِتَابُ الْجُمُعَةِ' بَابُ فَرْضِ الْجُمُعَةِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہم دنیا میں تمام امتوں کے بعد ہونے کے باوجود قیامت میں سب سے آگے رہیں گے فرق صرف یہ ہے کہ کتاب انہیں ہم سے پہلے دی گئی تھی۔ یہی (جمعہ) ان کا بھی دن تھا جو تم پر فرض ہوا ہے۔لیکن ان کا اس کے بارے میں اختلاف ہوا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس دن کی ہدایت دی' اس لیے لوگ اس میں ہمارے تابع ہیں۔ یہود دوسرے دن (یعنی ہفتہ کے دن) ہیں اور نصاریٰ تیسرے دن (یعنی اتوار کے دن)۔

جمعہ کا دن بہترین دن

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ: يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيْهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيْهِ أُخْرِجَ مِنْهَا-

(صحيح مسلم' كِتَابُ صَلَاةِ الْمُسَافِرِيْنَ وَقَصْرِهَا' بَابُ فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سب سے بہتر دن جس پر سورج طلوع ہوا: جمعہ کا دن ہے اسی میں (حضرت) آدم (علیہ السلام) پیدا کئے گئے اور اسی دن جنت میں داخل کئے گئے اور جمعہ ہی کے دن جنت سے نکالے گئے اور قیامت جمعہ ہی کے دن قائم ہوگی۔

عَنْ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعَةٌ وَعِشْرُوْنَ سَاعَةً، لَيْسَ فِيهَا سَاعَةٌ إِلَّا وَلِلّٰهِ فِيهَا سِتُّمِائَةِ عَتِيقٍ مِنَ النَّارِ -قَالَ: ثُمَّ خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ فَدَخَلْنَا عَلَى الْحَسَنِ فَذَكَرْنَا لَهُ حَدِيْثَ ثَابِتٍ، فَقَالَ: سَمِعْتُهُ، وَزَادَ فِيهِ: كُلُّهُمْ قَدِ اسْتَوْجَبَ النَّارَ۔

(مسند أبي يعلى، مُسْنَدُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ)

حضرت ثابت رضی اللہ تعالی عنہ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ روزِ جمعہ اور شبِ جمعہ کے چوبیس گھنٹے ہیں، اور اسکی ہر ساعت میں اللہ کی جانب سے چھ سو لوگوں کو دوزخ سے آزاد کیا جاتا ہے۔ (راوی) کہتے ہیں کہ ہم حضرت ثابت کے پاس سے نکل کر حضرت حسن کے پاس گئے اور حضرت ثابت کی حدیث ذکر کی تو انہوں نے کہا کہ میں نے بھی یہ حدیث آپ سے سنی ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ وہ سب ایسے لوگ ہونگے جن پر دوزخ واجب ہوگئی ہے۔

جمعہ کا دن دنوں کا سردار ہے

عَنْ أَبِي لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْأَيَّامِ، وَأَعْظَمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ، وَهُوَ أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ يَوْمِ الْأَضْحَى وَيَوْمِ الْفِطْرِ، فِيهِ خَمْسُ خِلَالٍ، خَلَقَ اللّٰهُ فِيهِ آدَمَ، وَأَهْبَطَ اللّٰهُ فِيهِ آدَمَ إِلَى الْأَرْضِ، وَفِيهِ تَوَفَّى اللّٰهُ آدَمَ، وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَسْأَلُ اللّٰهَ فِيهَا الْعَبْدُ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ، مَا لَمْ يَسْأَلْ حَرَامًا، وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ، مَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ، وَلَا سَمَاءٍ، وَلَا أَرْضٍ، وَلَا رِيَاحٍ، وَلَا جِبَالٍ، وَلَا بَحْرٍ، إِلَّا وَهُنَّ يُشْفِقْنَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔

(سنن ابن ماجه، كِتَابُ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ، وَالسُّنَّةُ فِيهَا، بَابٌ فِي فَضْلِ الْجُمُعَةِ)

حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ کے نزدیک سب دنوں میں عظیم دن ہے اور وہ اللہ کے نزدیک عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر سے عظیم ہے، اس

میں پانچ (۵) خصلتیں ہیں: اللہ تعالیٰ نے اسی دن (حضرت) آدم (علیہ السلام) کو پیدا فرمایا، اسی میں زمین پر انہیں اتارا، اسی میں انہیں وفات دی، اور اس دن ایک ایسی گھڑی ہے کہ بندہ اس وقت جس چیز کا سوال کرے اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطاء کرے گا جب کہ وہ سوال حرام چیز کے متعلق نہ ہو، اور اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ ہر مقرب فرشتہ آسمان و زمین ہوا اور پہاڑ اور سمندر تمام کے تمام اس دن سے ڈرتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: أَفْضَلُ الْأَيَّامِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَهُوَ شَاهِدٌ، وَمَشْهُوْدٌ يَوْمُ عَرَفَةَ، وَالْيَوْمُ الْمَوْعُوْدُ يَوْمُ الْقِيَامَةِ۔

(شعب الإيمان، كتاب الصيام)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے پاس تمام دنوں میں افضل دن جمعہ کا دن ہے اور (قرآن میں مذکور لفظ) شاھد (جس کی اللہ نے قسم ذکر کی ہے) سے جمعہ کا دن مراد ہے، اور مشھود سے مراد عرفہ کا دن ہے اور یوم موعود سے مراد قیامت کا دن ہے۔

جمعہ کی وجہ تسمیہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: لِأَيِّ شَيْءٍ سُمِّيَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: لِأَنَّ فِيهَا طُبِعَتْ طِينَةُ أَبِيكَ آدَمَ، وَفِيهَا الصَّعْقَةُ، وَالْبَعْثَةُ، وَفِيهَا الْبَطْشَةُ، وَفِي آخِرِ ثَلَاثِ سَاعَاتٍ مِنْهَا سَاعَةٌ مَنْ دَعَا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا اُسْتُجِيبَ لَهُ۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، مُسْنَدُ الْمُكْثِرِينَ مِنَ الصَّحَابَةِ، مُسْنَدُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کس وجہ سے جمعہ کا نام رکھا گیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس لئے کہ اسی دن تمہارے باپ حضرت آدم علیہ السلام کی مٹی جمع کی گئی، اسی دن صور پھونکا جائے گا، اسی میں مردے دوبارہ زندہ ہوں گے، اسی میں پکڑ ہوگی اور اس دن کی آخری تین ساعتوں میں ایک ساعت ایسی ہے کہ ان میں جو شخص اللہ سے دعا کرے اس کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔

شبِ جمعہ کی فضیلت

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَجَبُ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي رَجَبٍ وَشَعْبَانَ، وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ۔ وَكَانَ يَقُوْلُ: لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ لَيْلَةٌ غَرَّاءُ، وَيَوْمُ الْجُمُعَةِ يَوْمٌ أَزْهَرُ۔

(شعب الإيمان، باب الصيام، تَخْصِيصُ شَهْرِ رَجَبٍ بِالذِّكْرِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ جب رجب کا مہینہ شروع ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے: ''اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ رَجَبٍ وَشَعْبَانَ، وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ'' (اے اللہ! ماہ رجب اور شعبان کو ہمارے لئے مبارک فرما اور ہمیں ماہ رمضان تک پہنچادے) نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی فرماتے تھے کہ جمعہ کی رات روشن اور اس کا دن چمکدار ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ خَمْسُ لَيَالٍ لَا تُرَدُّ فِيهِنَّ الدُّعَاءُ: لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ، وَأَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَجَبٍ، وَلَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، وَلَيْلَتَيِ الْعِيدَيْنِ

(مصنف عبدالرزاق' كِتَابُ الصِّيَامِ' بَابُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے آپ نے فرمایا: پانچ راتیں ایسی ہیں جن میں دعا رد نہیں کی جاتی: جمعہ کی رات، رجب کی پہلی رات۔ شعبان کی پندرھویں رات، عیدالاضحیٰ اور عید الفطر کی راتیں۔

جمعہ کی شب یا دن وفات پا جانے کی فضیلت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَقَاهُ اللّٰهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ۔

(سنن الترمذي' أَبْوَابُ الْجَنَائِزِ' بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ مَاتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ)

حضرت عبداللہ بن عمر و رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں انتقال کر جاتا ہے تو اللہ تعالی اسے قبر کی آزمائش سے ضرور بچا لیتا ہے۔

جمعہ کا دن عید کا دن

عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ: قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ''اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا'' (سورة المائدة:٣) وَعِنْدَهُ يَهُودِيٌّ فَقَالَ: لَوْ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ عَلَيْنَا لَاتَّخَذْنَا يَوْمَهَا عِيدًا، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا: فَإِنَّهَا نَزَلَتْ فِيْ يَوْمِ عِيدَيْنِ فِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ، وَيَوْمِ عَرَفَةَ۔

(سنن الترمذي' أَبْوَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ' بَابٌ: وَمِنْ سُورَةِ الْمَائِدَةِ)

حضرت عمار بن ابو عمار سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت ''اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا'' (سورہ مائدۃ' آیت:٣) (ترجمہ: آج کے دن میں نے تمہارے

لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر میری نعمتوں کو مکمل کیا اور تمہارے لئے اسلام کو دین کے طور پر چن لیا) تلاوت فرمائی اور آپ کے پاس ایک یہودی بیٹھا ہوا تھا‘ تو اس یہودی نے کہا: اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس آیت کے نازل ہونے کے دن کو عید کا دن بنا لیتے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بے شک یہ آیت دو عیدوں کے دن نازل ہوئی: یوم جمعہ اور یوم عرفہ۔

جمعہ غریبوں کا حج ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ: اَلْجُمُعَةُ حَجُّ الْمَسَاكِيْنِ۔

(مسند الشهاب "اَلْجُمُعَةُ حَجُّ الْمَسَاكِيْنِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے آپ نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جمعہ مسکینوں کا حج ہے۔

دنوں کی سلامتی جمعہ سے ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ: إِذَا سَلِمَ رَمَضَانُ سَلِمَتِ السَّنَةُ، وَ إِذَا سَلِمَتِ الْجُمُعَةُ سَلِمَتِ الْأَيَّامُ۔

(شعب الإيمان "كتاب الصيام‘ التماس ليلة القدر)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے آپ نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب (کسی کا) رمضان (نافرمانیوں سے) سلامت رہتا ہے تو سارا سال سلامت رہتا ہے اور جب جمعہ (نافرمانیوں سے) سلامت رہتا ہے تو (ہفتہ کے) سارے دن سلامت رہتے ہیں۔

قیامت جمعہ کے دن قائم ہوگی

عَنْ أَبِي لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ: وَ فِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ، مَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ، وَ لَا سَمَاءٍ، وَ لَا أَرْضٍ، وَ لَا رِيَاحٍ، وَ لَا جِبَالٍ، وَ لَا بَحْرٍ، إِلَّا وَ هُنَّ يُشْفِقْنَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔

(سنن ابن ماجه ‘كِتَابُ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ، وَالسُّنَّةُ فِيهَا‘ بَابٌ فِي فَضْلِ الْجُمُعَةِ)

حضرت ابولبابہ بن منذر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اور اسی (جمعہ کے) دن قیامت قائم ہوگی‘ ہر مقرب فرشتہ آسمان وزمین، ہوا اور پہاڑ اور سمندر تمام کے تمام اس دن سے ڈرتے ہیں (کہ کہیں وہ روزِ قیامت تو نہیں)۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأَيَّامُ، فَعُرِضَ عَلَيَّ فِيهَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فَإِذَا هِيَ كَالْمِرْآةِ حَسْنَاءُ، وَإِذَا فِي وَسَطِهَا نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ، فَقُلْتُ: مَا هٰذَا؟ قِيلَ: اَلسَّاعَةُ۔

(المعجم الأوسط،بَابُ الْمِيمِ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر دن پیش کئے گئے، اور ان میں جمعہ بھی پیش کیا گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ وہ آئینہ کی طرح خوبصورت (شفاف) ہے اور اسکے درمیان میں ایک سیاہ نکتہ ہے، (حضرت انس فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا: یہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: قیامت۔

جمعہ کی مقبول گھڑی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: اَلْيَوْمُ الْمَوْعُوْدُ: يَوْمُ الْقِيَامَةِ، وَالْيَوْمُ الْمَشْهُوْدُ: يَوْمُ عَرَفَةَ، وَالشَّاهِدُ: يَوْمُ الْجُمُعَةِ، وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلَى يَوْمٍ أَفْضَلَ مِنْهُ، فِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يَدْعُوْ اللّٰہَ بِخَيْرٍ إِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰہُ لَهُ، وَلَا يَسْتَعِيذُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا أَعَاذَهُ اللّٰہُ مِنْهُ۔

(سنن الترمذي،أَبْوَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ،بَابٌ وَمِنْ سُورَةِ الْبُرُوجِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: (سورہ بروج میں مذکور) یوم موعود: یومِ قیامت ہے، یوم مشہود: یوم عرفہ ہے، شاہد: یومِ جمعہ ہے۔ جمعہ سے افضل کسی دن پر نہ سورج طلوع ہوا ہے نہ غروب۔ اس میں ایک ایسی ساعت ہے کہ بندہ مومن اسکو پا کر اللہ سے جو بھی بھلائی مانگے گا ضرور اللہ اسکی دعا قبول کریگا اور جس شیء سے بھی پناہ مانگے گا اللہ ضرور اسکو اس سے پناہ دیگا۔

عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ: أَسَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فِي شَأْنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ الْإِمَامُ إِلَى أَنْ تُقْضَى الصَّلَاةُ۔

(صحيح مسلم،كِتَابُ صَلَاةِ الْمُسَافِرِينَ وَقَصْرِهَا،بَابٌ فِي السَّاعَةِ الَّتِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ"

حضرت ابو بردہ بن ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنھما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ مجھ کو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنھما نے فرمایا کہ کیا تم نے اپنے والد سے جمعہ کی (مخصوص) گھڑی کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہوئے سنا ہے؟ تو حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کہا کہ "ہاں میں نے اپنے والد سے سنا" وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے (جمعہ کی اہم ساعت) امام کے (خطبہ کے لئے) بیٹھنے سے لے کر نماز کے ختم ہونے تک کے وقت کے درمیان ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ قَالَ: اِلْتَمِسُوْا السَّاعَةَ الَّتِي تُرْجٰى فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلٰى غَيْبُوْبَةِ الشَّمْسِ۔

(سنن الترمذي' أَبْوَابُ الْجُمُعَةِ' بَابٌ فِي السَّاعَةِ الَّتِي تُرْجَى فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس گھڑی کو جس کی جمعہ کے دن امید کی جاتی ہے عصر کے بعد سے سورج کے غروب ہونے تک کے وقت میں تلاش کرو۔

آداب

روزِ جمعہ کے مسنون اعمال

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ: لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ، وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهٖ، أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيْبِ بَيْتِهٖ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ' ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهٗ، ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ، إِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى۔

(صحيح البخاري' كِتَابُ الْجُمُعَةِ' بَابُ الدُّهْنِ لِلْجُمُعَةِ)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور خوب اچھی طرح سے پاکی حاصل کرے اور تیل استعمال کرے یا گھر میں جو خوشبو میسر ہو استعمال کرے پھر نماز جمعہ کے لیے نکلے اور مسجد میں پہنچ کر دو آدمیوں کے درمیان جدائی کرتے ہوئے (نہ گھسے)، پھر جتنی ہو سکے نفل نماز پڑھے اور جب امام خطبہ شروع کرے تو خاموش سنتا رہے تو اس کے اس جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک کے سارے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔

عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ قَالَ: مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ

وَغَدَا وَابْتَكَرَ، وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ صِيَامُهَا وَقِيَامُهَا-

(سنن النسائی 'كِتَابُ الْجُمُعَةِ' فَضْلُ غُسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ)

حضرت اوس بن اوس سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن اچھی طرح غسل کرے اور پھر جلدی آ کر امام کے قریب بیٹھ جائے اور کوئی لغو حرکت نہ کرے تو اس شخص کو اپنے اٹھائے ہوئے ہر قدم کے عوض میں ایک سال کے نفلی روزوں اور قیام کا ثواب ملتا ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَبِسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ، وَمَسَّ مِنْ طِيبٍ إِنْ كَانَ عِنْدَهُ، ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَلَمْ يَتَخَطَّ أَعْنَاقَ النَّاسِ، ثُمَّ صَلّٰى مَا كَتَبَ اللهُ لَهُ، ثُمَّ أَنْصَتَ إِذَا خَرَجَ إِمَامُهُ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ جُمُعَتِهِ الَّتِي قَبْلَهَا۔

(سنن أبي داود 'كِتَابُ الطَّهَارَةِ' بَابٌ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور اپنے کپڑوں میں سے سب سے اچھا کپڑا پہنے اور اگر اس کے پاس خوشبو ہو تو اس کو بھی لگائے پھر جمعہ کیلئے (مسجد میں) آئے اور لوگوں کی گردنوں کو نہ پھاندے پھر جس قدر اللہ نے اس کی قسمت میں لکھا ہو اس قدر نماز پڑھے اور جب امام خطبہ کے لئے نکلے تو خاموشی اختیار کرے یہاں تک کہ وہ اپنی نماز سے فارغ ہو جائے تو یہ نماز (اس کیلئے) کفارہ ہو جائے گی پہلے جمعہ سے لے کر اس موجودہ جمعہ تک کے گناہوں کے لئے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: إِنَّ هٰذَا يَوْمُ عِيدٍ، جَعَلَهُ اللهُ لِلْمُسْلِمِينَ، فَمَنْ جَاءَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ، وَإِنْ كَانَ طِيبٌ فَلْيَمَسَّ مِنْهُ، وَعَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ۔

(سنن ابن ماجه 'كِتَابُ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ، وَالسُّنَّةُ فِيهَا' بَابُ مَا جَاءَ فِي الزِّينَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک یہ (جمعہ) وہ دن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو مسلمانوں کے لئے عید کا دن بنایا ہے، پس جو کوئی جمعہ کے لئے آئے تو غسل کر لے، اور اگر خوشبو موجود ہو تو لگا لے اور تم (جمعہ کے دن) مسواک کو لازم کر لو۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَلِّمُ أَظْفَارَهُ، وَيَقُصُّ

شَارِبَهُ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ، قَبْلَ أَنْ يَرُوْحَ إِلَى الصَّلَاةِ۔

(المعجم الأوسط' مَن اسْمُهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے دن قبل اس کے کہ نمازِ جمعہ کو تشریف لے جاتے اپنے ناخن نکالتے اور اپنی مونچھ ترشواتے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَرَأٰى عَلَيْهِمْ ثِيَابَ النِّمَارِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَا عَلٰى أَحَدِكُمْ إِنْ وَجَدَ سَعَةً أَنْ يَتَّخِذَ ثَوْبَيْنِ لِجُمُعَتِهِ سِوٰى ثَوْبَيْ مِهْنَتِهِ۔

(سنن ابن ماجه' كِتَابُ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ، وَالسُّنَّةُ فِيهَا' بَابُ مَا جَاءَ فِي الزِّينَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمعہ کے دن لوگوں سے خطاب فرمایا اور ان پر مخصوص چمڑے کا لباس دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کسی پر کیا (دشوار) ہے کہ اگر وہ کشادگی پائے تو اپنے کام کے دو کپڑوں کے علاوہ جمعہ کے دو کپڑے بنالے۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَلَّى الْجُمُعَةَ، وَصَامَ يَوْمَهُ، وَعَادَ مَرِيضًا، وَشَهِدَ جَنَازَةً، وَشَهِدَ نِكَاحًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔

(المعجم الكبير' بَابُ الصَّادِ)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی شخص جمعہ کی نماز پڑھا اور اس دن روزہ رکھا (جبکہ ایک دن پہلے یا بعد کے روزہ کے ساتھ ہو)' کسی مریض کی عیادت کیا' کسی جنازہ میں شریک ہوا اور کسی نکاح میں حاضر ہوا تو اسکے لئے (ان کاموں کے سبب) جنت واجب ہو جائے گی۔

روزِ جمعہ سورہ کہف پڑھنا چاہئے

عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَضَاءَ لَهُ مِنَ النُّوْرِ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ۔

(المستدرك على الصحيحين' كِتَابُ التَّفْسِيرِ' تَفْسِيرُ سُورَةِ الْكَهْفِ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ جو شخص جمعہ کے دن سورہ کھف کی تلاوت کرتا ہے تو اسکے لئے دو جمعوں کے درمیان نور روشن ہو جاتا ہے (جو اسکے دل اور قبر کی روشنی کا ذریعہ بنتا ہے)۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ: من قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْف فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَة سَطَعَ لَهُ نُوْرٌ مِنْ تَحْتِ قَدَمِهِ إِلٰى عِنَانِ السَّمَاءِ، يُضِيءُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ۔

(الترغيب والترهيب، كتاب الْجُمُعَة)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھے گا تو اس کیلئے اس کے قدم کے نیچے سے آسمان تک ایک نور بلند ہوگا جو قیامت کے دن اس کے لئے روشن ہوگا اور اس کے دو جمعہ کے درمیان کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

شبِ جمعہ سورہ دخان کی تلات کرنی چاہیۓ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ: مَنْ قَرَأَ" حٰمٓ اَلدُّخَانَ" فِيْ لَيْلَةِ الجُمُعَةِ غُفِرَ لَهُ۔

(سنن الترمذي، أَبْوَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ حم الدُّخَانِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی جمعہ کی شب میں (سورہ) "حٰمٓ اَلدُّخَانَ" پڑھتا ہے تو اسکی بخشش ہوجاتی ہے۔

شبِ جمعہ قوت حافظہ میں اضافہ کیلئے کیا جانے والا ایک بہترین عمل

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ: بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي، تَفَلَّتَ هٰذَا الْقُرْآنُ مِنْ صَدْرِيْ فَمَا أَجِدُنِيْ أَقْدِرُ عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ: يَا أَبَا الْحَسَنِ! أَفَلَا أُعَلِّمُکَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللهُ بِهِنَّ، وَ يَنْفَعُ بِهِنَّ مَنْ عَلَّمْتَهُ، وَ يُثَبِّتُ مَا تَعَلَّمْتَ فِي صَدْرِکَ؟ قَالَ: أَجَلْ يَا رَسُولَ اللهِ فَعَلِّمْنِي. قَالَ: إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ، فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَقُوْمَ فِي ثُلُثِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَإِنَّهَا سَاعَةٌ مَشْهُودَةٌ، وَ الدُّعَاءُ فِيهَا مُسْتَجَابٌ، وَقَدْ قَالَ أَخِيْ يَعْقُوْبُ لِبَنِيْهِ "سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي" (سورة يوسف: ٩٨) يَقُولُ: حَتّٰى تَأْتِيَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقُمْ فِي وَسَطِهَا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقُمْ

فِي أَوَّلِهَا، فَصَلِّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، تَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الأُولٰى بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةِ يٰس وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَحٰمٓ الدُّخَانِ، وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّالِثَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَالٓمّٓ تَنْزِيلُ اَلسَّجْدَةِ، وَفِي الرَّكْعَةِ الرَّابِعَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَتَبَارَكَ اَلْمُفَصَّلِ، فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ التَّشَهُّدِ فَاحْمَدِ اللهَ، وَأَحْسِنِ الثَّنَاءَ عَلَى اللهِ، وَصَلِّ عَلَيَّ وَأَحْسِنْ، وَعَلٰى سَائِرِ النَّبِيِّينَ، وَاسْتَغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلِإِخْوَانِكَ الَّذِيْنَ سَبَقُوكَ بِالْإِيمَانِ، ثُمَّ قُلْ فِيْ آخِرِ ذَالِكَ: ”اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي بِتَرْكِ الْمَعَاصِي أَبَدًا مَا أَبْقَيْتَنِيْ، وَارْحَمْنِيْ أَنْ أَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِينِيْ، وَارْزُقْنِيْ حُسْنَ النَّظَرِ فِيمَا يُرْضِيكَ عَنِّيْ، اَللّٰهُمَّ بَدِيعَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي لَا تُرَامُ، أَسْأَلُكَ يَا أَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ أَنْ تُلْزِمَ قَلْبِيْ حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِيْ، وَارْزُقْنِيْ أَنْ أَتْلُوَهُ عَلَى النَّحْوِ الَّذِي يُرْضِيكَ عَنِّيْ، اَللّٰهُمَّ بَدِيعَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي لَا تُرَامُ، أَسْأَلُكَ يَا أَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ أَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِي، وَأَنْ تُطْلِقَ بِهِ لِسَانِي، وَأَنْ تُفَرِّجَ بِهِ عَنْ قَلْبِي، وَأَنْ تَشْرَحَ بِهِ صَدْرِي، وَأَنْ تَغْسِلَ بِهِ بَدَنِي، فَإِنَّهُ لَا يُعِينُنِيْ عَلَى الْحَقِّ غَيْرُكَ وَلَا يُؤْتِيهِ إِلَّا أَنْتَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ“ يَا أَبَا الْحَسَنِ! فَافْعَلْ ذَالِكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا تُجَبْ بِإِذْنِ اللهِ، وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ مَا أَخْطَأَ مُؤْمِنًا قَطُّ۔ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ: فَوَاللهِ مَا لَبِثَ عَلِيٌّ إِلَّا خَمْسًا أَوْ سَبْعًا حَتّٰى جَاءَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ مِثْلِ ذَالِكَ الْمَجْلِسِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنِّيْ كُنْتُ فِيمَا خَلَا لَا آخُذُ إِلَّا أَرْبَعَ آيَاتٍ أَوْ نَحْوَهُنَّ، فَإِذَا قَرَأْتُهُنَّ عَلٰى نَفْسِي تَفَلَّتْنَ ‘وَأَنَا أَتَعَلَّمُ الْيَوْمَ أَرْبَعِيْنَ آيَةً أَوْ نَحْوَهَا، وَإِذَا قَرَأْتُهَا عَلٰى نَفْسِي فَكَأَنَّمَا كِتَابُ اللهِ بَيْنَ عَيْنَيَّ، وَلَقَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ الْحَدِيْثَ فَإِذَا رَدَّدْتُهُ تَفَلَّتَ‘ وَأَنَا الْيَوْمَ أَسْمَعُ الْأَحَادِيْثَ فَإِذَا تَحَدَّثْتُ بِهَا لَمْ أَخْرِمْ مِنْهَا حَرْفًا، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَالِكَ ”مُؤْمِنٌ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ يَا أَبَا الْحَسَنِ“۔

(سنن الترمذي ‘أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ’ بَابٌ فِي دُعَاءِ الْحِفْظِ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ (حضرت) علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آ گئے اور عرض کرنے لگے (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرے ماں باپ آپ

پر قربان، قرآن پاک میرے سینے سے نکلا جاتا ہے، جو یاد کرتا ہوں وہ محفوظ نہیں رہتا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ (حضرت علیؓ) سے فرمایا کہ اے ابوالحسن! کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھا دوں کہ جن کے ذریعہ اللہ تمہیں بھی نفع دے گا اور انہیں بھی جنہیں تم وہ کلمات سکھاؤ گے اور جو کچھ تم سیکھو گے وہ تمہارے سینے میں محفوظ رہے گا۔ (حضرت علیؓ) نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! (حضرت علیؓ فرماتے ہیں) چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بتلایا کہ جب شب جمعہ آئے اور تم رات کے آخری تہائی حصہ میں اُٹھ سکو تو یہ بہت ہی اچھا ہے کہ یہ وقت ملائکہ کے نازل ہونے کا ہے اور اس میں دعا خاص طور سے قبول ہوتی ہے، اسی وقت کے انتظار میں میرے بھائی یعقوب (علیہ السلام) نے اپنے بیٹوں سے کہا تھا: ''سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي'' (سورہ یوسف:۹۸) (عنقریب میں تمہارے لئے اپنے رب سے مغفرت طلب کرونگا) آپ حضرت یعقوب علیہ السلام کے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ شب جمعہ آنے دو پھر استغفار کرونگا، (پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائے: اے علیؓ) اگر رات کے آخری تہائی حصہ میں اٹھنا دشوار ہو تو آدھی رات کے وقت اور اگر یہ بھی نہ ہو تو شروع رات ہی میں کھڑے ہو کر چار رکعت نفل اس طرح پڑھو کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ یٰس پڑھو، دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ دخان پڑھو، تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ سجدہ پڑھو اور چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ ملک پڑھو، جب التحیات سے فارغ ہو جاؤ تو پہلے حق تعالیٰ شانہ کی خوب حمد وثنا کرو پھر مجھ پر اچھی طرح درود بھیجو اور تمام اَنبیاء کرام پر، پھر تمام مؤمن مرد اور عورت کے لئے نیز اپنے ان مسلمان بھائیوں کے لئے جو وفات پا چکے ہیں مغفرت طلب کرو اور اس کے بعد یہ دعاء پڑھو:

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِيْ أَبَدًا مَا أَبْقَيْتَنِيْ، وَارْحَمْنِيْ أَنْ أَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِينِيْ، وَارْزُقْنِيْ حُسْنَ النَّظَرِ فِيمَا يُرْضِيكَ عَنِّيْ، اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي لَا تُرَامُ، أَسْأَلُكَ يَا أَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ أَنْ تُلْزِمَ قَلْبِيْ حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِيْ، وَارْزُقْنِيْ أَنْ أَتْلُوَهُ عَلَى النَّحْوِ الَّذِي يُرْضِيكَ عَنِّيْ، اللّٰهُمَّ بَدِيعَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي لَا تُرَامُ، أَسْأَلُكَ يَا أَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ أَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِي، وَأَنْ تُطْلِقَ بِهِ لِسَانِي، وَأَنْ تُفَرِّجَ بِهِ عَنْ قَلْبِي، وَأَنْ تَشْرَحَ بِهِ صَدْرِي، وَأَنْ تَغْسِلَ بِهِ بَدَنِي، فَإِنَّهُ لَا يُعِينُنِيْ عَلَى الْحَقِّ غَيْرُكَ وَلَا يُؤْتِيهِ إِلَّا أَنْتَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔

(ترجمہ: اے اللہ مجھ پر رحم فرما کہ جب تک میں زندہ رہوں گناہوں سے بچتا رہوں، اور مجھ پر رحم فرما کہ میں بے کار چیزوں کی تکلیف میں نہ پڑوں اور تجھ کو راضی کرنے والے معاملات میں خوش نظری مرحمت فرما، اے اللہ اے زمین اور

آسمانوں کے بے مثل پیدا کرنے والے، اے عظمت اور بزرگی والے اور ایسے غلبہ اور عزت کے مالک جس کے حصول کا ارادہ بھی ناممکن ہے، اے اللہ اے رحمٰن! میں تیری بزرگی اور تیری ذات کے نور کے طفیل تجھ سے مانگتا ہوں کہ جس طرح تو نے مجھے اپنا کلام پاک سکھادیا اسی طرح اس کی یاد بھی میرے دل کے ساتھ لازم کردے اور مجھے توفیق عطا فرما کہ میں اس کو اس طرح پڑھوں جس سے تو راضی ہو جائے، اے اللہ زمین اور آسمانوں کے بے مثل پیدا کرنے والے، اے عظمت و بزرگی والے اور ایسے غلبہ اور عزت کے مالک جس کے حصول کا ارادہ بھی ناممکن ہے۔ اے اللہ اے رحمٰن میں تیری بزرگی اور تیری ذات کے نور کے طفیل تجھ سے مانگتا ہوں کہ تو میری نظر کو اپنی کتاب کے نور سے منور کردے اور میری زبان کو اس پر جاری کردے اور اس کی برکت سے میرے جسم (کے گناہوں) کو دھودے کہ حق پر تیرے سوا میرا کوئی مددگار نہیں اور تیرے سوا میری یہ آرزو کوئی پوری نہیں کرسکتا اور گناہوں سے بچنا یا عبادت پر قدرت نہیں ہو سکتی مگر اللہ برتر و بزرگی والے ہی کی مدد سے)۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابوالحسن ؓ اس عمل کو تین جمعہ یا پانچ جمعہ یا سات جمعہ کرو، اللہ کے حکم سے دعا ضرور قبول ہوگی، قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے مجھے نبی بنا کر بھیجا ہے کسی مومن سے بھی قبولیت دعا نہ چُوکے گی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں (حضرت) علی (رضی اللہ عنہ) کو پانچ یا سات جمعہ ہی گزرے ہونگے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی اسی جیسی مجلس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! پہلے میں تقریباً چار آیتیں پڑھتا تھا وہ بھی مجھے یاد نہیں ہوتی تھیں اور اب تقریباً چالیس آیتیں پڑھتا ہوں اور ایسی ازبر ہو جاتی ہیں کہ گویا قرآن پاک میرے سامنے کھلا رکھا ہوا ہے اور پہلے میں حدیث سنتا تھا اور جب اس کو دہراتا تھا تو ذہن میں نہیں رہتی تھی اور اب احادیث سنتا ہوں اور جب میں اس کو بیان کرتا ہوں تو ایک لفظ بھی نہیں چھوٹتا۔ آپ ﷺ نے اس موقع پر فرمایا: ''رب کعبہ کی قسم ابوالحسن ؓ (علی ؓ) مومن ہے''۔

جمعہ کے دن کثرت سے درود شریف پڑھنا چاہئے

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: أَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَإِنَّهُ مَشْهُوْدٌ، تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ، وَإِنَّ أَحَدًا لَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ، إِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ، حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا - قَالَ: قُلْتُ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ، إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ، فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُرْزَقُ۔

(سنن ابن ماجه، كِتَابُ الْجَنَائِزِ، بَابُ ذِكْرِ وَفَاتِهٖ وَدَفْنِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو، یہ یوم مشہود ہے کہ اس دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ کوئی شخص

جب بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اس کے فارغ ہونے تک میرے سامنے اس کا درود پیش کر دیا جاتا ہے۔ (ابوالدرداءؓ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا: اور وصال کے بعد (بھی)؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وصال کے بعد (بھی، کیونکہ) اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے جسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے۔ پس اللہ کا نبی با حیات ہوتا ہے اور اسے رزق دیا جاتا ہے۔

روز جمعہ کے ممنوع اعمال

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ التَّحَلُّقِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ، وَعَنِ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ۔

(سنن النسائی، كِتَابُ الْمَسَاجِدِ، النَّهْيُ عَنِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ فِي الْمَسْجِدِ وَعَنِ التَّحَلُّقِ قَبْلَ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ)

حضرت عمر بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے جمعہ کے دن نمازِ جمعہ سے قبل حلقے بنا کر بیٹھنے سے اور مسجد میں خرید وفروخت کرنے سے منع فرمایا۔

صرف جمعہ کا روزہ نہیں رکھنا چاہیے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَوْمُ عِيدٍ، فَلَا تَجْعَلُوْا يَوْمَ عِيدِكُمْ يَوْمَ صِيَامِكُمْ، إِلَّا أَنْ تَصُوْمُوْا قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، مُسْنَدُ الْمُكْثِرِينَ مِنَ الصَّحَابَةِ، مُسْنَدُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے حضور رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: بلاشبہ جمعہ کا دن عید کا دن ہے، پس تم اپنے عید کے دن کو اپنے روزہ کا دن مت بناؤ، مگر یہ کہ اس سے پہلے یا بعد (کے دن بھی) روزہ رکھو۔

نمازِ جمعہ کے آداب

نماز جمعہ کی فرضیت و اہمیت

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَعَلَيْهِ الْجُمُعَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا مَرِيضٌ أَوْ مُسَافِرٌ أَوِ امْرَأَةٌ أَوْ صَبِيٌّ أَوْ مَمْلُوكٌ، فَمَنِ اسْتَغْنٰى بِلَهْوٍ أَوْ تِجَارَةٍ اِسْتَغْنَى اللّٰهُ عَنْهُ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيدٌ۔

(سنن الدارقطني، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ مَنْ تَجِبُ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس پر جمعہ کے دن نماز جمعہ فرض ہے سوائے مریض مسافر، عورت بچے اور غلام کے (کہ ان پر جمعہ فرض نہیں ہے)

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ عَلٰی أَعْوَادِ مِنْبَرِهِ: لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ، أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ، ثُمَّ لَيَكُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ۔

(صحیح مسلم 'كِتَابُ صَلَاةِ الْمُسَافِرِينَ وَقَصْرِهَا' بَابُ التَّغْلِيظِ فِي تَرْكِ الْجُمُعَةِ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منبر کی سیڑھیوں پر فرماتے ہوئے سنا: لوگ جمعہ کی نماز چھوڑنے سے باز آجائیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگادیگا' پھر وہ غافلوں میں سے ہوجائیں گے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِقَوْمٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رَجُلًا يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ، ثُمَّ أُحَرِّقَ عَلٰی رِجَالٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوتَهُمْ۔

(صحیح مسلم 'كِتَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاةِ' بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ، وَبَيَانِ التَّشْدِيدِ فِي التَّخَلُّفِ عَنْهَا)

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ان لوگوں سے جو کہ جمعہ سے پیچھے رہ جاتے ہیں (شدید اظہارِ ناراضگی کے طور پر) فرمایا: میرا ارادہ ہوا کہ کسی آدمی کو نماز پڑھانے کا حکم دوں پھر ان لوگوں کے گھروں کو ان کے سمیت جلادوں جو جمعہ سے پیچھے رہ جاتے ہیں۔

عَنْ أَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَكَانَ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَهَاوُنًا بِهَا طُبِعَ عَلٰی قَلْبِهِ۔

(سنن ابن ماجه 'كِتَابُ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ، وَالسُّنَّةُ فِيهَا' بَابٌ فِيمَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ)

حضرت ابو جعد ضمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو کہ صحابی ہیں کہ حضور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی بلا عذر تین مرتبہ نماز جمعہ چھوڑتا ہے تو اس کے دل پر مہر لگادی جاتی ہے۔

جمعہ کے فجر کی اہمیت

عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنَ الصَّلَوَاتِ صَلَاةٌ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْجَمَاعَةِ، وَمَا أَحْسَبُ مَنْ شَهِدَهَا مِنْكُمْ إِلَّا مَغْفُورًا لَهُ۔

(المعجم الكبير 'نِسْبَةُ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ)

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: نمازوں میں کوئی نماز اس نمازِ فجر سے افضل نہیں جو کہ جمعہ کے دن جماعت کے ساتھ ادا کی جائے اور میں سمجھتا ہوں کہ جو اس میں حاضر ہوا وہ بخش دیا جائے گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ فِي صَلَاةِ الفَجْرِ الٓمّٓ تَنْزِيلُ اَلسَّجْدَةَ، وَهَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ۔

(صحيح البخاري، كِتَابُ الجُمُعَةِ، بَابُ مَا يُقْرَأُ فِي صَلَاةِ الفَجْرِ يَوْمَ الجُمُعَةِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے کہا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جمعہ کے دن نمازِ فجر میں ”الٓمّٓ تَنْزِيلُ اَلسَّجْدَةَ“ اور ”وَهَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ“ تلاوت فرماتے تھے۔

خطبہ جمعہ کے آداب

خطبہ سے قبل مسجد میں حاضر ہو جانا چاہیے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الجُمُعَةِ وَقَفَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُوْنَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ، وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِيْ يُهْدِي بَدَنَةً، ثُمَّ كَالَّذِيْ يُهْدِي بَقَرَةً، ثُمَّ كَبْشًا، ثُمَّ دَجَاجَةً، ثُمَّ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طَوَوْا صُحُفَهُمْ، وَيَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ۔

(صحيح البخاري، كِتَابُ الجُمُعَةِ، بَابُ الِاسْتِمَاعِ إِلَى الخُطْبَةِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب جمعہ کا دن آتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور آنے والوں کے نام (ترتیب وار) پہلے پھر پہلے آنے والے (کے نام) کو لکھتے ہیں، سب سے پہلے آنے والا اونٹ کی قربانی دینے والے کی طرح (لکھا جاتا) ہے۔ اس کے بعد آنے والا گائے کی قربانی دینے والے کی طرح، پھر مینڈھے کی، پھر مرغی کی، پھر انڈے کی۔ لیکن جب امام (خطبہ دینے کے لیے) باہر آتا ہے تو یہ فرشتے اپنے دفاتر بند کر دیتے ہیں اور خطبہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں (اسکے بعد آنے والوں کا نام درج نہیں ہوتا)۔

جمعہ کے لئے پیدل آنے کی فضیلت

عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: أَدْرَكَنِيْ أَبُوعَبْسٍ وَأَنَا أَذْهَبُ إِلَى الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ۔

(صحيح البخاري، كِتَابُ الجُمُعَةِ، بَابُ المَشْيِ إِلَى الجُمُعَةِ)

حضرت عبایہ بن رفاعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں جمعہ کے لیے جا رہا تھا۔ راستے میں ابوعبس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے میری ملاقات ہوئی، انہوں نے کہا کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ جس کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہو گئے اللہ تعالیٰ اسے دوزخ پر حرام کر دے گا۔

خطبہ خاموشی کے ساتھ غور سے سنیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ، فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ، غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغَا۔

(صحيح مسلم، كِتَابُ صَلَاةِ الْمُسَافِرِيْنَ وَقَصْرِهَا، بَابُ فَضْلِ مَنِ اسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ فِي الْخُطْبَةِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی وضو کرے اور خوب اچھی طرح وضو کرے پھر جمعہ کی نماز کے لئے آئے اور خطبہ سنے اور خاموش رہے تو اس کے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے درمیان کے سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور مزید تین دن کے بھی گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جو آدمی کنکریوں کو چھووا تو اس نے لغو کام کیا۔

عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ مَوْلَى امْرَأَتِهِ أُمِّ عُثْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلٰى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ يَقُولُ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، غَدَتِ الشَّيَاطِيْنُ بِرَايَاتِهَا إِلَى الْأَسْوَاقِ، فَيَرْمُوْنَ النَّاسَ بِالتَّرَابِيثِ، أَوِ الرَّبَائِثِ، وَيُثَبِّطُوْنَهُمْ عَنِ الْجُمُعَةِ، وَتَغْدُوْ الْمَلَائِكَةُ فَيَجْلِسُوْنَ عَلٰى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ، فَيَكْتُبُوْنَ الرَّجُلَ مِنْ سَاعَةٍ، وَالرَّجُلَ مِنْ سَاعَتَيْنِ، حَتّٰى يَخْرُجَ الْإِمَامُ، فَإِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ مَجْلِسًا يَسْتَمْكِنُ فِيْهِ مِنَ الْاِسْتِمَاعِ وَالنَّظَرِ، فَأَنْصَتَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ كِفْلَانِ مِنْ أَجْرٍ، فَإِنْ نَأٰى وَجَلَسَ حَيْثُ لَا يَسْمَعُ فَأَنْصَتَ وَلَمْ يَلْغُ لَهُ كِفْلٌ مِنْ أَجْرٍ، وَإِنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَسْتَمْكِنُ فِيْهِ مِنَ الْاِسْتِمَاعِ وَالنَّظَرِ فَلَغَا، وَلَمْ يُنْصِتْ كَانَ لَهُ

كِفْلٌ مِنْ وِزْرٍ، وَمَنْ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِصَاحِبِهِ: صَهٍ، فَقَدْ لَغَا، وَمَنْ لَغَا فَلَيْسَ لَهُ فِي جُمُعَتِهِ تِلْكَ شَيْءٌ، ثُمَّ يَقُوْلُ فِي آخِرِ ذَالِكَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ-

(سنن أبي داود "كِتَابُ الصَّلَاةِ" بَابُ فَضْلِ الْجُمُعَةِ)

حضرت عطاء خُراسانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی زوجہ امِّ عثمان کے آزاد کردہ غلام سے سنا اس نے کہا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوفہ کے منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا: جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو شیاطین اپنے لشکر لے کر بازاروں میں نکل جاتے ہیں اور لوگوں کو کاموں میں لگا کر نماز جمعہ کی شرکت سے روک دیتے ہیں اور فرشتے جمعہ کے دن صبح ہی سے مسجدوں کے دروازے پر آ کر بیٹھ جاتے ہیں اور لوگوں کے متعلق لکھتے جاتے ہیں کہ یہ پہلی ساعت میں آیا یہ دوسرے ساعت میں آیا' یہاں تک کہ امام خطبہ کے لئے نکلتا ہے۔ جو آدمی ایسی جگہ بیٹھتا ہے جہاں سے وہ خطبہ بھی سن سکے اور امام کو بھی دیکھ سکے اور دوران خطبہ خاموشی اختیار کرتا ہے اور کوئی بیہودہ حرکت نہیں کرتا تو اس کو اجر کے دو حصے ملتے ہیں اور اگر دور بیٹھتا ہے کہ جہاں سے وہ سن نہیں سکتا لیکن خاموش رہتا ہے اور وہ کام نہیں کرتا تو اس کیلئے اجر کا ایک حصہ ہے۔ اور اگر ایسی جگہ بیٹھا جہاں سے وہ خطبہ بھی سن سکتا ہے اور امام کو بھی دیکھ سکتا ہے مگر وہ لغو کام کرتا ہے اور خاموشی اختیار نہیں کرتا تو اس کے لئے گناہ کا ایک بوجھ ہوجاتا ہے' اور جس نے جمعہ کے دن (خطبہ کے دوران) اپنے ساتھی سے کہا ''چپ رہ'' تو اس نے بھی لغو کام کیا اور جس نے کوئی لغو کام کیا تو اسے جمعہ کا کچھ بھی ثواب نہ ملے گا۔ یہ کہہ کر آخیر میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسا ہی سنا ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ''أَنْصِتْ''، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ، فَقَدْ لَغَوْتَ-

(صحيح البخاري "كِتَابُ الْجُمُعَةِ" بَابُ الإِنْصَاتِ يَوْمَ الجُمُعَةِ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امام خطبہ دے رہا ہو اور تم نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے (باتیں کرنے والے) آدمی سے کہا کہ ''چپ رہ'' تو تم نے خود ایک لغو حرکت کی۔

جمعہ کے دن' مسجد میں لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگیں

عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اتَّخَذَ جِسْرًا إِلٰى جَهَنَّمَ-

(سنن الترمذي "أَبْوَابُ الْجُمُعَةِ" بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّخَطِّي يَوْمَ الجُمُعَةِ)

حضرت سہل بن معاذ بن انس جہنی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن گردنیں پھلانگ کر آگے جاتا ہے تو اس نے جہنم کی طرف جانے کا پُل بنا لیا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَجَعَلَ يَتَخَطَّى النَّاسَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اِجْلِسْ، فَقَدْ آذَيْتَ وَآنَيْتَ۔

(سنن ابن ماجة، كِتَابُ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ، وَالسُّنَّةُ فِيهَا، بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ تَخَطِّي النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، وہ شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگنے لگا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیٹھ جاتو نے (لوگوں کو) تکلیف دی اور (آنے میں) دیری کی۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ، رَجُلٌ حَضَرَهَا يَلْغُوْ وَهُوَ حَظُّهُ مِنْهَا، وَرَجُلٌ حَضَرَهَا يَدْعُوْ، فَهُوَ رَجُلٌ دَعَا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ شَاءَ أَعْطَاهُ، وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهُ، وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِإِنْصَاتٍ وَسُكُوْتٍ، وَلَمْ يَتَخَطَّ رَقَبَةَ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُؤْذِ أَحَدًا فَهِيَ كَفَّارَةٌ إِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِي تَلِيهَا، وَزِيَادَةِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، وَذَالِكَ بِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ: "مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا" (سورة الأنعام: ١٦٠)۔

(سنن أبي داود، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ الْكَلَامِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جمعہ میں تین طرح کے آدمی آتے ہیں: ایک تو وہ جو وہاں آکر بیہودہ بات کرے اس کا حصہ یہی ہے یعنی اس کو کچھ ثواب نہ ملے گا، دوسرا وہ ہے جو وہاں آکر اللہ تعالیٰ سے دعا کرے۔ پس وہ ایسا شخص ہے جس نے اللہ سے دعا کی اگر اللہ چاہے گا تو اس کی دعا قبول کرے گا اور چاہے گا تو نہیں کرے گا، تیسرا وہ ہے جو وہاں آکر خاموشی سے بیٹھ جائے نہ لوگوں کی گردن پھاند کر آگے بڑھے اور نہ کسی کو تکلیف پہنچائے تو اس کا یہ عمل اس جمعہ سے لے کر اگلے جمعہ تک بلکہ مزید تین دن تک کے گناہ کے لئے کفارہ بن جائے گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا" (سورة الأنعام: ١٦٠)" (ترجمہ: جو شخص ایک نیکی کرتا ہے اس کو دس گنا ثواب ملے گا)۔

جمعہ کے دن، مسجد میں کسی کو جگہ سے اٹھا کر نہ بیٹھیں

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: لَا يُقِيْمَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، ثُمَّ لِيُخَالِفْ إِلٰى مَقْعَدِهٖ، فَيَقْعُدَ فِيْهِ وَ لٰكِنْ يَقُوْلُ "اِفْسَحُوْا"۔

(صحیح مسلم ،کتاب الآداب ،بَاب تَحْرِيمِ إِقَامَةِ الْإِنْسَانِ مِنْ مَوْضِعِهِ الْمُبَاحِ الَّذِي سَبَقَ إِلَيْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن تم میں سے کوئی آدمی اپنے بھائی کو اٹھا کر پھر اس کی جگہ پر خود نہ بیٹھے، لیکن یوں کہو "کشادہ ہو جاؤ"۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا يَقُوْلُ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ أَنْ يُقِيْمَ الرَّجُلُ أَخَاهُ مِنْ مَقْعَدِهٖ، وَ يَجْلِسَ فِيْهِ، قُلْتُ لِنَافِعٍ: اَلْجُمُعَةَ؟ قَالَ: اَلْجُمُعَةَ وَ غَيْرَهَا۔

(صحيح البخاري ،كِتَاب الْجُمُعَةِ ،بَابٌ: لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ أَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَقْعُدُ فِي مَكَانِهِ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کو اٹھا کر اس کی جگہ خود بیٹھ جائے۔ میں نے نافع سے پوچھا کہ کیا جمعہ میں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ جمعہ اور غیر جمعہ سب میں۔

خطیب کے قریب بیٹھیں

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: أُحْضُرُوا الذِّكْرَ، وَ ادْنُوْا مِنَ الْإِمَامِ، فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ يَتَبَاعَدُ حَتّٰى يُؤَخَّرَ فِي الْجَنَّةِ، وَ إِنْ دَخَلَهَا۔

(سنن أبي داود "كِتَاب الصَّلَاةِ ،بَاب الدُّنُوِّ مِنَ الْإِمَامِ عِنْدَ الْمَوْعِظَةِ)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خطبہ میں حاضر رہو اور امام کے قریب بیٹھو، اس لئے کہ آدمی ہمیشہ دور رہتا ہے یہاںتک کہ اسے جنت میں میں بھی دیر سے داخل کیا جائیگا اگر وہ جنت میں داخل ہوا۔

دوران خطبہ سستی سے بچنا چاہیے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْ مَجْلِسِهٖ ذَالِكَ۔

(سنن الترمذي ،أَبْوَابُ الْجُمُعَةِ ،بَابٌ فِيمَنْ يَنْعَسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنَّهُ يَتَحَوَّلُ مِنْ مَجْلِسِهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو جمعہ کے دن اونگھ آئے تو اپنی اس جگہ سے ہٹ جائے (اور دوسری جگہ بیٹھ جائے)۔

خطبہ سنتے وقت باادب بیٹھیں

عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحُبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ۔

(سنن أبي داود، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ الِاحْتِبَاءِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ)

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمعہ کے دن جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو گوٹھ مار کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے (اس طرح کہ پاؤں پر بیٹھ کر ٹانگوں اور پیٹھ کو کپڑے سے باندھ کر سہارا لینا)

خطیب، عمامہ کا اہتمام کرے

عَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ السَّاعَةَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ أَرْخٰى طَرَفَهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ۔

(سنن النسائی، كِتَابُ الزِّينَةِ، إِرْخَاءُ طَرَفِ الْعِمَامَةِ بَيْنَ الْكَتِفَيْنِ)

ترجمہ: جعفر بن عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: گویا میں (تصور میں) اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منبر پر دیکھ رہا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کالے رنگ کا عمامہ باندھے ہوئے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا کنارہ دونوں کاندھوں کے درمیان لٹکایا ہوا تھا۔

خطیب، خطبہ کھڑے ہو کر دے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا، ثُمَّ يَجْلِسُ، ثُمَّ يَقُوْمُ۔

(صحيح مسلم، كِتَابُ صَلَاةِ الْمُسَافِرِينَ وَقَصْرِهَا، بَابُ ذِكْرِ الْخُطْبَتَيْنِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَمَا فِيهِمَا مِنَ الْجَلْسَةِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے، پھر (پہلے خطبہ کے بعد) بیٹھتے پھر (دوسرے خطبہ کے لئے) کھڑے ہوتے۔

خطیب، خطبہ منبر پر دے

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ کَانَ یَخْطُبُ إِلَی جِذْعٍ فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ ذَھَبَ إِلَی الْمِنْبَرِ فَحَنَّ الْجِذْعُ فَأَتَاہُ فَاحْتَضَنَہُ فَسَکَنَ فَقَالَ: لَوْ لَمْ أَحْتَضِنْہُ لَحَنَّ إِلَی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ-

(سنن ابن ماجۃ، کِتَابُ إِقَامَۃِ الصَّلَاۃِ وَالسُّنَّۃُ فِیھَا، باب مَا جَاءَ فِي بَدْءِ شَأْنِ الْمِنْبَرِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک تنہ سے ٹیک لگا کر خطبہ ارشاد فرماتے، جب منبر بنایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر کی طرف تشریف لے گئے اور تنہ (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جدائی کے غم میں) رونے لگا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکے پاس تشریف لائے اور اسے گلے لگایا تو وہ خاموش ہوگیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر میں اسے گلے نہ لگاتا تو وہ (جدائی ومحرومی میں) قیامت تک روتے رہتا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ کَانَ یَخْطُبُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ، وَیَوْمَ الْفِطْرِ، وَ الْأَضْحٰی عَلَی الْمِنْبَرِ، فَإِذَا سَکَتَ الْمُؤَذِّنُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ قَامَ فَخَطَبَ۔ (المعجم الکبیر، باب العین)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے دن اور عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن منبر پر خطبہ ارشاد فرماتے، (اسکا طریقہ یہ ہوتا کہ) جب مؤذن جمعہ کے دن (اذاں سے) فارغ ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوتے اور خطبہ ارشاد فرماتے۔

خطیب، عصا تھام کر خطبہ دے

عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ کَانَ اِذَا خَطَبَ فِيْ الْحَرْبِ خَطَبَ عَلٰی قَوْسٍ، وَ إِذَا خَطَبَ فِيْ الْجُمُعَۃِ خَطَبَ عَلٰی عَصًا۔

(سنن ابن ماجہ، کِتَابُ إِقَامَۃِ الصَّلَاۃِ وَالسُّنَّۃُ فِیھَا، باب مَا جَاءَ فِي الْخُطْبَۃِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ)

حضرت سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب جنگ میں خطبہ ارشاد فرماتے تو کمان پکڑ کر خطبہ ارشاد فرماتے اور جب جمعہ میں خطبہ ارشاد فرماتے تو عصا پکڑ کر خطبہ ارشاد فرماتے۔

خطیب، خطبہ کا آغاز حمد وصلاۃ اور شہادت سے کرے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: کَانَتْ خُطْبَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ یَحْمَدُ اللّٰہَ وَ یُثْنِي عَلَیْہِ۔

(السنن الکبری للبیہقی، کِتَابُ الْجُمُعَۃِ، بَابُ مَا یُسْتَدَلُّ بِہٖ عَلٰی وُجُوبِ التَّحْمِیدِ فِي خُطْبَۃِ الْجُمُعَۃِ)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے کہا کہ حضور رسول اللہ ﷺ کا جمعہ کے دن خطبہ یہ ہوتا کہ آپ (ابتداء میں) اللہ کی حمد و ثنا بیان کرتے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوْا اللهَ فِيْهِ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِلَّا كَانَ تِرَةً عَلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

(مسند أحمد، باقي مسند المكثرين، مُسْنَدُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی قوم کسی مجلس میں بیٹھتی ہے اور اللہ کا ذکر اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہیں بھیجتی تو وہ مجلس قیامت کے دن انکے لئے وبال ہوگی ۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: كُلُّ خُطْبَةٍ لَيْسَ فِيهَا شَهَادَةٌ كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ۔

(السنن الكبرى للبيهقي، كِتَابُ الْجُمُعَةِ، بَابُ مَا يُسْتَدَلُّ بِهِ عَلَى وُجُوبِ التَّحْمِيدِ فِي خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے کہا کہ حضور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ خطبہ جس میں شہادت (أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ) نہ ہو وہ کٹے ہوئے ہاتھ کی طرح ہے۔

خطیب، خطبہ میں قرآنی آیات کی تلاوت کرے اور لوگوں کو نصیحت کرے

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا، وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ، وَيُذَكِّرُ النَّاسَ۔

(السنن الكبرى للبيهقي، كِتَابُ الْجُمُعَةِ، بَابُ مَا يُسْتَدَلُّ بِهِ عَلَى أَنَّهُ يَعِظُهُمْ فِي خُطْبَتِهِ وَيُوصِيهِمْ بِتَقْوَى اللهِ وَيَقْرَأُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے کہا کہ حضور نبی کریم ﷺ کے (جمعہ کے دن) دو خطبے ہوتے جنکے درمیان آپ ﷺ بیٹھتے، آپ ﷺ (ان خطبوں میں) قرآن کی تلاوت فرماتے اور لوگوں کو نصیحت فرماتے۔

خطیب، جمعہ میں طویل وعظ نہ کرے

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ السُّوَائِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يُطِيْلُ الْمَوْعِظَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، إِنَّمَا هِيَ كَلِمَاتٌ يَسِيرَةٌ۔

(السنن الكبرى للبيهقى، كِتَابُ الْجُمُعَةِ، بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْقَصْدِ فِي الْكَلَامِ وَتَرْكِ التَّطْوِيلِ)

حضرت جابر بن سمرہ سُوائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے دن وعظ کو طویل نہیں فرماتے، بلاشبہ وہ چند مختصر (جامع) جملے ہوتے۔

خطیب، خطبہ کو طویل نہ کرے

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَصْدًا، وَ خُطْبَتُهُ قَصْدًا، يَقْرَأُ آيَاتٍ مِنَ الْقُرْآنِ، وَيُذَكِّرُ النَّاسَ۔

(سنن أبي داود، كِتَاب الصَّلَاةِ "بَابُ الرَّجُلِ يَخْطُبُ عَلَى قَوْسٍ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز بھی متوسط ہوتی تھی اور خطبہ بھی متوسط (نہ مختصر نہ طویل) خطبہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کی چند آیتیں پڑھتے اور لوگوں کو نصیحت فرماتے تھے۔

عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ خَطَبَنَا عَمَّارٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَأَوْجَزَ وَأَبْلَغَ، فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا: يَا أَبَا الْيَقْظَانِ لَقَدْ أَبْلَغْتَ وَأَوْجَزْتَ، فَلَوْ كُنْتَ تَنَفَّسْتَ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّ طُوْلَ صَلَاةِ الرَّجُلِ، وَقِصَرَ خُطْبَتِهِ مَئِنَّةٌ مِنْ فِقْهِهِ، فَأَطِيْلُوا الصَّلَاةَ، وَاقْصُرُوا الْخُطْبَةَ، وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا۔

(صحيح مسلم، كِتَابُ صَلَاةِ الْمُسَافِرِينَ وَقَصْرِهَا، بَابُ تَخْفِيفِ الصَّلَاةِ وَالْخُطْبَةِ)

ترجمہ: حضرت ابو وائل سے روایت ہے کہ ہمیں حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ دیا اور مختصر اور نہایت بلیغ (خطبہ) دیا، جب وہ منبر سے اترے تو ہم نے عرض کیا: اے ابوالیقظان! آپ نے بلیغ اور مختصر خطبہ دیا اگر آپ خطبہ طویل کرتے تو (بہتر ہوتا) آپ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: آدمی کی نماز کا طویل ہونا اور خطبہ کا مختصر ہونا یہ اس کی سمجھداری کی علامت ہے، پس نماز کو لمبا کرو اور خطبہ کو مختصر کرو، اور بلاشبہ بعض بیان جادو جیسے اثر رکھتے ہیں۔

خطیب' خطبہ بلند آواز سے دے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ: كَانَتْ خُطْبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَحْمَدُ اللهَ، وَيُثْنِي عَلَيْهِ، ثُمَّ يَقُوْلُ عَلٰى إِثْرِ ذَالِكَ، وَقَدْ عَلَا صَوْتُهُ۔

(صحيح مسلم' كِتَاب صَلَاةِ الْمُسَافِرِينَ وَقَصْرِهَا' بَاب تَخْفِيفِ الصَّلَاةِ وَالْخُطْبَةِ)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خطبہ یہ ہوتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کی حمد اور اسکی ثنا کرتے پھر اسکے فوری بعد ارشاد فرماتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز بلند ہوتی۔

چند مسنون خطبے

عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ: طَلَبْتُ خُطَبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْجُمُعَةِ فَأَعْيَتْنِي فَلَزِمْتُ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَالِكَ فَقَالَ: كَانَ يَقُوْلُ فِي خُطْبَتِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ لَكُمْ عِلْمًا فَانْتَهُوا إِلَى عِلْمِكُمْ، وَإِنَّ لَكُمْ نِهَايَةً فَانْتَهُوا إِلَى نِهَايَتِكُمْ، فَإِنَّ الْمُؤْمِنَ بَيْنَ مَخَافَتَيْنِ بَيْنَ أَجَلٍ قَدْ مَضَى لَا يَدْرِي كَيْفَ صَنَعَ اللهُ فِيهِ، وَبَيْنَ أَجَلٍ قَدْ بَقِيَ لَا يَدْرِي كَيْفَ اللهُ بِصَانِعٍ فِيهِ، فَلْيَتَزَوَّدِ الْمَرْءُ لِنَفْسِهِ، وَمِنْ دُنْيَاهُ لِآخِرَتِهِ، وَمِنَ الشَّبَابِ قَبْلَ الْهَرَمِ، وَمِنَ الصِّحَّةِ قَبْلَ السَّقَمِ، فَإِنَّكُمْ خُلِقْتُمْ لِلْآخِرَةِ وَالدُّنْيَا خُلِقَتْ لَكُمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا بَعْدَ الْمَوْتِ مِنْ مُسْتَعْتَبٍ وَمَا بَعْدَ الدُّنْيَا دَارٌ إِلَّا الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، وَأَسْتَغْفِرُ اللهَ لِي وَلَكُمْ"۔

(شعب الايمان' الزہد وقصر الامل)

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے کہا کہ میں نے حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جمعہ کے خطبے تلاش کیا تو اس نے مجھے تھکا دیا (میں انہیں نہ پاسکا) تو میں ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت کو لازم کرلیا اور ان سے اس بارے میں میں دریافت کیا؟ تو انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے دن اپنے خطبہ میں ارشاد فرماتے: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ لَكُمْ عِلْمًا فَانْتَهُوا إِلَى عِلْمِكُمْ، وَإِنَّ لَكُمْ نِهَايَةً فَانْتَهُوا إِلَى نِهَايَتِكُمْ، فَإِنَّ الْمُؤْمِنَ بَيْنَ مَخَافَتَيْنِ بَيْنَ أَجَلٍ قَدْ مَضَى' لَا يَدْرِي كَيْفَ صَنَعَ اللهُ فِيهِ، وَبَيْنَ أَجَلٍ قَدْ بَقِيَ لَا يَدْرِي كَيْفَ اللهُ بِصَانِعٍ فِيهِ، فَلْيَتَزَوَّدِ الْمَرْءُ لِنَفْسِهِ، وَمِنْ دُنْيَاهُ لِآخِرَتِهِ، وَمِنَ الشَّبَابِ قَبْلَ الْهَرَمِ، وَمِنَ الصِّحَّةِ قَبْلَ السَّقَمِ، فَإِنَّكُمْ خُلِقْتُمْ لِلْآخِرَةِ وَالدُّنْيَا خُلِقَتْ لَكُمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا بَعْدَ الْمَوْتِ مِنْ مُسْتَعْتَبٍ وَمَا بَعْدَ الدُّنْيَا دَارٌ إِلَّا الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، وَأَسْتَغْفِرُ اللهَ

لِي وَلَكُمْ"۔(اے لوگو! بلاشبہ تمہارے لئے اک علم ہے پس تم اپنے علم تک پہنچو اور تمہاری ایک انتھاء ہے پس تم اپنی انتہا کو پہنچو کیونکہ مومن دوخوفناک چیزوں کے درمیان ہے :ایک وہ مدت جو گزر گئی اسے پتہ نہیں کہ اللہ اس میں کیا کیا ہے اورایک وہ مدت جو باقی ہے اسے پتہ نہیں کہ اللہ اس بارے میں کیا کرنے والا ہے۔لہٰذا ہر شخص اپنی ذات (کی آخرت) کے لئے توشہ تیار کرلے اپنی دنیا سے اپنی آخرت کے لئے بڑھاپے سے پہلے اپنی جوانی سے بیماری سے پہلے تندرستی سے۔کیونکہ تم آخرت کے لئے پیدا کئے گئے ہو اور دنیا تمہارے لئے۔اس ذات کی قسم جسکے دستِ قدرت میں میری جان ہے موت کے بعد (رب کی) رضا کو طلب کرنے کا کوئی موقع نہیں اور دنیا کے بعد جنت اور دوزخ کے علاوہ کوئی گھر نہیں میں اپنے لئے اور تمہارے لئے اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا تَشَهَّدَ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَسْتَعِيْنُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ، مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ، وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّ إِلَّا نَفْسَهُ، وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا .

(سنن ابی داود کِتَابُ الصَّلَاةِ بَابُ الرَّجُلِ يَخْطُبُ عَلَى قَوْسٍ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب خطبہ ارشاد فرماتے تو یہ کہتے :اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَسْتَعِيْنُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ، مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ، وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّ إِلَّا نَفْسَهُ، وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا"۔(ترجمہ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ہم اسی سے مدد مانگتے ہیں اور اسی سے بخشش طلب کرتے ہیں اپنے نفس کی شرانگیزیوں سے اسی کی پناہ مانگتے ہیں۔جسے اللہ راہ دکھائے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے وہ خود گمراہ کردے اس کے لئے کوئی ہادی نہیں ہوسکتا۔میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں جنہیں اس (اللہ) نے حق کے ساتھ قیامت سے پہلے بشیر ونذیر بنا کر مبعوث کیا۔جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی اس نے ہدایت پالی اور جس نے ان دونوں سے نافرمانی کی وہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے اللہ تعالیٰ کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتا)

خطبہ کے دوران نماز پڑھنا منع ہے

عَنْ ابنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ وَ الْإِمَامُ عَلَی الْمِنْبَرِ، فَلَا صَلَاةَ وَ لَا كَلَامَ، حَتّٰی يَفْرُغَ الْإِمَامُ۔

(المُعْجَمُ الكَبِير، مسند عبدالله بن عمر بن الخطاب)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا: جب تم میں کا کوئی (نمازِ جمعہ کیلئے) مسجد میں داخل ہو اور امام منبر پر ہو تو امام کے (خطبہ و نماز سے) فارغ ہونے تک نہ کوئی نماز (جائز) ہے نہ بات۔

نمازِ جمعہ کی مسنون قرأت

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ، وَ فِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰی، وَ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ، قَالَ: وَ إِذَا اجْتَمَعَ الْعِيدُ وَ الْجُمُعَةُ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ يَقْرَأُ بِهِمَا أَيْضًا فِي الصَّلَاتَيْنِ۔

(صحيح مسلم، كِتَابُ صَلَاةِ الْمُسَافِرِينَ وَ قَصْرِهَا، بَابُ مَا يُقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیدین اور جمعہ میں (سورہ) "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰی" اور (سورہ) "وَ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ" تلاوت فرماتے، اور جب عید اور جمعہ ایک ہی دن جمع ہو جاتے تو دونوں نمازوں میں انہیں کی تلاوت فرماتے۔

بعد نمازِ جمعہ کا ذکر

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ: مَنْ قَرَأَ بَعْدَ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ "قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ" وَ "قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ" - سَبْعَ مَرَّاتٍ - أَعَاذَهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهَا مِنَ السُّوْءِ إِلَی الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰی۔

(الاذكار للنووی، كتاب الأذكار في صلوات مخصوصة، باب الأذكار المستحبّة يومَ الجمعة وليلتها والدُّعاء)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے آپ نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی نمازِ جمعہ کے بعد سات مرتبہ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ اور قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (سورے) پڑھتا ہے تو اللہ عزوجل اسے آئندہ جمعہ تک برائی سے (اپنی) پناہ میں رکھیگا۔

عیدین کے آداب

فہرست عناوین

شبِ عید کی فضیلت
عید الفطر و عید الاضحیٰ کے فضائل
عید کے دن غسل کرنا چاہیے
عید کے دن مسواک کرنا چاہیے
عید کے دن عمدہ لباس پہننا چاہیے' اور خوشبو کا استعمال کرنا چاہیے۔
عید کے دن عمامہ باندھنے کا اہتمام کرنا چاہیے
نمازِ عید سے قبل صدقہ فطر ادا کریں
عید گاہ کو پیدل جانا چاہیے
نماز عید الفطر کو جانے سے قبل کچھ تناول کرنا چاہیے
نماز عید الاضحیٰ کو کچھ تناول کئے بغیر جانا چاہیے
نمازِ عید الاضحیٰ جلد ادا کریں
عید کے دن بکثرت تکبیر پڑھیں
عید الاضحیٰ کے دن بلند آواز سے تکبیر کہنا چاہیے
عید کے دن پڑھنے کی دعا
عید گاہ کو مختلف راستوں سے آنا جانا چاہیے
عید کے دن خوشی کا اظہار ہونا چاہیے
عید کے دن آپس میں مبارک بادی دینی چاہیے
عید الاضحیٰ کے دن عمدہ غذا تناول کرنا چاہیے

فضائل x

شبِ عید کی فضیلت

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ: مَنْ أَحْیَا اللَّیَالِيَ الْخَمْسَ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ: لَیْلَۃُ التَّرْوِیَۃِ وَلَیْلَۃُ عَرَفَۃَ وَلَیْلَۃُ النَّحْرِ وَلَیْلَۃُ الْفِطْرِ وَلَیْلَۃُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ۔

(الترغیب والترہیب "کتاب الْعِیدَیْنِ" التَّرْغِیبُ فِي إِحْیَاءِ لَیْلَتَي الْعِیدَیْنِ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جو کوئی (ان) پانچ راتوں میں عبادت کرتا ہے، اس کے لئے جنت واجب ہوجاتی ہے۔ شب ترویہ (آٹھویں ذوالحجہ کی رات) عرفہ (نو ذوالحجہ) کی رات، عید الاضحیٰ کی رات، عید الفطر کی رات اور شعبان کی پندھرویں رات (یعنی شب براءت)۔

عَنْ أَبِي أُمَامَۃَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَامَ لَیْلَتَيِ الْعِیدَیْنِ مُحْتَسِبًا لِلّٰہِ لَمْ یَمُتْ قَلْبُہُ یَوْمَ تَمُوتُ الْقُلُوْبُ۔

(سنن ابن ماجۃ 'کِتَابُ الصِّیَامِ' بَابٌ فِیمَنْ قَامَ فِي لَیْلَتَيِ الْعِیدَیْنِ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جو کوئی عیدین کی راتوں میں ثواب کی نیت سے عبادت کرتا ہے تو اس کا دل اس دن مردہ نہیں ہوگا جس دن کہ (بہت سے) دل مردہ ہوجائیںگے (یعنی روزِ قیامت)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ خَمْسُ لَیَالٍ لَا تُرَدُّ فِیہِنَّ الدُّعَاءَ: لَیْلَۃُ الْجُمُعَۃِ، وَأَوَّلُ لَیْلَۃٍ مِنْ رَجَبٍ، وَلَیْلَۃُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، وَلَیْلَتَيِ الْعِیدَیْنِ (مصنف عبدالرزاق 'کِتَابُ الصِّیَامِ' بَابُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے آپ نے فرمایا: پانچ راتیں ایسی ہیں جن میں دعا رد نہیں کی جاتی: جمعہ کی رات، رجب کی پہلی رات۔ شعبان کی پندھرویں رات، عید الاضحیٰ اور عید الفطر کی راتیں۔

عید الفطر و عید الاضحیٰ کے فضائل

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ الْمَدِینَۃَ وَلَہُمْ یَوْمَانِ یَلْعَبُونَ فِیہِمَا، فَقَالَ: مَا ھٰذَانِ الْیَوْمَانِ؟ قَالُوا: کُنَّا نَلْعَبُ فِیہِمَا فِي الْجَاھِلِیَّۃِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰہَ قَدْ أَبْدَلَکُمْ بِہِمَا خَیْرًا مِنْہُمَا: یَوْمَ الْأَضْحٰی، وَیَوْمَ الْفِطْرِ۔

(سنن أبی داود۔ کِتَابُ الصَّلَاۃِ' باب صلوٰۃ العیدین)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے اور ان (اہل مدینہ) کے کھیل کود کے دو دن مقرر تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ کیا دن ہیں؟ وہ عرض کئے کہ زمانہ جاہلیت میں ہم ان دنوں میں کھیلا کرتے تھے، حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہیں اللہ تعالیٰ نے ان دو دنوں کے بدلے میں ان سے بہتر دو دن عطا فرمایا ہے ''عید الاضحیٰ اور عید الفطر''

عَنْ أَوْسٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْفِطْرِ وَقَفَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى أَبْوَابِ الطُّرُقِ، فَنَادَوْا: أُغْدُوْا يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ إِلٰى رَبٍّ كَرِيمٍ يَمُنُّ بِالْخَيْرِ، ثُمَّ يُثِيْبُ عَلَيْهِ الْجَزِيلَ، لَقَدْ أُمِرْتُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَقُمْتُمْ، وَأُمِرْتُمْ بِصِيَامِ النَّهَارِ فَصُمْتُمْ، وَأَطَعْتُمْ رَبَّكُمْ، فَاقْبِضُوْا جَوَائِزَكُمْ، فَإِذَا صَلَّوْا، نَادٰى مُنَادٍ: أَلَا إِنَّ رَبَّكُمْ قَدْ غَفَرَ لَكُمْ، فَارْجِعُوْا رَاشِدِيْنَ إِلٰى رِحَالِكُمْ، فَهُوَ يَوْمُ الْجَائِزَةِ، وَيُسَمّٰى ذَالِكَ الْيَوْمُ فِي السَّمَاءِ يَوْمَ الْجَائِزَةِ۔

(المعجم الكبير "بَابُ الْأَلِفِ' بَابٌ فِيمَا أَعَدَّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْفِطْرِ مِنَ الْكَرَامَةِ)

حضرت اوس انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب عید الفطر کا دن ہوتا ہے تو فرشتے راستوں کے دروازوں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور نداء دیتے ہیں' اے مسلمانوں کی جماعت! رب کریم کی طرف لوٹ جاؤ' جو بھلائی دے کر احسان کرتا ہے' پھر اس پر بہت سا ثواب بھی دیتا ہے' یقیناً تم کو رات میں عبادت کرنے کا حکم دیا گیا تو تم نے عبادت کی' اور دن میں تمہیں روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا تو تم نے روزہ رکھا' اور اپنے رب کی اطاعت کی پس تم اپنے انعامات حاصل کرلو۔ پس جب لوگ نماز سے فارغ ہو جاتے ہیں تو نداء دینے والا نداء دیتا ہے' سنو! بیشک تمہارے رب نے تمہیں بخش دیا' پس تم ہدایت یافتہ بن کر اپنے رب کی طرف لوٹ جاؤ۔ پس وہ (عید الفطر) انعام کا دن ہے، اور آسمانوں میں اس دن کو یوم الجائزہ (انعام کا دن) کہا جاتا ہے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي كَبْكَبَةٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ' يُصَلُّونَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ أَوْ قَاعِدٍ يَذْكُرُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدِهِمْ، يَعْنِي يَوْمَ فِطْرِهِمْ، بَاهٰى بِهِمْ مَلَائِكَتَهُ، فَقَالَ: يَا مَلَائِكَتِي! مَا جَزَاءُ أَجِيرٍ وَفّٰى عَمَلَهُ؟، قَالُوا: رَبَّنَا جَزَاؤُهُ أَنْ يُوفّٰى أَجْرَهُ، قَالَ: مَلَائِكَتِي عَبِيْدِي وَإِمَائِي قَضَوْا فَرِيضَتِي عَلَيْهِمْ، ثُمَّ خَرَجُوا يَعِجُّونَ إِلَيَّ بِالدُّعَاءِ، وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَكَرَمِي وَعُلُوِّي وَارْتِفَاعِ مَكَانِي لَأُجِيبَنَّهُمْ، فَيَقُولُ: اِرْجِعُوْا فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ وَبَدَّلْتُ سَيِّئَاتِكُمْ حَسَنَاتٍ، قَالَ: فَيَرْجِعُوْنَ مَغْفُورًا لَهُمْ۔

(شعب الإيمان' كتاب الصيام' باب في ليلة العيدين ويومهما)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب عید کا دن آتا ہے یعنی عیدالفطر کا دن، تو اللہ تبارک وتعالیٰ بندوں سے فرشتوں پر فخر فرماتا ہے۔ پس فرماتا ہے کہ اس مزدور کی کیا مزدوری ہے جس نے اپنا کام پورا کیا ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ پروردگار اس کی جزاء یہ ہے کہ اسے پورا پورا اجر دیا جائے، اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے، اے میرے فرشتو میرے بندے اور بندیوں نے میرے اس فریضہ کو جوان کے ذمہ تھا ادا کر دیا ہے، پھر وہ (عیدگاہ کی طرف) دعا کے لئے نکلے، مجھے اپنی عزت وجلال، کرم وبلندی اور مرتبہ کی رفعت کی قسم میں ان کی دعاء ضرور قبول کروں گا، پھر اللہ فرماتا ہے اے میرے بندو! لوٹ جاؤ میں نے تمہیں بخش دیا، اور تمہاری برائیاں نیکیوں میں بدل دی، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ اس حال میں واپس لوٹتے ہیں کہ ان کی بخشش ہو چکی ہوتی ہے۔

آداب

عید کے دن غسل کرنا چاہئے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَغْتَسِلُ یَوْمَ الْفِطْرِ وَیَوْمَ الْأَضْحٰی۔

(سنن ابن ماجۃ، کتاب اقامۃ الصلوۃ والسنۃ فیھا، بَابُ مَا جَاءَ فِي الِاغْتِسَالِ فِي الْعِیدَیْنِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن غسل فرمایا کرتے تھے۔

عید کے دن مسواک کرنا چاہئے

عَنِ ابْنِ الْمُسَیِّبِ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ أَنَّہٗ قَالَ: اَلسِّوَاکُ فِي یَوْمِ الْعِیدِ سُنَّۃٌ۔

(مصنف عبدالرزاق، کِتَابُ صَلَاۃِ الْعِیدَیْنِ، بَابُ الِاسْتِنَانِ)

ترجمہ: حضرت ابن مسیب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ عید کے دن مسواک کرنا سنت ہے۔

عید کے دن عمدہ لباس پہننا چاہئے، اور خوشبو کا استعمال کرنا چاہئے

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ: أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ أَنْ نَلْبَسَ أَجْوَدَ مَا نَجِدُ، وَأَنْ نَتَطَیَّبَ بِأَجْوَدِ مَا نَجِدُ۔

(شعب الایمان۔ کتاب الصیام، باب فی لیلۃ العیدین ویومھا)

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہم کو اس بات کا حکم فرمایا کہ (عید الاضحیٰ کے دن) ہم اپنے پاس موجود سب سے بہتر لباس پہنیں، اور سب سے عمدہ خوشبو استعمال کریں۔

عید کے دن عمامہ باندھنے کا اہتمام کرنا چاہئے

عَنْ جَعْفَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ يَعْتَمُّ فِيْ كُلِّ عِيْدٍ۔

(السنن الكبرى، كِتَابُ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ، بَابُ الزِّينَةِ لِلْعِيد)

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے کہا کہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہر عید کو عمامہ باندھتے تھے۔

عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ خَرَجَ يَوْمَ الْعِيْدِ مُعْتَمًّا يَمْشِيْ وَ مَعَهُ نَحْوٌ مِنْ أَرْبَعَةِ أَلْفٍ يَمْشُوْنَ مُعْتَمِّيْنَ۔

(السنن الكبرى، كِتَابُ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ، بَابُ الزِّينَةِ لِلْعِيد)

حضرت اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے آپ نے کہا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کو دیکھا کہ عید کے دن عمامہ باندھ کر نکلے پیدل چل رہے تھے اور آپ کے ساتھ تقریبا چار ہزار لوگ عمامہ باندھے چل رہے تھے۔

نمازِ عید سے قبل صدقہ فطر ادا کریں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَ الرَّفَثِ، وَ طُعْمَةً لِلْمَسَاكِيْنِ، فَمَنْ أَدَّاهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَهِيَ زَكَاةٌ مَقْبُوْلَةٌ، وَ مَنْ أَدَّاهَا بَعْدَ الصَّلَاةِ فَهِيَ صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ۔

(سنن ابن ماجة، كتاب الزكوة، باب صدقة الفطر)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے روزہ دار کی، لغویات اور فحش کلامی سے پاکی کے لئے اور مساکین کے کھانے کی فراہمی کے لئے صدقہ فطر کو مقرر فرمایا۔ جو کوئی صدقہ فطر کو نماز سے قبل ادا کرے گا تو وہ مقبول صدقہ ہے اور جو نماز کے بعد ادا کرے گا تو وہ عام صدقات میں سے ایک صدقہ ہے۔

عَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ: صَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ مُعَلَّقٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ وَ لَا يُرْفَعُ إِلَّا بِزَكَاةِ الْفِطْرِ۔

(الترغيب والترهيب، كتاب الصَّوْم، التَّرْغِيب فِي الصَّوْم مُطلقًا)

حضرت جریر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ماہ رمضان کے روزے آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتے ہیں اور صدقہ فطر ادا کئے بغیر (رب کی بارگاہ میں) بلند نہیں ہوتے۔

عیدگاہ کو پیدل جانا چاہئے

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ أَنْ تَأْتِيَ الْمُصَلّٰى يَوْمَ الْعِيْدِ مَاشِيًا۔

(مصنف عبدالرزاق، كِتَابُ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ، بَابُ الرُّكُوبِ فِي الْعِيدَيْنِ وَفَضْلُ صَلَاةِ الْفِطْرِ)

حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا: سنت یہ ہیکہ تم عیدگاہ کو پیدل جاؤ۔

نماز عید الفطر کو جانے سے قبل کچھ تناول کرنا چاہئے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَغْدُوْ يَوْمَ الفِطْرِ حَتّٰى يَأْكُلَ تَمَرَاتٍ، وَيَأْكُلُهُنَّ وِتْرًا۔

(صحيح البخاری، كتاب العيدين، باب الاكل يوم الفطر قبل الخروج)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے آپ نے کہا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم عید الفطر کے دن چند کھجور کھائے بغیر نماز عید کے لئے تشریف نہیں لیجاتے تھے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان کھجوروں کو طاق عدد (ایک، تین، پانچ وغیرہ) میں تناول فرماتے تھے۔

نماز عید الاضحیٰ کو کچھ تناول کئے بغیر جانا چاہئے

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ، وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الأَضْحٰى حَتّٰى يُصَلِّيَ۔

(سنن الترمذی، كتاب العيدين، باب ما جاء فی الأكل يوم الفطر قبل الخروج)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم عید الفطر کے روز کچھ تناول فرمائے بغیر عیدگاہ نہیں جاتے اور عید الاضحیٰ میں عید کی نماز پڑھنے تک کچھ تناول نہیں فرماتے۔

نمازِ عید الاضحیٰ جلد ادا کریں

عَنِ ابْنِ الْحُوَيْرِثِ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلٰى عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَهُوَ بِنَجْرَانَ: أَنْ عَجِّلِ الْأَضْحٰى وَأَخِّرِ الْفِطْرَ وَذَكِّرِ النَّاسَ۔

(مسند الشافعي، كِتَابُ الْعِيدَيْنِ)

حضرت ابن حویرث لیثی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمر بن حزم کو جو کہ نجران میں تھے لکھ بھیجا: عید الاضحیٰ کو جلد ادا کرو اور عید الفطر میں کو دیر سے اور (نمازِ عید میں) لوگوں کو نصیحت کرو۔

عید کے دن بکثرت تکبیر پڑھیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: زَيِّنُوْا أَعْيَادَكُمْ بِالتَّكْبِيرِ۔

(المعجم الأوسط "بَابُ الْعَيْنِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی عیدوں کو تکبیر کے ذریعہ خوبصورت بناؤ۔

عید الاضحیٰ کے دن بلند آواز سے تکبیر کہنا چاہئے

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَلْبَسَ أَجْوَدَ مَا نَجِدُ، وَأَنْ نَتَطَيَّبَ بِأَجْوَدِ مَا نَجِدُ، وَأَنْ نُضَحِّيَ بِأَسْمَنِ مَا نَجِدُ، وَالْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ، وَالْجَزُورُ عَنْ سَبْعَةٍ، وَأَنْ نُظْهِرَ التَّكْبِيرَ وَعَلَيْنَا السَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ۔

(شعب الایمان۔ کتاب الصیام، باب فی لیلۃ العیدین ویومھا)

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو اس بات کا حکم فرمایا کہ (عید الاضحیٰ کے دن) ہم اپنے پاس موجود سب سے بہتر لباس پہنیں، اور سب سے عمدہ خوشبو استعمال کریں اور سب سے موٹے جانور کی قربانی دیں اور گائے سات اشخاص کی طرف سے (دیجا سکتی ہے) اور اونٹ بھی سات اشخاص کی جانب سے اور ہم پروقار اور پرسکون طور پر تکبیر بلند کریں۔

عید کے دن پڑھنے کی دعا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَانَ دُعَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْعِيْدَيْنِ: اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ عِيْشَةً تَقِيَّةً، وَمِيتَةً سَوِيَّةً، وَمَرَدًّا غَيْرَ مُخْزٍ وَلَا فَاضِحٍ، اَللّٰهُمَّ لَا تُهْلِكْنَا فَجْأَةً، وَلَا تَأْخُذْنَا بَغْتَةً، وَلَا تُعْجِلْنَا عَنْ حَقٍّ وَلَا وَصِيَّةٍ، اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ الْعَفَافَ وَالْغِنٰى، وَالتُّقٰى وَالْهُدٰى، وَحُسْنَ عَاقِبَةِ الْآخِرَةِ وَالدُّنْيَا، وَنَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّقَاقِ، وَالرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ فِي

دِینِکَ، یَامُقَلِّبَ الْقُلُوبِ! لَاتُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَیْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً، إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ۔

(المعجم الأوسط "بَابُ الْمِيم)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ عیدین میں آپ ﷺ کی یہ دعا ہوتی ''اَللّٰھُمَّ إِنَّا نَسْأَلُکَ عِیْشَةً تَقِیَّةً، وَمِیتَةً سَوِیَّةً، وَمَرَدًّا غَیْرَ مُخْزٍ وَلَا فَاضِحٍ، اَللّٰھُمَّ لَا تُھْلِکْنَا فَجْأَةً، وَلَا تَأْخُذْنَا بَغْتَةً، وَلَا تُعْجِلْنَا عَنْ حَقٍّ وَلَا وَصِیَّةٍ، اَللّٰھُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ الْعَفَافَ وَالْغِنٰی، وَالتُّقٰی وَالْھُدٰی، وَحُسْنَ عَاقِبَةِ الْآخِرَةِ وَالدُّنْیَا، وَنَعُوذُ بِکَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّقَاقِ، وَالرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ فِيْ دِینِکَ، یَامُقَلِّبَ الْقُلُوبِ! لَاتُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَیْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً، إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ'' (اے اللہ! ہم تجھ سے تقوی کی زندگی، درست موت اور ایسا انجام مانگتے ہیں کہ جس میں رسوائی اور شرمندگی نہ ہو۔اے اللہ! ہمیں اچانک ہلاک نہ کردینا، اور نہ اچانک ہمارا مواخذہ کرنا اورحق اور وصیت کے (پورے ہوئے) بغیر جلد موت نہ دینا۔اے اللہ! ہم تجھ سے پاکدامنی، (دل کی) دولتمندی، تقوی، ہدایت اور دنیاوآخرت کا اچھا انجام مانگتے ہیں۔ہم تیری پناہ مانگتے ہیں تیرے دین میں شک، اختلاف، دکھاوے اور شہرت پسندی سے۔اے دلوں کے بدلنے والے! ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو ٹیڑھے مت کردینا، ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما، بے شک تو ہی عطا فرمانے والا ہے)۔

عیدگاہ کو مختلف راستوں سے آنا جانا چاہیے

عَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِيْ الْعِيدَ مَاشِيًا، وَيَرْجِعُ فِيْ غَيْرِ الطَّرِيقِ الَّذِي ابْتَدَأَ فِيْهِ۔

(سنن ابن ماجه۔کتاب اقامة الصلوٰة والسنة فيها۔باب ماجاء في الخروج يوم العيد)

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی ﷺ نماز عید کے لئے پیدل تشریف لیجایا کرتے تھے اور جس راستہ سے جاتے تھے اس کے علاوہ راستہ سے واپس تشریف لاتے تھے۔

عید کا دن خوشی کا اظہار ہونا چاہیے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ عِيدٍ وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ تَلْعَبَانِ بِدُفَّيْنِ فَنَهَاهُنَّ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ، وَقَالَ: أَتَفْعَلُوْنَ هٰذَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ جَالِسٌ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهُنَّ يَا أَبَا بَكْرٍ!، فَإِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَهٰذَا عِيدُنَا۔

(مسند إسحاق بن راهويه، مَا يُرْوَى عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ خَالَتِهِ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ نے کہا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عید کے دن

انکے پاس تشریف لائے اورانکے پاس دولڑکیاں دف بجا کر (اشعار پڑھتے) کھیل رہی تھی، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ نے انکو روکا اور کہا کہ تم یہ (حرکت) کررہی ہو جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انکو چھوڑ دواے ابوبکر! کیونکہ ہر قوم کی ایک عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے۔

عید کے دن آپس میں مبارک بادی دینی چاہئے

عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ: لَقِيتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ، فَقُلْتُ "تَقَبَّلَ اللهُ مِنَّا وَمِنْكَ" فَقَالَ: نَعَمْ "تَقَبَّلَ اللهُ مِنَّا وَمِنْكَ" قَالَ وَاثِلَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ: لَقِيتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيدٍ فَقُلْتُ "تَقَبَّلَ اللهُ مِنَّا وَمِنْكَ" قَالَ: نَعَمْ "تَقَبَّلَ اللهُ مِنَّا وَمِنْكَ"۔

(السنن الكبرى، كِتَابُ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ، بَابُ مَا رُوِيَ فِي قَوْلِ النَّاسِ يَوْمَ الْعِيدِ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: تَقَبَّلَ اللهُ مِنَّا وَمِنْكَ)

ترجمہ: حضرت خالد بن معدان سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالی عنہ سے عید کے دن ملاقات کیا اور کہا "تَقَبَّلَ اللهُ مِنَّا وَمِنْكَ" (اللہ ہم سے اور آپ سے (عید کے اعمال کو) قبول فرمائے) حضرت واثلہ رضی اللہ تعالی عنہ نے (جواب میں) کہا: "تَقَبَّلَ اللهُ مِنَّا وَمِنْكَ"۔ اور حضرت واثلہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عید کے دن ملاقات کیا اور عرض کیا "تَقَبَّلَ اللهُ مِنَّا وَمِنْكَ" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں "تَقَبَّلَ اللهُ مِنَّا وَمِنْكَ"۔

عید الاضحیٰ کے دن عمدہ غذا تناول کرنا چاہئے

عَنْ نُبَيْشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إِنَّا كُنَّا نَهَيْنَاكُمْ عَنْ لُحُوْمِهَا أَنْ تَأْكُلُوْهَا فَوْقَ ثَلَاثٍ لِكَيْ تَسَعَكُمْ، فَقَدْ جَاءَ اللهُ بِالسَّعَةِ فَكُلُوْا وَادَّخِرُوْا وَاتَّجِرُوْا، أَلَا وَإِنَّ هٰذِهِ الْأَيَّامَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

(سنن أبي داود، كِتَاب الضَّحَايَا، بَابٌ فِي حَبْسِ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ)

ترجمہ: حضرت نُبیشہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ ہم نے تمہیں ان (قربانیوں کے گوشت کو تین دن سے زیادہ (رکھ کر) کھانے سے منع کیا تھا تا کہ تم سب پر کشادگی ہو، اور اب اللہ تعالیٰ نے کشادگی لائی ہے پس تم کھاؤ، ذخیرہ کرو اور (غریبوں کو دینے کے ذریعہ) اجر کے طلبگار بنو۔ سنو! بلاشبہ یہ (عید الاضحیٰ کے دن) کھانے، پینے اور رب عزوجل کا ذکر کرنے دن ہیں۔